آداب فی قضاء الحاجات

استنجاء کے مسائل

تالیف

ارشاد احمد مفتاحی غفرلہ

خادم جامعہ مفتاح العلوم مئو

کاتب افتخار احمد دعا اسکرین پرنٹ مئو

اِسْتَنْزِهُوْا مِنَ الْبَوْلِ فَاِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ

(حدیث)

الادب فی قضاء الحاجات

استنجاء کے مسائل

مؤلف

ارشاد احمد مفتاحی غفرلہٗ خادم جامعہ عربیہ مفتاح العلوم مئو

کاتبہ الغفار سرفراز آفسیٹ پریس مئو

قیمت ۲۰/ روپے

باسمہٖ سبحانہ

تاثرات

ارشاد گرامی حضرت مولانا مفتی نظام الدین صاحب دامت برکاتہم صدر مفتی دارالعلوم دیوبند

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی ۔ وَبَعْدُ

پیش نظر رسالہ حرفاً حرفاً بالاستیعاب پڑھنے کا موقع تو نہیں ملا جستہ جستہ متعدد مقامات سے دیکھنے کی توفیق ہوئی، جہاں جہاں دیکھا بہت خوب پایا، نہایت دلنشیں انداز میں مسائل کی ترجمانی کی گئی ہے، اور معتبر کتب سے حوالوں کے ساتھ آراستہ کرکے مسئلہ پیش کیا گیا ہے، اسلئے امید ہے کہ رسالہ اپنے موضوع میں نرالا اور بہت مفید ہوگا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں، اور مصنف سلمہٗ کو مزید نافع کتب ورسائل لکھنے اور شائع کرنے کی توفیق ارزانی فرمائیں، آمین

فقط

کتبہ العبد نظام الدین

۹ر صفر المظفر ۱۴۱۳ھ

مطابق ۹ر اگست ۱۹۹۲ء

باسمہٖ تعالیٰ

تاثرات

ارشاد گرامی حضرت مولانا شمیم احمد صاحب قاسمی مدظلہ العالی شیخ الحدیث جامعہ عربیہ مفتاح العلوم مئو

حامداً و مصلیاً

میں نے اس رسالہ کو شروع سے آخر تک دیکھا ہے۔ ماشاء اللہ حوالہ کے ساتھ استنجاء کے ضروری مسائل پر روشنی ڈالی گئی ہے بالخصوص عوام الناس کے لئے ان مسائل کا جاننا بہت ضروری ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو مقبول بنائے اور مؤلف کو اجر عظیم عطا کرے اور موصوف کی عمر میں اضافہ فرمائے اور تالیف و تصنیف کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

والسلام

شمیم احمد عفرلہٗ

صدر مدرس جامعہ مفتاح العلوم ۱۲ مارچ ۹۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تبریک

از حضرت مولانا ممتاز احمد صاحب مفتاحی مدظلہ العالی ناظم معہ جامعہ عربیہ مفتاح العلوم مئو

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

عزیزم مولانا ارشاد احمد سلمہٗ جامعہ عربیہ مفتاح العلوم کے شعبہ عربی کے ایک خاموش، ہونہار اور ذی استعداد استاذ ہیں استنجا (پاکی) سے متعلق جو کتابچہ تصنیف کیا ہے وہ ضرورت کے عین مطابق ہے، بڑی بڑی علمی کتابیں تو بہت لکھی جا چکی ہیں لیکن چھوٹے چھوٹے (جزئی) فقہی مسائل جن سے ہر کس و ناکس (عوام الناس) استفادہ کر سکتے ہوں بہت کم اسطرف توجہ دیجا رہی ہے۔ موصوف نے استنجاء کے مسائل کو اپنی ابتدائی کوشش میں جس عرق ریزی و تحقیق کے بعد حوالہ جات کے ساتھ تحریر کیا ہے اس کیلئے مستحق توصیف ہیں رب العزت انکی نیک و مخلصانہ کوششوں کو قبول فرمائے اور انہیں حوصلہ و ہمت عطا فرمادے کہ مستقبل میں اسطرح کی تصنیفی خدمت انجام دیکر مادر علمی جامعہ عربیہ مفتاح العلوم کا نام روشن و تابناک بنا سکیں۔

وما توفیقی الا باللہ

ممتاز احمد مفتاحی

خادم جامعہ عربیہ مفتاح العلوم، شاہی کٹرہ مئو

۹ ستمبر ۱۹۹۲ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

تبریک

از حضرت مولانا مفتی اختر حسن صاحب جامعہ عربیہ مفتاح العلوم مئو

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم ۔ اما بعد

نماز اسلام کا اہم رکن ہے اس کی صحت کیلئے بدن، کپڑے اور جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے اسکے متعلق قرآن کریم میں ہے وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ یعنی اے نبی اپنے کپڑے کو پاک رکھئے ۔ دوسری آیت وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا یعنی غسل ضروری ہو تو پاکی حاصل کرلو۔ تیسری آیت فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ ۔ یعنی مسجد قبا میں ایسے لوگ ہیں جو طہارت پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرتے ہیں ۔ وہ لوگ پہلے پتھر استعمال کرتے تھے اسکے بعد پانی سے صفائی کرتے تھے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ طہارت آدھا ایمان ہے پانی سے ظاہر بدن کی صفائی اور کلمۂ شہادت سے دل کی صفائی ہوتی ہے ۔ کتاب کے مصنف جامعہ عربیہ مفتاح العلوم مئو کے نوجوان، ہونہار حدیث وفقہ کے ذی استعداد استاد ہیں اللہ تعالیٰ انکی اس محنت کو قبول فرمائیں اور لوگوں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچائیں ۔ آمین وصلی اللہ علی النبی الکریم ط

لوگوں سے اپیل ہے کہ کتاب خرید کر مصنف کی ہمت افزائی فرمائیں ۔

اختر حسن غفرلہٗ مفتی جامعہ مفتاح العلوم مئو

۱۷ ستمبر سنہ ۹۶ء مطابق ۳ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۴۱۷ھ بروز منگل

فہرست مضامین

مضمون	نمبر صفحہ
خطبۂ الحاجۃ	۱۵
پہلا باب	
قضائے حاجت سے پہلے معمولات کے بیان میں	۲۰
پاکی اور صفائی حاصل کرنیوالوں کیلئے خوشخبری	۲۰
حدیث مذکور کی تشریح	۲۱
پیشاب کیلئے نرم زمین تلاش کرنی چاہیئے	۲۲
حدیث مذکور کی تشریح اور ایک مسئلہ	۲۳
قضائے حاجت کیلئے میدان میں دور جانا چاہیئے	۲۴
استنجاء کیلئے طاق عدد پتھر یا ڈھیلے لینا مستحب ہے	۲۴
استنجے میں تین ڈھیلے لینا پانی سے کفایت کرتا ہے	۲۵
استنجاء کے مقام کی زمین اگر سخت ہو تو نرم کر لینا چاہیئے	۲۵
حدیث مذکور کی تشریح	۲۶
بیت الخلاء جاتے وقت ایسی چیز نہ لیجانا چاہیئے جس پر اللہ اور رسول کا نام ہو	۲۶
بیت الخلاء جاتے وقت انگوٹھی اتارنے کی وجہ	۲۶

مضمون	نمبر صفحہ
جس چیز پر اللہ کا نام ہو یا قرآن لکھا ہو اسکو لیجانا کب مکروہ ہے اور کب نہیں	۲۷
غلاف یا جیب میں مصحف کو رکھ کر جانا	۲۷
انگوٹھی چھپا کر لے جانا	۲۸
بیت الخلاء جاتے وقت اور آتے وقت کونسا قدم آگے کرنا چاہیئے؟	۲۸
بیت الخلاء جاتے وقت کونسی دعا پڑھی جائے؟	۲۹
یہ دعاء کب پڑھی جائے؟	۲۹
اگر ان اوقات میں دعا پڑھنا بھول جائے تو کیا کرے؟	۲۹
پاخانے کی جگہیں جنات و شیاطین کا اڈہ ہیں	۳۰
بیت الخلاء میں اپنے ستر کو جنات و شیاطین کی نظروں سے کسطرح محفوظ رکھا جا سکتا ہے؟	۳۰
بیت الخلاء ننگے سر نہ جانا	۳۱

مضمون	صفحہ
بیت الخلاء میں جوتہ پہن کر جانا	۳۱
دوسرا باب قضائے حاجت کے وقت معمولات کے بیان میں	۳۲
پیشاب پاخانہ کرتے وقت قبلہ کیطرف منھ یا پیٹھ کرنا ممنوع ہے	۳۲
ایک شبہہ اور اس کا ازالہ	۳۳
قبلہ کیطرف منھ کر کے عورت سے ملنا کیسا ہے؟	۳۳
قبلہ کیطرف منھ کر کے صفائی حاصل کرنا اور پاؤں پھیلانا کیسا ہے؟	۳۴
قبلہ کیجانب پاؤں پھیلانیوالے کی گواہی رد کر دی جاتی ہے	۳۴
فقہ کی کتابوں کیطرف بھی پاؤں پھیلانا ممنوع ہے	۳۵
توجہ کی ایک نظر	۳۵
قرآن پاک اور دینی کتابوں اور قبلہ کیطرف پاؤں پھیلانے کے سلسلے میں کراہت اور عدم کراہت کی تفصیل	۳۵
ہماری درخواست	۳۶

مضمون	صفحہ
سورج اور چاند کیطرف رخ کر کے قضائے حاجت کرنا کیسا ہے؟	۳۶
چاند اور سورج اگر پردے میں ہوں تو ان دونوں کا استقبال مکروہ نہیں ہے	۳۷
جس طرف سے ہوا چلتی ہو اسطرف پیشاب وغیرہ کرنا کیسا ہے؟	۳۷
تیز ہوا کے چلنے سے اگر قبلہ کیطرف منھ یا پیٹھ کرنے پر مجبور ہو جائے تو کیا کرے؟	۳۸
پیشاب پاخانہ کیلئے قبلہ کیطرف بھول کر منھ کرلے تو یاد آنے پر کیا کرے؟	۳۸
پیشاب پاخانہ کیلئے بیٹھنے کا طریقہ اسی حالت میں جبکہ کھڈیاں قبلہ ہی کیطرف بنی ہوئی ہوں	۳۹
قبلہ کیطرف سینہ کر کے اور اپنے عضو مخصوص کو قبلہ کیطرف سے پھیر کر پیشاب کرنا کیسا ہے؟	۴۰
قضائے حاجت کیلئے قبلہ کے مشتبہ ہونے کی صورت میں تحری کرنا لازم ہے	۴۰
بچوں کو پیشاب پاخانہ کرانے کے سلسلے میں عورتوں کیلئے ایک ضروری ہدایت	۴۱

مضمون	صفحہ
پانی میں پیشاب کرنا منع ہے	۴۱
پانی میں پاخانہ کرنا کیسا ہے ؟	۴۲
کشتی وغیرہ کا سفر ہو تو پانی میں پیشاب پاخانہ کرنا جائز ہے	۴۲
برتن میں پیشاب کر کے پانی میں بہا دینا اور دریا کے قریب پیشاب کرنا کیسا ہے ؟	۴۳
ڈھیلے سے استنجا کر کے پانی میں ڈبکی لگانا کیسا ہے ؟	۴۳
پانی میں پاخانہ کرنے کا حکم	۴۳
رات کو پانی میں جنات و شیاطین رہتے ہیں	۴۳
وہ جگہیں جہاں پر پیشاب پاخانہ کرنے سے منع کیا گیا ہے	۴۴
مسجد اور عیدگاہ کے نیچے میں اور قبرستان میں قضائے حاجت کرنے سے منع کیا گیا ہے	۴۴
چوپاؤں کے درمیان میں سکردہ ہے	۴۴
سایہ اور راستہ میں پاخانہ کرنا ممنوع ہے اور اس سے لعنت پڑتی ہے	۴۵
گھاٹ پر بھی پاخانہ کرنے سے منع کیا گیا ہے اور نیز یہ کہ راستہ اور سایہ اور گھاٹ پر پاخانہ کرنا لعنت کا سبب ہے	۴۵

مضمون	صفحہ
راستے اور سایہ دار جگہوں اور گھاٹوں پر اور لوگوں کے اٹھنے بیٹھنے کی جگہوں پر پیشاب پاخانہ سے منع کرنے کی وجہ	۴۶
جس سایہ میں پیشاب پاخانہ کرنا منع ہے اس سایہ سے کونسا سایہ مراد ہے ؟	۴۶
دھوپ بھی سایہ کے حکم میں ہے	۴۷
راستے وغیرہ سے گندگیوں کے دور کرنے اور صفائی رکھنے کا حکم دینے سے اصل مقصد اللہ کے بندوں کو تکلیف سے بچانا ہے	۴۷
گھر کے سامنے میدان اور صحن کے صاف ستھرا رکھنے کا حکم	۴۸
آجکل کے مسلمانوں کا حال	۴۸
بیت الخلاء کا خام گڑھا کنویں سے کتنی دور ہونا چاہیئے ؟	۴۹
بچوں کے ماں باپ اور ان کے سرپرستوں کیلئے ایک ضروری ہدایت	۵۰
بچوں سے حرام کام کرانا کیسا ہے ؟	۵۱
سرپرستوں کا عذر نا قابل قبول نہیں	۵۱
سرپرستوں سے پوچھ ہوگی	۵۲
پھلدار درخت کے نیچے پاخانہ کرنا منع ہے	۵۲
سوراخ اور بل میں پیشاب کرنے سے منع کیا گیا ہے	۵۳
بل میں پیشاب کرنے سے منع کرنے کی وجہ	۵۳

مضمون	صفحہ
بلوں اور سوراخوں میں جنات رہتے ہیں اور نیز یہ کہ سعد بن عبادہؓ کو جناتوں نے شہید کر ڈالا۔ (واللہ اعلم بالصواب)	۵۴
جبکہ پیشاب ہی کیلئے سوراخ بنایا گیا ہو تو اسمیں پیشاب کرنا کیسا ہے؟	۵۴
نیچی جگہ بیٹھکر اونچی جگہ پیشاب کرنا کیسا ہے؟	۵۵
وضوخانہ اور غسل خانہ میں پیشاب کرنا کیسا ہے	۵۵
وضو اور غسل کی جگہ میں پیشاب کے مکروہ ہونے کی وجہ	۵۵
غسلخانہ میں اگر نکاس کی نالی ہو تو اسمیں پیشاب کرنا مکروہ نہیں	۵۶
لیٹ کر اور ننگے ہوکر بھی پیشاب کرنا مکروہ ہے	۵۶
بلا عذر کھڑے ہوکر پیشاب کرنا ممنوع اور مکروہ ہے	۵۶
کھڑے ہوکر پیشاب کرنے سے منع کرنے کی وجہ	۵۷
حضرت عمرؓ کے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی وجہ	۵۷
اگر کسی بڑی مجبوری کیوجہ سے بیٹھکر پیشاب کرنا ممکن نہ ہو تو بدرجۂ مجبوری کھڑے ہوکر پیشاب کیا جاسکتا ہے	۵۸
پیشاب کے معاملے میں احتیاط نہ کرنے اور چغلخوری کرنے سے عذاب قبر ہوتا ہے	۵۹
پیشاب کرنیوالے کیلئے ایک ضروری ہدایت	۵۹
پیشاب کرنیکے بعد کلوخ نہ لینے والے کیلئے ایک ضروری تنبیہ	۶۰
چغلخوری کی مختلف صورتیں اور چغلخور کیلئے سخت وعید	۶۰
چغلخوری کی تعریف امام نوویؒ کے نزدیک	۶۱
جو لوگ دوسروں کے اوپر چھینٹا پڑنے کے سبب بنجاتے ہیں انکے لئے بھی احادیث کی روشنی میں ایک ضروری ہدایت	۶۲
نالی والوں سے درخواست	۶۳
پیشاب پاخانہ کے وقت پردہ کرلینا چاہئے اور پردہ اور آڑ کی چیز نہ ملنے پر ریت اور مٹی کا انبار جمع کرکے اس سے پردہ کرنا چاہئے	۶۴
پیشاب پاخانہ کے وقت پردہ کرنے کی وجہ اور حدیث کا مطلب	۶۴
پردہ کرنیکی دوسری وجہ	۶۵
کس موقع پر پردہ نہ کرنا کچھ حرج نہیں؟	۶۵
قضائے حاجت کے وقت کب پردہ کرنا ضروری ہے اور نہ کرنے پر گناہ؟	۶۶
کس حالت میں بے پردہ ہوکر بیٹھ جانا کچھ گناہ نہیں	۶۶

مضمون	صفحہ
ریت اور مٹی وغیرہ سے پیٹھ کیطرف پردہ کرنیکی وجہ	۶۷
ٹیلے یا درخت کی آڑ میں قضاء حاجت کرنا پسندیدہ ہے	۶۷
آنحضرتؐ کے قضاء حاجت کیوقت درو درختوں کا واقعہ	۶۷
قضاء حاجت کیوقت پردہ کرنیوالے پر طنز کرنیوالا عذاب کا مستحق ہے	۶۸
بنی اسرائیل میں نجاست زائل کرنے کا طریقہ	۶۹
پیشاب پاخانہ اور ہمبستری کے وقت بلاضرورت بولنا مکروہ ہے اور ضرورت کے موقع پر جائز ہے	۷۰
پیشاب پاخانہ کے وقت بلاضرورت کھنکھارنا بھی مکروہ ہے	۷۱
بیت الخلاء میں بدرجۂ مجبوری وضو کے وقت بسم اللہ وغیرہ پڑھ سکتا ہے یا نہیں ؟	۷۱
پیشاب پاخانہ کیواسطے ایک دوسرے کے سامنے برہنہ اور بے حجاب ہوکر بیٹھنا حرام ہے	۷۲
عورتوں کی ایک بری عادت اور اس پر تنبیہ	۷۲
پیشاب پاخانہ اور ہمبستری کیلئے شرمگاہ کا کھولنا جائز ہے	۷۳
جماع کیواسطے بیوی کے ننگا ہونیکا مسئلہ	۷۴
شوہر اور بیوی میں سے ہر ایک دوسرے کی شرمگاہ کو نہ دیکھیں	۷۵
جماع کے وقت پردہ کرلینا چاہئے	۷۶
جماع وقت اللہ کا ذکر کرنے کا مسئلہ	۷۶
گھر کے اندر کسی برتن میں پیشاب کرنا درست ہے	۷۶
ایک صحابی کا حضورؐ کے پیشاب کو پی لینے سے خوشبو کا نکلنا	۷۸
نماز والے کپڑے یا بیت الخلاء جانیکا مسئلہ	۷۸
قضائے حاجت کرنے کے سلسلے میں ایک اہم ادب	۷۸

مضمون	صفحہ
زمین سے قریب ہونے وقت کپڑا نجس ہوجانیکا خوف ہو تو ستر کب کھولے ؟	۷۹
قضائے حاجت کیوقت اللہ کے ذکر سے اور چھینک آنے پر الحمد للہ کہنے سے منع کیا گیا ہے	۸۰
چھینکنے والے کا جواب دینا ممنوع ہے	۸۰
اذان کا جواب دینا ہے یا نہیں	۸۰
پیشاب پاخانہ کرنیوالے سے سلام کرنا اور سلام کرنیوالے کو جواب دینا ہے یا نہیں ؟	۸۱
قضاء حاجت کرنیوالا اپنی شرمگاہ نہ دیکھے	۸۲
حضرت علیؓ کا ایک اہم فرمان	۸۲
شرمگاہ کو کثرت سے چھونیسے کونسا نقصان ہوتا ہے؟	۸۲
گندگی کی طرف نگاہ ڈالنے کا نقصان	۸۳
قضائے حاجت کے وقت تھوکنے کا نقصان	۸۳
قضائے حاجت کیوقت ناک سڑکنے کا نقصان	۸۳
〃 〃 〃 بلاضرورت کھنکھارنا منع ہے	۸۳
〃 〃 〃 ادھر اُدھر دیکھنا منع ہے	۸۴
〃 〃 〃 اپنے بدن سے عبث کام منع ہے	۸۴
〃 〃 〃 آسمان کیطرف نگاہ نہ اٹھانیکی وجہ	۸۴
〃 〃 〃 دیر تک نہ بیٹھنا	۸۵
〃 〃 〃 دیر تک بیٹھے رہنے کا نقصان حکیم لقمان کی زبان سے	۸۵
〃 〃 کیواسطے بیٹھنے کا ایک مفید طریقہ	۸۵
قضائے حاجت گھر کے اندر کرنا اور پاؤں دان پر بیٹھ کر کرنا درست ہے	۸۶
بیت المقدس کیطرف منہ کرکے قضاء حاجت کرنیکا مسئلہ	۸۶

مضمون	صفحہ
تیسرا باب قضاء حاجت کے بعد معمولات کے بیان میں	۸۸
استبراء اور استنجاء اور استنقاء کے درمیان فرق	۸۸
استبراء کی تعریف	۸۸
استنجاء کی تعریف	۸۹
استنقاء کی تعریف	۸۹
استنجاء کی کتنی صورتیں ہیں؟	۸۹
استنجاء کے واجب ہونیکی پہلی صورت	۸۹
دوسری صورت	۹۰
درہم کا وزن اور اس کا محل	۹۰
مذکورہ اختلافی مسئلہ پر عمل کرنے کی صورت	۹۰
تیسری صورت استنجاء کے سنت ہونے کی	۹۱
چوتھی صورت استنجاء کے مستحب ہونے کی	۹۲
پانچویں صورت استنجاء کے بدعت ہونے کی	۹۲
کیا استبراء کا کوئی خاص طریقہ ہے؟	۹۲
کیا عورتوں پر بھی استبراء ہے؟	۹۳
استبراء کئے بغیر فقط پانی یا ڈھیلا استعمال کرکے وضو میں مشغول ہونے کا مسئلہ	۹۳
اگر پاخانہ اس کے مقام پر خشک ہوجائے یا پاخانہ کرکے کھڑا ہوجائے تو کیا حکم ہے؟	۹۴
دونوں راستوں میں سے کسی راستے سے خون یا پیپ یعنی مواد نکلے تو کیا کرے؟	۹۵
آگے یا پیچھے کی راہ پر باہر سے کوئی نجاست لگ جائے تو کیا کرے؟	۹۵
اگر درہم کی مقدار سے کم نجاست کو ڈھیلے سے پونچھنے کے بعد اس جگہ سے پسینہ بہہ کر کپڑے یا بدن پر زیادہ لگ جائے تو کیا حکم ہے	۹۵

مضمون	صفحہ
نجاست مخرج سے متجاوز نہ ہو تو استنجاء سنت ہے	۹۶
" " متجاوز ہوجائے تو کیا کرے؟	۹۶
نجاست اگر متجاوز ہوجائے درہم سے کم یا درہم کے برابر	۹۷
" " درہم کی مقدار سے بھی بڑھ جائے تو کیا حکم ہے؟	۹۸
پانی سے دھونے کی تفصیل مختصر لفظوں میں	۹۸
مخرج سے نجاست اگر ایک درہم سے زاید یا ایک درہم کے برابر یا ایک درہم سے کم پھیل جائے اور پانی سے دھوئے بغیر نماز پڑھ لے تو نماز کا کیا حکم ہے؟	۹۹
پیشاب کا حکم	۱۰۰
پیشاب کے معاملہ میں احتیاط، حدیث کی رو سے	۱۰۱
پیشاب کے بعد کلوخ لینا چاہیئے	۱۰۲
حضرت عمر فاروقؓ کا طریقہ پیشاب کے بعد	۱۰۲
کلوخ لینے پر اہلسنت کا اجماع	۱۰۳
تنبیہ	۱۰۴
جن چیزوں سے استنجاء کرنا سنت ہے وہ کس طرح کی ہونی چاہیئے؟	۱۰۴
جن چیزوں سے استنجاء کرنا مکروہ ہے	۱۰۵
نوٹ	۱۰۵
استنجاء کردہ پتھر کے دوسرے کنارے سے استنجاء جائز ہے	۱۰۶
ایک ہی پتھر سے بار بار پوچھا دھلنے کے بعد جائز ہے	۱۰۶
ہڈی، گوبر، کوئلہ سے استنجاء کے منع ہونیکی وجہ	۱۰۶
ہڈی، گوبر اور لید وغیرہ سے استنجاء کرنے والے کیلئے وعید حدیث کی رو سے	۱۰۷
حدیث مذکور کی تشریح	۱۰۸

مضمون	صفحہ
داڑھی میں گرہ دینے کا مطلب	۱۰۸
تانت کا ہار ڈالنے کا مطلب	۱۰۹
گوبر اور ہڈی کے توشہ ہونے کے متعلق حضرت شیخ الہندؒ کا خیال فاترہ کی ضمیر سے	۱۱۰
درس ترمذی کے وقت حضرت شیخ الہندؒ اور ان کے شاگرد کے درمیان ایک اہم اعتراض اور اس کا معقول جواب	۱۱۱
حضرت شیخ الہندؒ کا پہلا جواب	۱۱۲
" " دوسرا جواب	۱۱۳
" " تیسرا جواب	۱۱۳
آدمی اور جانوروں کی کھائے جانیوالی چیزوں سے استنجاء کے ممنوع ہونیکی وجہ	۱۱۳
پختہ اینٹ سے استنجاء کے مکروہ ہونے کی وجہ	۱۱۴
ٹھیکری اور کنکر سے استنجاء کے مکروہ ہونیکی وجہ	۱۱۴
کانچ، کچ، شیشہ سے استنجاء کے کراہت کی وجہ	۱۱۴
قیمتی کپڑے اور روئی وغیرہ سے استنجاء کے ممنوع و مکروہ ہونے کی وجہ	۱۱۴
دائیں ہاتھ سے بلا عذر استنجاء کرنا کیوں مکروہ ہے؟	۱۱۵
دائیں ہاتھ سے استنجاء کی ممانعت حدیث صحیحین سے	۱۱۶
ایک مرتبہ میں پانی نہیں پی جانا چاہیئے	۱۱۶
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک معمول	۱۱۶
اگر بایاں ہاتھ مفلوج ہو جائے یا کوئی عذر لاحق ہو جائے تو استنجاء کیسے کرے، اور کب کرے اور کب نہ کرے؟	۱۱۸
اگر دونوں ہاتھ مفلوج ہو جائیں تو اس کا استنجاء کون کرائے اور کون نہ کرائے؟	۱۱۹

مضمون	صفحہ
مریض آدمی کا استنجاء اور وضو کون کرائے؟	۱۲۰
مریضہ عورت کا استنجاء اور وضو کون کرائے؟	۱۲۱
مذکورہ بالا مسئلوں کا خلاصہ	۱۲۱
کشف عورت کا مسئلہ	۱۲۲
پیشاب پاخانہ کیلئے شرمگاہ کھولنے کا مسئلہ	۱۲۳
آبدست لینے کیلئے شرمگاہ کھولنے کا مسئلہ	۱۲۳
پانی سے استنجاء کرنا اور استنجے کے بعد وضو کرنا بہتر ہے	۱۲۴
ہر حدث کے بعد وضو کر لینے کی فضیلت حضرت بلالؓ کی حدیث سے	۱۲۶
ہر پیشاب کے بعد وضو کرنا ضروری نہیں	۱۲۷
شرمگاہ پر چھینٹا دینے کی تعلیم	۱۲۷
چھینٹا دینے کی کیفیت اور اس کا مقصد	۱۲۸
چھینٹا دینا حضرت جبرئیلؑ کی تعلیم ہے	۱۲۹
شیر خوار یعنی دودھ پیتے بچے اور بچیوں کے پیشاب میں ائمہ کے اختلافات	۱۲۹
شیر خوار بچے اور بچیوں کے پیشاب کے متعلق ایک حدیث	۱۳۰
شیر خوار کے پیشاب میں اختلافی مسئلہ اور اس کی دلیل	۱۳۰
حدیث مذکور کی روشنی میں تبرک کا مسئلہ	۱۳۱
" " تشریح حضرت شیخ الہندؒ کی تقریر سے	۱۳۲
شیر خوار بچہ اور بچی کے پیشاب میں فرق کی وجہ	۱۳۲
شیر خوار کے پیشاب کے متعلق ایک دوسری حدیث اور امام طحاویؒ کی وضاحت	۱۳۳

مضمون	صفحہ
ایک اور روایت	۱۳۴
دوسری وجہ	۱۳۴
اگر کوئی گدھا پانی میں پیشاب کرے اور اس پانی سے اٹھنے والا چھینٹا کسی کے کپڑے وغیرہ پر پڑ جائے یا پانی میں کسی نے نجاست گرایا اور پانی سے اٹھنے والا چھینٹا کسی کے اوپر پڑ گیا تو کیا حکم ہے؟	۱۳۵
ناپاک بستر پسینہ سے تر ہو جائے تو بدن کا کیا حکم ہے؟	۱۳۷
ناپاک خشک مٹی کا پیر کی تراوٹ سے تر ہو جانا پیر کو نجس کرتا ہے یا نہیں؟	۱۳۷
نجس تر کپڑے میں پاک خشک لپیٹا ہوا کپڑا پاک ہے یا ناپاک	۱۳۷
ناپاک زمین پر پاک کپڑا پھیلانے کا حکم	۱۳۸
گندگی پر سے ہوا کپڑے پر پہونچ جائے تو کیا حکم ہے؟	۱۳۸
پتھر یا ڈھیلہ سے نجاست کو پونچھ لینے کے بعد پانی میں غوطہ لگانا جائز ہے یا نہیں؟	۱۳۸
دریا کے کنارے بیٹھ کر دریا کے پانی سے آبدست لینا کیسا ہے؟	۱۳۹
حضرت حسن بصریؒ سے ایک سوال	۱۳۹
استنجے کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا کیسا ہے؟	۱۴۰
وضو کے بچے ہوئے پانی سے استنجا کرنا کیسا ہے؟	۱۴۰
استنجے اور وضو کے پانیوں کیلئے الگ الگ برتن ہوں تو بہتر ہے	۱۴۱
استنجا و بالجر کا کوئی مخصوص طریقہ نہیں	۱۴۲

مضمون	صفحہ
تنبیہ	۱۴۲
استنجا و بالجر کا طریقہ خصیتین کے لٹکنے کی حالت میں	۱۴۲
استنجا و بالجر کا طریقہ خصیتین کے نہ لٹکنے کی حالت میں	۱۴۳
مجبوب اور خصی کیلئے استنجا و بالجر کا طریقہ	۱۴۳
خنثیٰ کے لئے استنجا و بالجر کا طریقہ	۱۴۳
استنجا و بالجر کے بعد ہاتھ دھلنا	۱۴۴
مقام نجاست کو انگلیوں سے مَل مَل کر دھونا	۱۴۴
تنبیہ	۱۴۵
تین انگلی سے زیادہ استعمال نہ کرنا	۱۴۵
ہتھیلی اور انگلی سے دُھلنا	۱۴۵
دُبر میں انگلی داخل کرنے سے بیماری ہوتی ہے	۱۴۶
عورتوں کیلئے پانی سے استنجا کا طریقہ	۱۴۶
وہ انگلیاں جن سے آبدست لیا جاتا ہے	۱۴۶
عام مشائخ کا طریقہ	۱۴۷
نجاست کو دور کرنے کے لئے پانی کیسا ہونا چاہیئے؟	۱۴۷
عورت آبدست کیلئے انگلی کیسے اٹھائے	۱۴۷
عورت اگر ایک انگلی سے آبدست لے	۱۴۷
باکرہ عورت کیا کرے؟	۱۴۸
مرد ایک انگلی سے آبدست نہ لے	۱۴۸
انگلیوں کا وہ حصہ جن سے آبدست نہ لینا چاہیئے	۱۴۸
عورت کیلئے آبدست لینے کے دو اور طریقے	۱۴۸
پہلے آگے کی شرمگاہ دھلی جائے یا پیچھے کی؟	۱۴۹

مضمون	صفحہ
آبدست لینے میں مبالغہ کرنا • آبدست لینے میں عدد شرط نہیں	۱۵۰
مُوَسْوِس کیلئے عدد کا شرط ہونا	۱۵۰
جاڑے میں زیادہ دھلنا چاہیئے اِلّا یہ کہ گرم پانی ہو	۱۵۱
گرم پانی سے آبدست لینے والے کے ثواب کے کم ہونے کی وجہ	۱۵۱
غیر روزہ دار کا آبدست • روزہ دار شخص کا آبدست	۱۵۲
روزہ دار شخص کا تر انگلی داخل نہ کرنا	۱۵۲
روزہ دار کے حقنہ کے مقام تک پانی کا پہونچنا	۱۵۲
ایک وہم اور اس کا دفعیہ	۱۵۳
روزہ دار آدمی کا مقام نجاست کو پونچھنا	۱۵۳
آبدست کے بعد دوبارہ ہاتھ کا دھلنا اور اپنی مقعد کو پونچھنا	۱۵۳
مقعد کس چیز سے پونچھے؟ • دوبارہ ہاتھ دھلنے کی وجہ	۱۵۴
مٹی وغیرہ سے مل کر دھونا افضل ہے	۱۵۴
مٹی سے دھونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے	۱۵۴
بیت الخلاء سے باہر نکلنے کے لئے ایک مہذب طریقہ	۱۵۵
بیت الخلاء سے نکل کر کون سی دعا پڑھی جائے؟	۱۵۵
قضاء حاجت سے متعلق چند اہم مسائل و آداب	۱۵۶
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاداتِ شریفہ قضاء حاجت کے بارے میں	۱۵۹
فائدہ	۱۶۰

خطبۂ الحاقیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ!

اللہ رب العزت کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے اپنے حبیب جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہمیں ایمان کی دولت سے مالا مال کیا، اور نیز اس کا شکر ہے اس بات پر کہ اس نے اپنی عظیم کتاب قرآن کریم اور اپنے حبیبؐ کی مبارک احادیث کے علوم سے سرفراز فرمایا اور نیز خدا کا شکر ہے اس پر کہ اُس نے اس ضعیف اور گنہ گار بندہ کو ان مبارک علوم کے سایہ میں کچھ خدمتوں کی توفیق بخشی، اللہ رب العزت ان خدمتوں کو قبول فرمائے۔ آمین

بعدہٗ بندہ اس کتاب کے لکھنے کی وجہ عرض کرتا ہے کہ احقر کے سامنے سے جب عذابِ قبر سے متعلق ایک ایسی حدیث گذری جس کا سبب پیشاب سے احتیاط نہ کرنا ہے اور عدم احتیاط کی بناء پر بندوں کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے تو بندہ نے سوچا کہ ایک ایسی کتاب کا ہونا ضروری ہے

جس میں پیشاب پاخانہ کے آداب اور اس سے صفائی اور پاکی حاصل کرنے کے مکمل و مسنون طریقے یکجا موجود ہوں تاکہ ہر مسلمان ان جیسے مسنون آداب کے مطابق عمل کر کے عالم برزخ میں ہونے والے عذاب سے اپنے آپ کے بچاؤ کا انتظام کر سکے۔

عذاب قبر سے متعلق جو حدیث سامنے سے گزری وہ یہ ہے جس کو عبداللہ بن عباس بیان کرتے ہیں کہ (ایک دن) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرنے لگے تو (اچانک رک کر) فرمایا ان دونوں قبر والوں کو عذاب دیا جا رہا ہے، اور عذاب کسی بڑی بات کے سلسلے میں نہیں دیا جا رہا ہے (کہ جس سے دنیا میں اپنے آپ کو بچانا دشوار ہو) دراصل ان دونوں میں سے ایک شخص تو وہ ہے جو پیشاب سے اپنے کو نہیں بچاتا تھا۔ اور مسلم کی روایت میں یوں ہے کہ جو پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا، اور دوسرا شخص وہ ہے جو چغلخوری کرتا پھرتا تھا۔ پھر آپ نے کھجور کی ایک ٹہنی لے کر اس کو آدھوں آدھ چیرا اور ایک ایک ہر قبر پر گاڑ دیا، یہ دیکھ کر صحابہ نے عرض کیا آپ نے یہ کس لئے کیا؟ آپ نے فرمایا امید ہے کہ یہ ٹہنیاں جب تک ہری رہیں گی اس وقت تک دونوں کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی۔

بخاری و مسلم، مشکوٰۃ صـ۴۲

..... جاننا چاہئے کہ قبر سے مراد عالم برزخ ہے جو دنیا اور آخرت کے درمیان ایک عبوری منزل اور ایک درمیانی واسطہ ہے، اور جو اس دنیا سے کوچ کر جانے والے ہر ایک کو ہر جگہ اور

ہر حالت میں پیش آتا ہے، زمین میں کھودے گئے قبر کے گڑھے ہی پر موقوف نہیں ہے جن کو پانی میں اتارا جاتا ہے، یا جن کو آگ میں جلایا جاتا ہے، یا جن کو جانوروں کی غذا بنا دیا جاتا ہے، اور یا کسی بھی دوسری صورت میں جن کا جسدِ خاکی اس دنیا سے ناپید ہو جاتا ہے ان سب کو اس مرحلہ (یعنی عالمِ برزخ) سے گزرنا ہوتا ہے، اور مشیتِ ایزدی کے تحت ہر اس سختی اور عذاب کا سامنا کرنا پڑتا ہے جو اس (برزخ) سے متعلق ہے، پس اس خیال میں نہ رہنا چاہیئے کہ "عذابِ قبر" کے نام سے جن سختیوں اور عقوبتوں کا ذکر قرآن و حدیث میں آیا ہے ان کا سامنا صرف انہیں کو کرنا پڑتا ہے جو زمین کے "قبر" نامی گڑھے میں دفن کئے جاتے ہیں، اور جو مردے زیرِ زمین مدفون نہیں ہوتے وہ ان سختیوں سے بچ جاتے ہیں (اس خیال میں نہ رہنا چاہیئے)۔ مظاہر حق ص ۱۸۳، ۱۸۴

پیشاب سے پرہیز نہ کرنے پر عذابِ قبر سے متعلق اور بھی بہت سی ایسی حدیثیں ہیں جن کو پڑھنے کے بعد یہی سمجھ میں آتا ہے کہ پیشاب کے معاملے میں نہایت احتیاط کی ضرورت ہے، اس لئے ضروری ہوا کہ پیشاب سے احتیاط وغیرہ کے متعلق وہ مسائل لکھ دیئے جائیں جن پر عمل کرنا نہایت ضروری ہے، اس لئے ہم نے اس کتاب میں ان تمام مسائل کو ذکر کر دیا ہے جن پر عمل کرنے کا تعلق قضاءِ حاجت سے پہلے کا ہے اور نیز جن کا تعلق خاص قضاءِ حاجت کے وقت کے ساتھ ہے اور ان مسائل کو بھی ذکر کیا ہے جن پر عمل کرنے کا تعلق قضاءِ حاجت کے بعد کا ہے اس طرح سے اس کتاب کے تین باب

ہوجائیں گے (پہلا باب) قضاءِ حاجت سے پہلے معمولات کا بیان (دوسرا باب) قضاءِ حاجت کے وقت معمولات کا بیان (تیسرا باب) قضاءِ حاجت کے بعد معمولات کا بیان۔ اس کتاب میں پیشاب پاخانہ ہی سے متعلق مسائل و آداب بتلائے گئے ہیں، البتہ ضرورت کے موقع پر ضمناً دوسرے بعض مسائل بھی ذکر کر دیئے گئے ہیں، لیکن اصل مقصد استنجے کے آداب و طریقے ہی کو بیان کرنا ہے تاکہ ہمارے اندر استنجے کے وہ آداب پیدا ہو جائیں جنکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بتلائے ہیں، جن کا بعض مشرکوں نے مذاق اڑایا تھا۔

چنانچہ حضرت سلمان فارسیؓ فرماتے ہیں کہ (ایک دن) مشرکین میں کا ایک شخص مذاق اڑانے کے انداز میں (مسلمانوں کو مخاطب کر کے) بولا میں تمہارے آقا (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھتا ہوں کہ وہ تم لوگوں کو ہر بات سکھلاتے ہیں، یہاں تک کہ پیشاب پاخانہ کا طریقہ بھی (اس کی بات کو سن کر) میں نے کہا یقیناً ایسا ہی ہے۔ آپؐ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم "پیشاب پاخانہ کرتے وقت" قبلہ کی طرف منھ (یا پیٹھ) کر کے نہ بیٹھیں ہم اپنے داہنے ہاتھ سے استنجا نہ کریں اور (استنجاء کیلئے) ہم تین پتھروں سے کم پر اکتفا نہ کریں (اور یہ کہ جن چیزوں سے استنجا کرنا ہو) ان میں (آدمی یا جانور کی) نجاست اور ہڈی نہ ہونی چاہیئے۔ مشکوٰۃ صـ۴۴

دراصل حضرت سلمان نے اس مشرک پر واضح کر دیا کہ ہمارے آقا و سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر جس قدر شفقت و مہربانی رکھتے

ہیں اسی کا طفیل ہے کہ آپؐ ہمیں بڑی سے بڑی بات سے لیکر چھوٹی سے چھوٹی بات تک کے معاملات میں حق کا راستہ دکھاتے ہیں ہماری رہبری کرتے ہیں، اور ہمیں ایک کامل انسان بنانا چاہتے ہیں اگر آپؐ ہمیں اس ہمہ گیر طور سے نہ بتائیں نہ سکھائیں تو نہ صرف یہ کہ ہم اس راہ کو پا ہی نہیں سکتے جو انسانیت کی معراج تک پہونچاتی ہے بلکہ دین اسلام کی جامعیت و اکملیت اور ہمہ گیریت کا وہ معیار بھی قائم نہیں ہو سکتا جس سے اسلام کو دوسرے تمام مذاہب و ادیان پر برتری اور ترجیح حاصل ہے۔ مظاہر حق صـ ۲۶۹ ج ـ ۱

اس کتاب میں ہم نے استنجے وغیرہ کے تمام مسائل و آداب کو ان کتابوں کے حوالے سے لکھا ہے جو قابل اعتماد ہیں، اور ساتھ ہی ساتھ ان کتابوں کے صفحات کو بھی ذکر کیا ہے، مگر پھر بھی بندہ کیطرف سے کچھ نہ کچھ کوتاہی ہو سکتی ہے اس لئے حضرات قارئین سے ہماری درخواست ہے کہ اگر کہیں کوئی خامی نظر آجائے تو برائے مہربانی دامن عفو میں جگہ دے کر نیک نیتی کے ساتھ وہ ہمیں مطلع فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ قارئین حضرات کو پڑھ کر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مجھ جیسے گنہ گار بندہ کیلئے ان کا عمل ذریعہ نجات بنے۔ آمین رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝ آمین بِجَاہِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ارشاد احمد المفتاحی غفرلہٗ (حال دار نیا پورہ مغربی مئو)

خادم جامعہ مفتاح العلوم مئو ۸ ذی الحجہ ۱۴۰۹ھ ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۸۹ء بروز بدھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب پہلا

قضاء حاجت سے پہلے معمولات کے بیان میں

اللہ رب العزت نے فرمایا فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ ۝

ترجمہ! اس (مسجد قبا) میں ایسے مرد (انصار میں سے) ہیں جو خوب پاک صاف ہونے کو پسند کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ خوب پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

پاکی اور صفائی حاصل کرنیوالوں کیلئے خوشخبری

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ لَمَّا نَزَلَتْ

حضرت ابو ایوب اور حضرت جابر اور حضرت انس رضی اللہ عنہم سے روایت

"فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ"، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَثْنَى عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُورِ فَمَا طُهُورُكُمْ قَالُوا نَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَنَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَنَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ قَالَ فَهُوَ ذَاكَ فَعَلَيْكُمُوهُ

رواہ ابن ماجہ (مشکوٰۃ صـ۴۴)

ہے کہ یہ آیت (فیہ رجال یحبون ان یتطہروا واللہ یحب المطہرین) یعنی اس (مسجد قبا) میں ایسے مرد (انصار میں سے) ہیں جو خوب پاک صاف ہونے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ خوب پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے جب نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے گروہِ انصار اللہ تعالیٰ نے تمہاری پاکیزگی اور طہارت کی تعریف فرمائی ہے تو تمہاری وہ پاکیزگی اور طہارت کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہم لوگ نماز کیلئے وضو کرتے ہیں اور جنابت (یعنی ناپاکی) سے (پاک ہونیکے لئے) غسل کرتے ہیں (جیساکہ دوسرے مسلمان بھی کرتے ہیں لیکن ہمارا ایک خاص طریقہ یہ ہے کہ) ہم ڈھیلہ لینے کے بعد) پانی سے (بھی) استنجا کرتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ سن کر) فرمایا تو وہ (تعریف کی بات) یہی ہے، سو تم اس کو لازم پکڑے رہو۔

حدیث مذکور کی تشریح

قبا میں رہنے والے انصار مدینہ کے مرد لوگ استنجا میں پانی استعمال کرتے تھے یا ڈھیلے بھی استعمال کرتے مگر صرف ڈھیلوں پر اکتفا نہیں کرتے تھے بلکہ ڈھیلوں کے بعد پانی سے بھی دھویا کرتے تھے۔ یہ عمل کمالِ طہارت و پاکیزگی کا سبب ہے، اسلئے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی تعریف فرمائی

لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے جب پوچھا کہ تم لوگ طہارت اور پاکیزگی حاصل کرنے کیلئے وہ کونسا طریقہ اختیار کئے ہوئے ہو جس پر تمہاری تعریف میں یہ آیت نازل ہوئی ہے؟

تو ان لوگوں نے اپنے مذکورہ طریقہ کا ذکر کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا یہی وہ طریقہ ہے، جس نے تمہیں اللہ کے نزدیک قابل تعریف بنادیا ہے تم لوگ اس طریقہ پر پابندی سے عامل رہو۔ مرقاۃ ص ۲۹۸/۲۹۰ ج ۱ مظاہر حق ص ۳۶۹/۳۶۸ ج ۱

پیشاب کیلئے نرم زمین تلاش کرنی چاہیے

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضؓ

قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ فَاَرَادَ اَنْ یَّبُوْلَ فَاَتٰی دَمِثًا فِیْ اَصْلِ جِدَارٍ فَبَالَ ثُمَّ قَالَ اِذَا اَرَادَ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّبُوْلَ فَلْیَرْتَدْ لِبَوْلِہٖ رواہ ابوداود (مشکوٰۃ ص ۴۲)

حضرت ابوموسیٰ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپؐ نے پیشاب کرنا چاہا تو ایک دیوار کی جڑ (کے قریب) میں تشریف لائے جہاں کی زمین نرم تھی اور وہاں پیشاب کیا پھر فرمایا تم میں سے کوئی شخص جب پیشاب کرنا چاہے تو پیشاب کیلئے (ایسی ہی) نرم زمین اس کو تلاش کرنی چاہیے (تاکہ پیشاب کی چھینٹیں نہ پڑیں)

اور بخاری شریف اور مسلم شریف میں ہے حضرت انس رضؓ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ کو جاتے تو میں اور ایک دوسرے خادم (یعنی عبداللہ بن مسعود رضؓ یا حضرت بلال رضؓ میں سے کوئی ایک) پانی کا ایک برتن اور برچھی لے کر جاتے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ڈھیلہ

لینے کے بعد) پانی سے استنجا کرتے (بخاری و مسلم)
ایک خادم آپؐ کا پانی کا برتن آپؐ کے ساتھ لیجاتا اور دوسرا خادم برچھی لیکر، یہ آنحضرتؐ کی عادت شریفہ تھی کہ پیشاب پاخانہ کے وقت برچھے آپ کے پاس رکھی جاتی تھی تاکہ پیشاب کے لئے زمین کو (کھرید کر) نرم کرلیں یا پتھر اور ڈھیلہ زمین سے اکھاڑ لیں یا اور کوئی ضرورت و مصیبت پیش آجائے تو اس میں کام آئے، کیونکہ آپ اتنی دور چلے جاتے کہ نظروں سے اوجھل ہوجاتے، یا برچھی اس لئے لے جاتے تاکہ استنجا اور وضو سے فراغت کے بعد نماز پڑھنے کے وقت سترہ کا کام دے، یعنی آگے گاڑ دیا جائے تاکہ آپ کے آگے سے گزرنے والوں کو دقت نہ ہو، یا نماز نہ پڑھنے کی صورت میں گاڑنے کا مقصد یہ ہوتا کہ کوئی قریب سے نہ گزر سکے۔ مرقاۃ ص۲۸۰، مظاہر حق ص۳۵۲

حدیث مذکور کی تشریح اور ایک مسئلہ

مسئلہ یہ ہے کہ کسی دیوار کی جڑ میں پیشاب کرنے سے چونکہ مٹی یا اینٹ کو شورلگ جاتا ہے جو دیوار کو نقصان پہونچنے کا سبب بنتا ہے، اس لئے اگر دیوار کسی کی ملکیت میں ہو تو مالک کی اجازت و مرضی کے بغیر اس دیوار کی جڑ میں پیشاب نہ کرنا چاہئے، اور اجازت و مرضی خواہ حکماً ہو یا حقیقتاً ــــ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دیوار کے پاس بیٹھ کر پیشاب کیا وہ یا تو دیوار کسی کی ملکیت میں نہ ہوگی، کیونکہ اگر کسی کی ملکیت میں ہوتی تو مالک کی اجازت کے بغیر آپ وہاں پیشاب کے لئے ہرگز نہ بیٹھتے۔ یا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آپؐ

دیوار کی جڑ سے اتنی دور بیٹھے ہوں کہ پیشاب دیوار تک نہ پہونچتا ہو۔
مرقاۃ ص۲۸۸ ، مظاہر حق ص۳۵۴

قضاء حاجت کیلئے میدان میں دور جانا چاہیئے

اگر آدمی کو میدان میں پاخانہ کی ضرورت پیش آجائے تو اس کو چاہیئے کہ دور چلا جائے (شرح نقایہ ص۲۷۰ ج۱) چنانچہ ابن ماجہ میں ہے۔

عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ اَبْعَدَ (ابن ماجہ ص۲۸، ۲۹)

حضرت بلال بن حارث مزنیؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو دور چلے جاتے۔

اور دوسری روایت میں آتا ہے۔

وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَاْتِي الْبَرَازَ حَتّٰى يَتَغَيَّبَ فَلَا يُرٰى (ابن ماجہ ص۲۸)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حاجت کیلئے تشریف لیجاتے تو اتنی دور چلے جاتے کہ نظروں سے اوجھل ہوجاتے

استنجاء کیلئے طاق عدد پتھر یا ڈھیلہ لینا مستحب ہے

استنجا کرنے والے کو چاہیئے کہ قضاء حاجت کیلئے جانے سے پہلے طاق عدد ڈھیلہ لیلے کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ مَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ یعنی جو شخص پتھر یا ڈھیلہ سے استنجا کرے تو اس کو چاہیئے کہ پتھر یا ڈھیلہ طاق عدد (یعنی تین

یا پانچ یا سات عدد) لیوے۔ (بخاری شریف) اور درمختار میں ہے وَلَیْسَ الْعَدَدُ شَرْطًا بِمَسْنُوْنٍ فِیْہِ بَلْ مُسْتَحَبٌّ یعنی تین کا عدد پتھروں میں مسنون نہیں بلکہ مستحب ہے۔ درمختار صفحہ ۳۱۲ ج ۱

استنجے میں تین ڈھیلے لینا پانی سے کفایت کرتا ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص جب پاخانہ کو جائے تو اس کو اپنے ساتھ تین پتھر (یا تین ڈھیلے) لیجانا چاہئے جنکے ذریعہ وہ استنجا کرے پس یہ تین پتھر اس کو (پانی سے) کفایت کریں گے مشکوٰۃ صفحہ ۴۲ ج ۱

مطلب یہ ہے کہ جب وہ تین ڈھیلوں سے استنجا کرلیگا تو اصل نجاست سے صفائی و پاکی حاصل ہوجائے گی اب اسکو (پانی سے) دھونے کی ضرورت نہیں پڑے گی، کیونکہ نماز کے باب میں جس طہارت کی شرط ہے وہ حاصل ہوگئی، لیکن پانی سے استنجا کرنا بہرحال مستحب ہے۔ مظاہر حق صفحہ ۲۵۵ ج ۱

استنجا کے مقام کی زمین اگر سخت ہو تو نرم کرلینا چاہئے

استنجا کی جگہ کی زمین اگر سخت ہو تو استنجا کرنیوالے کو چاہئے کہ وہاں کی زمین کسی اوزار سے کھود کر نرم کرلے، حدیث شریف میں آتا ہے کہ

عَنْ اَنَسٍؓ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَاَحْمِلُ اَنَا وَغُلَامٌ اِدَاوَۃً مِّنْ مَّاءٍ وَعَنَزَۃً یَسْتَنْجِیْ بِالْمَاءِ (متفق علیہ) مشکوٰۃ صفحہ ۴۲

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ کو جاتے تو میں اور ایک دوسرا خادم پانی کا برتن اور برچھی لیکر جاتے آنحضرت (ڈھیلہ لینے کے بعد) پانی سے

استنجا کرتے تھے ۔ بخاری و مسلم

حدیث مذکور کی تشریح

دوسرے خادم سے مراد حضرت عبداللہ بن مسعودؓ یا حضرت بلالؓ میں سے کوئی ایک ہیں، ایک خادم تو پانی کا برتن لے کر جاتے اور دوسرے خادم برچھی لے کر آپؐ کے ساتھ جاتے، یہ آپکی عادت شریفہ تھی کہ پیشاب پاخانہ کے وقت برچھی آپؐ کے پاس رکھی جاتی تھی تاکہ پیشاب کے لئے زمین کو نرم کرلیں یا پتھر اور ڈھیلا زمین سے اکھاڑ لیں یا کوئی اور ضرورت و مصیبت پیش آجائے تو اس میں کام آئے ۔ یا سترہ وغیرہ کا کام دے ۔ مرقاۃ ص۲۸۷ مظاہر حق ص۳۵۲

بیت الخلاء جاتے وقت ایسی چیز نہ لیجانا چاہئے جس پر اللہ اور رسول کا نام ہو

پیشاب پاخانہ کے لئے ایسی حالت میں جانا کہ اس کے پاس کوئی ایسی شئی ہو جس پر اللہ اور رسول کا نام یا قرآن لکھا ہوا ہو مکروہ ہے (شرح نقایہ ص۲۸۰) کیونکہ حدیث میں آتا ہے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ وَضَعَ خَاتَمَهٗ ابوداؤد

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ کو جانے لگتے تو اپنی انگوٹھی اتار دیتے تھے ۔ ابوداؤد

بیت الخلاء جاتے وقت انگوٹھی اتارنے کی وجہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگوٹھی اسلئے اتار دیتے تھے کہ اس پر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا ہوا تھا، اور یہ

اس بات کی دلیل ہے کہ استنجا کرنیوالے پر واجب ہے کہ اپنے ساتھ بیت الخلاء میں کوئی ایسی چیز لیکر نہ جائے جس پر اللہ تعالیٰ اور رسول کا نام اور قرآن لکھا ہوا ہو، بلکہ بعض حضرات نے تو دوسرے رسولوں کے نام لکھے ہوئے کے ساتھ جانے کو بھی منع کیا ہے اور (علامہ) ابن حجر نے لکھا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ استنجا کا ارادہ کرنیوالے کیلئے مستحب یہ ہے کہ بیت الخلاء جاتے وقت اپنے پاس سے ہر اس چیز کو علیحدہ کر دے جس پر تعظیم کی کوئی چیز لکھی ہوئی ہو خواہ وہ اللہ تعالیٰ کا نام ہو یا نبی کا یا فرشتہ کا نام ہو۔ اگر کوئی اسکے خلاف کرے گا تو ترک تعظیم کیوجہ سے ایسا کرنا مکروہ ہوگا۔ طحطاوی علی المراقی ص۳۰

جس چیز پر اللہ کا نام یا قرآن لکھا ہوا سکو لیجانا کب مکروہ ہے اور کب نہیں

یہ کراہت اس وقت ہے جبکہ وہ لکھی ہوئی چیز پردے میں نہ ہو اور اگر پردے میں ہو مثلاً جیب وغیرہ میں تو مکروہ نہیں ہے۔

واللہ اعلم بالصواب طحطاوی ص۳۰ وشرح نقایہ ص۲۸

غلاف یا جیب میں مصحف کو رکھ کر جانا

بیت الخلاء جاتے وقت مصحف اور قرآن کو اپنے ساتھ لیجانا مکروہ ہے البتہ اگر بڑی سخت مجبوری پیش آجائے اور کہیں رکھنے کی جگہ نہ مل سکے اور غلاف کے اندر ہو یا جیب میں رکھ لے تو کوئی حرج نہیں اور اسطرح ساتھ میں لے کر بیت الخلاء جا سکتا ہے۔

من شرح النقایہ ص۲۸۰

انگوٹھی چھپا کر لیجانا

ایسی انگوٹھی جس پر اللہ اور رسول کا نام لکھا ہو اگر اسکے نگینہ کو ہتھیلی کے باطن کی طرف چھپا کر بیت الخلاء میں (بدرجہ مجبوری) اگر کوئی جائے تو مکروہ نہیں ہوگا لیکن اس صورت سے بھی پرہیز کرنا بہتر ہے۔ طحطاوی ص۳۰

بیت الخلاء جاتے وقت اور آتے وقت کونسا قدم آگے کرنا چاہیئے

بیت الخلاء میں جاتے وقت پہلے بایاں قدم رکھنا چاہیئے، اور بیت الخلاء سے باہر آتے وقت پہلے داہنا قدم نکالنا چاہیئے، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ شخص گندی جگہ سے اور ایسی جگہ سے کہ جہاں شیطان رہتے ہیں واپس آرہا ہے لہذا اس کا تقاضا یہ ہے کہ نکلتے وقت داہنے قدم کو آگے بڑھایا جائے، کیونکہ داہنے قدم کو بائیں قدم پر شرافت ایسے ہی حاصل ہے جیسے کہ داہنے ہاتھ کو بائیں پر۔

چنانچہ داہنے ہاتھ کی فضیلت کے بارے میں حدیث شریف میں آیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيُمْنٰى لِطُهُوْرِهٖ وَطَعَامِهٖ وَكَانَتْ يَدُهُ الْيُسْرٰى لِخَلَائِهٖ وَمَا كَانَ مِنْ اَذًى ابوداؤد ص۵

حضرت عائشہ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دایاں ہاتھ وضو کرنے اور کھانا کھانے کیلئے تھا، اور بایاں ہاتھ استنجا کرنے کیلئے اور ہر کراہت والے کام کیلئے تھا شرح نقایہ ص۲۷۸ ج۱

بیت الخلاء جاتے وقت کونسی دعا پڑھی جائے؟

حدیث شریف میں آتا ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ترمذی ص ۳ ج ۱

اس دعاء کے شروع میں بسم اللہ ملا لیجائے تو اور بہتر ہے، شامی میں ہے کہ جب بیت الخلاء کے دروازے پر پہونچے تو دعاء سے پہلے بسم اللہ پڑھے مثلاً ایسے کہے بِسْمِ اللّٰہِ ط اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

ترجمہ: شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے۔ اے اللہ میں شیطانوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں چاہے وہ شیطان مرد ہوں یا عورت۔ شامی ص ۳۲ ج ۱

یہ دعا کب پڑھی جائے

اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر پیشاب پاخانہ کیلئے کوئی مکان بنا لیا گیا تو یہ دعا اس مکان میں داخل ہونے سے پہلے (دروازے پر پہونچتے ہی) پڑھ لینا چاہیئے۔ طحطاوی علی المراقی ص ۲۸ ـــــ اور اگر پیشاب پاخانہ کیلئے مکان نہ بنایا گیا ہو (بلکہ کسی کھلی جگہ یا) جیسے جنگل (وغیرہ میں قضائے حاجت کا ارادہ ہو تو) یہ دعا ارادہ اور شروع کرنے کے وقت شرمگاہ کھولنے سے پہلے جب دامن وغیرہ سمیٹ کر بیٹھنے لگے تب یہ دعا پڑھے۔ طحطاوی ص ۲۸

اگر ان اوقات میں دعا پڑھنا بھول جائے تو کیا کرے؟

اگر قضاء حاجت کرنے والا ان اوقات میں دعا پڑھنا بھول جائے تو اسکو چاہیئے کہ (جب یاد آجائے) اپنے جی میں (اور اپنے دل ہی دل میں) پڑھ لے، لیکن (یاد رہے) زبان سے نہ پڑھے۔

پاخانے کی جگہیں جنات وشیاطین کا اڈہ ہیں

پاخانہ کرنے کی جگہوں کو جنّات وشیاطین اپنا اڈہ بنائے رہتے ہیں جہاں وہ آتے جاتے رہتے ہیں، اور اس بات کا انتظار کرتے رہتے ہیں کہ کب کوئی شخص آئے اور اس کو وہ ایذاء پہونچائیں اور فساد میں ڈالیں، کیونکہ پاخانہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں نہ صرف یہ کہ نجاست اور غلاظت کے سوا کچھ نہیں بلکہ انسان اپنا ستر کھول کر بیٹھتا ہے اور اللہ کا ذکر کر نہیں سکتا اسلئے ایسی جگہ میں شیطان کو زیادہ موقع ملتا ہے، لہذا ایسے جنّات وشیاطین سے محفوظ رہنے کے لئے بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت اس مذکورہ دعا کو پڑھنے کے لئے کہا گیا۔ ازمظاہر حق صـ ۳۶۱ مرقاۃ صـ ۲۹۴

اسی کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوْشَ مُحْتَضَرَةٌ فَاِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

ابن ماجہ صـ ۲۶

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان پاخانوں میں جنات اور شیاطین وغیرہ آتے رہتے ہیں لہذا تم میں سے کوئی شخص جب پاخانہ کو جائے تو اسکو چاہیئے کہ یہ دعا پڑھ لے

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ابن ماجہ

اور مشکوٰۃ میں اسطرح ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔ مشکوٰۃ صـ ۴۳

بیت الخلاء میں اپنے ستر کو جنّات وشیاطین کی نظروں سے کسطرح محفوظ رکھا جاسکتا ہے؟

جو شخص بسم اللہ کہہ کر بیت الخلاء

جائے گا تو جنات وشیاطین اس کا ستر نہ دیکھ سکیں گے، حدیث شریف میں آتا ہے

عَنْ عَلِیٍّ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سِتْرُمَا بَیْنَ اَعْیُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِیْ اٰدَمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُھُمُ الْخَلَاءَ اَنْ یَّقُوْلَ بِسْمِ اللّٰہِ مشکوٰۃ صـ۴۳

حضرت علیؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ کہہ لینا بنی آدم یعنی انسان کی شرمگاہوں اور جنات یعنی شیاطین کی آنکھوں کے درمیان کا پردہ ہے۔ مشکوٰۃ

بیت الخلاء ننگے سر نہ جانا

بیت الخلاء جانے والے کو چاہیئے کہ سر ڈھانک کر جائے، ننگے سر نہ جائے۔ زاد المعاد وشامی صـ۳۲۰

بیت الخلاء میں جوتہ پہن کر جانا

بیت الخلاء جاتے وقت جیسے سر کو ڈھانک کر جانا چاہیئے تو اسی طرح پاؤں میں جوتا (یا چپل وغیرہ) پہن کر جانا چاہیئے

چنانچہ حبیب بن صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مقام فراغت میں داخل ہوتے تو اپنا جوتہ پہن لیتے تھے اور اپنا سر ڈھانک لیتے تھے۔

اسوۃ بحوالہ ابن سعد صـ۲۱۸

قضاءِ حاجت کے وقت معمولات کے بیان میں

پیشاب یا خانہ کرتے وقت قبلہ کیطرف منہ یا پیٹھ کرنا ممنوع ہے

پیشاب پاخانہ کرنے والے کے لئے قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ کرکے حاجت پوری کرنا مکروہ تحریمی ہے (اس کو چاہئے کہ قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ کرنے سے پرہیز کرے) مراقی علی الطحطاوی صـ۲۹

بخاری شریف میں ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا۔

اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمُ الْغَائِطَ فَلَا یَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا یُوَلِّهَا ظَهْرَهٗ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا بخاری شریف ص ۲۶ ج ۱

جب تم میں سے کوئی پاخانہ میں جائے تو قبلہ کیطرف نہ منھ کرے اور نہ اس (قبلہ) کیطرف پیٹھ کرے، (ہاں لیکن) پورب یا پچھم کے طرف منھ کرے۔

بخاری شریف

ایک شبہہ اور اس کا ازالہ

یہاں پر کسی کو یہ شبہہ نہیں ہونا چاہیئے کہ قضاء حاجت کے وقت پورب اور پچھم کی طرف منھ کرنے کا حکم کیوں دیا گیا؟ جب کہ ہمارے اس ملک ہندوستان میں رہ کر پورب اور پچھم کی طرف پیشاب پاخانہ کے وقت منھ کرنا حرام ہے (مکروہ تحریمی ہے)

یہ شبہہ اس لئے نہیں ہونا چاہیئے کہ حدیث شریف میں پورب اور پچھم کیطرف منھ کرنے کا حکم ان لوگوں کو دیا گیا ہے جن کا قبلہ جنوب یا شمال کی طرف پڑتا ہے، جیسے کہ مدینہ والوں کا قبلہ جنوب کی طرف واقع ہے، اس لئے ایسے لوگوں کے لئے جنوب اور شمال کی طرف منھ کرنا مکروہ تحریمی ہوگا اور مشرق اور مغرب کی طرف کرنا جائز اور صحیح ہوگا۔ اور ہمارے یہاں اس ملک ہندوستان میں قبلہ پچھم کی طرف ہونے کی وجہ سے پورب اور پچھم کی طرف منھ کرنا مکروہ تحریمی اور اتر دکھن کیطرف منھ کرنا صحیح اور درست ہوگا۔

قبلہ کیطرف منھ کرکے عورت سے ملنا کیسا ہے؟

قبلہ کی طرف منھ کرکے

عورت سے ہمبستری کرنے کے سلسلے میں امام نوویؒ سے منقول یہ ہے کہ چاہے (میدان اور) جنگل میں ہمبستر ہو یا آبادی (اور مکان) میں جائز ہے لیکن اولیٰ یہ ہے کہ ایسا کرنا بہتر نہیں ہے اور اَدَبِیَّت کے خلاف ہے (کذا فی الطحطاوی ص۲۹) اور شامی میں لکھا ہے کہ قبلہ کی طرف منھ کر کے ہمبستری کرنا مکروہ ہے۔ شامی ص۳۱۶ ج۱

قبلہ کیطرف منھ کر کے صفائی حاصل کرنا اور پاؤں پھیلانا کیسا ہے؟

صفائی حاصل کرنے کیلئے (پیشاب پاخانہ کے بعد) قبلہ کی طرف منھ کرنا ادب کے خلاف ہے، اور ایسے ہی قبلہ کیجانب پاؤں پھیلانا بھی ادب کیخلاف ہے، اور مکروہ ہے۔ طحطاوی ص۲۹ وشرح منیہ ص۲۷ وشامی ص۳۱۷ ج۱

قبلہ کیجانب پاؤں پھیلانے والے کی گواہی رد کر دی جاتی ہے

قبلہ کی جانب پاؤں پھیلانیوالے کے بارے میں کتابوں میں یہاں تک لکھا ہے کہ جو آدمی قبلہ کیطرف پاؤں پھیلائے گا اس کی شہادت (اور گواہی) قبول نہیں کی جائے گی (یہ اتنی سخت بات ہے کہ) اس کو لکھ لینا چاہئے (کما فی رد المختار ص۳۱۷ ج۱) یہ مسئلہ مکروہ تحریمی ہونے کا تقاضہ کرتا ہے۔

فیہ ص۳۱۷

فقہ کی کتابوں کیطرف بھی پاؤں پھیلانا ممنوع ہے

اگر کوئی شخص اپنے پاؤں کو فقہ کی کتابوں کی طرف پھیلائے گا تو یہ (بھی اسکے لئے ایسا کرنا) مکروہ ہوگا کمافی حاشیۃ الطحطاوی علی الدرالمختار ص

توجہ کی ایک نظر

اسی سے یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ جب فقہی کتابوں کی طرف پاؤں پھیلانا ممنوع ہے تو قرآن پاک اور حدیث کی کتابوں کی طرف بھی پاؤں پھیلانا کس قدر ممنوع ہوگا اس کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا ہے۔

چنانچہ شرح منیہ میں لکھا ہے کہ چاہے نیند کی حالت میں ہو یا نہ ہو قبلہ کی طرف یا مصحف اور قرآن کی طرف یا فقہ کی کتابوں کیطرف پھیلانا مکروہ ہے، ہاں اگر یہ کتابیں محاذات سے اونچی جگہ پر ہوں تو ان کتابوں کیطرف پاؤں پھیلانا مکروہ نہیں ہے شرح منیہ ص ۳۷

قرآن پاک اور دینی کتابوں اور قبلہ کیطرف پاؤں پھیلانے کے سلسلے میں کراہت اور عدم کراہت کی تفصیل

بحرالرائق میں لکھا ہے کہ آدمی اپنے پاؤں کو (دینی) کتابوں کیطرف نہ پھیلائے ایسا کرنا (یعنی کتابوں کیطرف پاؤں نہ پھیلانا ان کتابوں کی) تعظیم کرنا ہے۔

اور درمختار میں ہے کہ چاہے سونے کی حالت ہو یا اور کوئی حالت ہو قبلہ کیطرف قصداً پاؤں پھیلانا مکروہ ہے، کیونکہ یہ ادب کے خلاف ہے اگر کسی عذر اور مجبوری کیوجہ سے یا بھول کر قبلہ کی طرف پاؤں پھیلا دیا تو مکروہ نہ ہوگا۔

اسی طرح قرآن پاک اور شرعی (اور دینی) کتابوں کی طرف (جیسے حدیث اور فقہ کی کتابوں کی طرف) بھی پاؤں پھیلانا مکروہ ہے اور ادب کے خلاف بھی ہے، ہاں اگر یہ قرآن اور دینی کتابیں محاذات سے اونچی جگہ پر ہوں (مثلاً قرآن پاک یا کوئی دینی کتاب اگر الماری یا کسی ایسے اونچے تخت وغیرہ پر ہو کہ آدمی اگر چارپائی یا کسی تخت وغیرہ پر قرآن کی طرف یا اس دینی کتاب کی طرف پھیلا کر سو جائے یا لیٹ جائے اور وہ قرآن یا دینی کتاب اس کے پاؤں کے برابر میں نہیں ہے بلکہ پاؤں سے کچھ اونچائی پر ہے) تو اب اس طرح سے اس قرآن یا دینی کتاب کی طرف پاؤں پھیلانا مکروہ نہیں ہے۔ شرح نقایہ ص ۲۷۶

ہماری درخواست

ان سب مسئلوں کے پیش نظر ہماری درخواست ہے کہ ہر شخص کو چاہئے کہ قبلہ کا احترام کرے اور قرآن پاک اور دینی کتابوں کی عزت کرے اور ان کی طرف پاؤں پھیلا کر قبلہ اور ان کتابوں کی بے حرمتی اور توہین نہ کرے۔

سورج اور چاند کیطرف رخ کر کے قضاء حاجت کرنا کیسا ہے؟

پیشاب پاخانہ

کرتے وقت سورج اور چاند کی طرف بھی منھ کرنا مکروہ ہے اس لئے کہ یہ دونوں (سورج اور چاند) اللہ کی بڑی اور روشن نشانیوں میں سے ہیں اور مکروہ ہونے کی دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ چونکہ چاند اور سورج کے ساتھ جو ملائکہ اور فرشتے مقرر ہیں ان کی تعظیم کا تقاضا یہ ہے کہ ان کی طرف منھ یا پیٹھ کر کے قضاء حاجت نہ کیا جائے۔ کمافی الشامی ص۳۱۷ ج ۱

چاند اور سورج اگر پردے میں ہوں تو ان دونوں کا استقبال مکروہ نہیں ہے

سورج اور چاند کی طرف رخ کر کے قضاء حاجت کرنا جو مکروہ ہے

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان دونوں کی جہت یا ان دونوں کی روشنی کی طرف قضاء حاجت کرنا مکروہ ہے، بلکہ چاند اور سورج کی جو ٹکیہ اور ذات ہے اس کی طرف رُخ کرنا مکروہ ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اگر چاند اور سورج پردے میں ہوں جیسے بدلی وغیرہ ہو تو اب ایسی صورت میں ان دونوں کی طرف رُخ کر کے قضاء حاجت کرنا مکروہ نہیں ہے۔ کمافی الشامی ص۳۱۷ ج ۱

جس طرف سے ہوا چلتی ہو اس طرف پیشاب وغیرہ کرنا کیسا ہے؟

جس رخ سے ہوا چل رہی ہو اس طرف بھی منھ کر کے پیشاب کرنا مکروہ ہے

اور ایسے ہی اگر پاخانہ پتلا کرتا ہو تو ہوا کی طرف رُخ کر کے پاخانہ کرنا بھی

مکروہ ہے۔

مکروہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ہوا کی وجہ سے پیشاب اور پتلے پاخانہ کا چھینٹا خود اسی کے اوپر لوٹ کر آجائے گا جس کی وجہ سے یہ چھینٹا پیشاب پاخانہ کرنے والے کو نجس بنا دے گا۔

طحطاوی ص۲۹، شامی ص۳۱۸ الفقہ علی المذاہب الاربعۃ ص۹۶ ج ۱

تیز ہوا کے چلنے سے اگر قبلہ کی طرف منھ یا پیٹھ کرنے پر مجبور ہو جائے تو کیا کرے

اس سے پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ قضاء حاجت (یعنی پیشاب پاخانہ) کے لئے قبلہ کی طرف منھ اور پیٹھ کرنا مکروہ تحریمی ہے لیکن اگر قبلہ کے دائیں اور بائیں (یعنی اترا اور دکھن کی) طرف سے اتنی تیز ہوا چلتی ہو کہ اگر اس (اترا اور دکھن) کی طرف رخ کر کے پیشاب کرنے والے پر نجاست کے لوٹ آنے کا اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں مجبوراً قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے پیشاب کر لینا چاہیئے، لیکن قبلہ کی طرف منھ نہ کرے کیونکہ منھ کرنا پیٹھ کرنے کے بنسبت زیادہ برا ہے۔

کما فی الشامی ص۳۱۶ ج ۱

پیشاب پاخانہ کیلئے قبلہ کیطرف بھول کر منھ کرلے تو یاد آنے پر کیا کرے؟

اگر قضاء حاجت کرنے والا بھول کر اور غفلت سے قبلہ کی طرف منھ کر کے

بیٹھ جائے تو اس کو چاہیئے کہ جب یاد آجائے قبلہ کی طرف سے پھر جائے کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے۔

مَنْ جَلَسَ يَبُوْلُ قِبَالَةَ الْقِبْلَةِ فَذَكَرَهَا فَانْحَرَفَ عَنْهَا اِجْلَالًا لَهَا لَمْ يَقُمْ مِنْ مَّجْلِسِهٖ حَتّٰى يُغْفَرَ لَهٗ

درمختار ص ۳۱۶ ج ۱، کبیری ص ۳۷

جو آدمی قبلہ کے رخ پر پیشاب کرنے بیٹھ گیا اور پھر یاد آنے پر قبلہ کی تعظیم کرتے ہوئے دوسری طرف مڑ گیا تو اپنی مجلس سے کھڑا نہیں ہوگا کہ اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔

پیشاب پاخانہ کیلئے بیٹھنے کا طریقہ ایسی حالت میں جبکہ کھڈیاں قبلہ ہی کی طرف بنی ہوئی ہوں

اگر کوئی شخص ایسی جگہ پہونچ گیا کہ وہاں کا بیت الخلاء قبلہ کی طرف رخ کر کے بنا ہوا ہے تو ایسی مجبوری حالت میں جبکہ اس کے سوا کوئی دوسری جگہ قضاء حاجت کے لئے نہ ہو تو اس میں رفع حاجت اس طرح کرے کہ اپنے رخ کو قبلہ کی طرف سے پھیر لے اور جتنا ممکن ہو ترچھے ہو کر بیٹھے اور پھر پاخانہ سے فراغت کے بعد اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کرے۔

کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ کر کے پیشاب پاخانہ کرنے سے منع فرمایا تو حضرت ابو ایوب انصاریؓ کہتے ہیں کہ جب ہم (ملک) شام میں آئے تو ہم کچھ بیت الخلاء ایسے دیکھے جو قبلہ کے رخ پر بنائے گئے تھے تو ہم بحالت مجبوری رفع حاجت کیلئے اس میں چلے جاتے تھے اور

ترچھے بیٹھتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے تھے۔

ترمذی شریف صـ ۳ ج ۱

قبلہ کیطرف سینہ کرکے اور اپنے عضو مخصوص کو قبلہ کیطرف سے پھیر کر پیشاب کرنا کیسا ہے؟

اگر کوئی شخص قبلہ کی طرف صرف اپنے سینے کو کیا اور اپنی آگے والی شرمگاہ کو قبلہ کی طرف سے پھیر کر پیشاب کیا تو یہ امام محمدؒ کے قول کے مطابق مکروہ نہ ہوگا، کیونکہ وہ جامع صغیر میں لکھتے ہیں کہ شرمگاہ کے ساتھ قبلہ کا استقبال مکروہ ہے (کما فی الشامی صـ ۳۱۶ ج ۱

(مگر آداب استنجا اور تعظیم قبلہ کا تقاضہ یہ ہے کہ اس سے بھی پرہیز کرے)

قضاء حاجت کیلئے قبلہ کے مشتبہ ہونیکی صورت میں تحری کرنا لازم ہے

اگر کوئی آدمی ایسی جگہ پہنچ گیا کہ اس پر قبلہ مشتبہ ہوگیا اور نہیں معلوم ہو سکا کہ قبلہ کس جانب ہے تو ایسی صورت میں جیسے نماز کیلئے تحری کیجاتی ہے ایسے ہی قضاء حاجت کے لئے بھی تحری اور غور و فکر کرنا ضروری ہے اور تحری کے بعد جس طرف قبلہ سمجھ میں آئے اس طرف نہ منھ کرے نہ پیٹھ۔

کمافی الشامی

صـ ۳۱۶ ج ۱

بچوں کو پیشاب پاخانہ کرانے کے سلسلے میں عورتوں کیلئے ایک ضروری ہدایت

عورتوں کیلئے ایک ضروری ہدایت یہ ہے کہ وہ اپنے

بچوں کو پیشاب پاخانہ کیلئے بسا اوقات قبلہ کی طرف منھ کر کے بیٹھا دیتی ہیں، حالانکہ ایسا کرنا مکروہ ہے، اس لئے ان عورتوں کو چاہئے کہ اپنے بچوں کو قبلہ کی طرف منھ یا پیٹھ کر کے ہرگز نہ بیٹھائیں، اور نہ ٹھیک سورج اور چاند کی طرف، اور نہ ہوا کے چلنے کیطرف رخ کر کے پیشاب پاخانہ کرائیں (کیونکہ بچے کے پیشاب کا چھینٹا ہوا کیوجہ سے خود عورت کے اوپر آجائے گا۔)

اور اگر بچہ بہت زیادہ پتلا پاخانہ کرتا ہو تو ہوا چلنے کی طرف نہ منھ کر کے بیٹھائیں اور نہ پیٹھ کر کے بیٹھائیں کیونکہ اس صورت میں بھی بچہ کا پاخانہ، پیشاب کیطرح پتلا ہونے کی وجہ سے عورت کے اوپر آجائے گا۔ کمائی الطحطاوی علی المراقی ص ۲۹

پانی میں پیشاب کرنا منع ہے

پانی میں پیشاب کرنا مکروہ ہے اور اس سے منع کیا گیا ہے، چاہے بہتا ہوا پانی ہو یا تھما ہوا، اور چاہے یہ تھما ہوا پانی تھوڑا ہو یا زیادہ ہو، بہتے ہوئے پانی میں مکروہ تنزیہی اور رکے ہوئے اور تھمے ہوئے زیادہ پانی میں مکروہ تحریمی ہے، اور رکے اور تھمے ہوئے تھوڑے پانی میں پیشاب کرنا حرام ہے طحطاوی ص ۲۹، ۳۰

حدیث شریف میں آتا ہے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَایَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْمَاءِ الرَّاکِدِ

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے۔ ابن ماجہ ص ۲۹

دوسری حدیث میں آتا ہے

نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّبَالَ فِی الْمَاءِ الْجَارِیْ رواہ الطبرانی

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔ شامی ص ۳۱۷ ج ۱

پانی میں پاخانہ کرنا کیسا ہے؟

یاد رہے پانی میں پاخانہ کرنے کا بھی حکم وہی ہے جو پیشاب کا ہے۔ یعنی بہتے ہوئے جاری پانی میں پاخانہ کرنا مکروہ تنزیہی ہے اور تھمے ہوئے زیادہ پانی میں مکروہ تحریمی ہے اور تھمے ہوئے تھوڑے پانی میں پاخانہ کرنا حرام ہے۔ منہ ص ۳۱۷ ج ۱

کشتی وغیرہ کا سفر ہو تو پانی میں پیشاب پاخانہ کرنا جائز ہے

ابھی جو بتایا گیا کہ بہتے ہوئے پانی میں پیشاب پاخانہ کرنا مکروہ (تنزیہی) ہے لیکن اس سے وہ صورت مستثنیٰ ہے کہ اگر کوئی شخص دریا اور سمندر میں کشتی یا جہاز وغیرہ کے ذریعہ سفر کر رہا ہو تو اس کے لئے پانی میں پیشاب پاخانہ کرنا جائز ہوگا۔ کیونکہ یہاں مجبوری ہے۔ کما فی الشامی ص ۳۱۷ ج ۱

برتن میں پیشاب کرکے پانی میں بہادینا اور دریا کے قریب پیشاب کرنا کیسا ہے

اگر کسی نے کسی برتن میں پیشاب کیا پھر اس کو پانی میں بہادیا یا دریا کے قریب پیشاب کیا اور بہہ کر دریا میں چلا گیا تو یہ دونوں کام مکروہ اور ممنوع ہے۔ شامی ص۳۱۷ ج ۱

ڈھیلے سے استنجا کرکے پانی میں ڈبکی لگانا کیسا ہے؟

ڈھیلے اور پتھر سے مقام کو صاف کرکے رکے ہوئے تھوڑے پانی میں غوطہ اور ڈبکی لگانا حرام ہے، کیونکہ اس کی وجہ سے پانی نجس ہوجائے گا اور اسی حالت میں (یعنی ڈھیلے اور پتھر سے استنجا کرکے) بہتے ہوئے پانی میں غوطہ اور ڈبکی لگانا کوئی حرج نہیں ہے۔ شامی ص۳۱۷ ج ۱

پانی میں پاخانہ کرنے کا حکم

پانی میں پاخانہ کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ پیشاب کرنا، بلکہ پیشاب سے بھی زیادہ قبیح اور برا ہے۔ طحطاوی ص۳۰

رات کو پانی میں جنات وشیاطین رہتے ہیں

رات کو پانی میں قضاء حاجت کرنا مطلقاً مکروہ ہے، اس ڈر سے کہ کہیں جنات و شیاطین قضاء حاجت کرنے والے کو ایذاء اور تکلیف نہ پہونچادیں

کیونکہ رات کے وقت پانی میں جنات رہتے ہیں۔ طحطاوی ص۳۰

وہ جگہیں جہاں پر پیشاب پاخانہ کرنے سے منع کیا گیا ہے

دریا کے کنارے اور حوض اور چشمے اور کنویں کے کنارے پیشاب پاخانہ کرنا مکروہ اور ممنوع ہے

اور اسی طرح عیدگاہ کے قریب اور قافلہ اور خیمہ کے قریب پیشاب پاخانہ کرنا منع اور مکروہ ہے اور جس جگہ نماز جنازہ ہوتی ہو وہاں بھی مکروہ ہے۔ اس لئے کہ ان جگہوں میں قضاء حاجت کرنا لعنت کا سبب ہے۔

اور دوسری وجہ منع کرنے کی یہ ہے کہ ایسے مقامات پر قضاء حاجت کرنے سے گزرنے والوں کو تکلیف پہونچے گی۔

طحطاوی ص۳۰، شامی ص۳۱۷ ج ۱

مسجد اور عیدگاہ کے بغل میں اور قبرستان میں قضاء حاجت کرنے سے منع کیا گیا ہے

مسجد اور عیدگاہ کے بغل میں بھی پیشاب پاخانہ کرنا منع اور مکروہ ہے اور قبرستان میں بھی مکروہ ہے، اس لئے کہ مردے کو اس کی وجہ سے تکلیف پہونچتی ہے۔ شامی ص۳۱۸ ج ۱

چوپاؤں کے درمیان بھی مکروہ ہے

چوپاؤں کے درمیان بھی پیشاب پاخانہ

کرنا مکروہ ہے، اس لئے کہ اس بات کا اندیشہ ہے کہ کہیں چوپاؤں کیطرف سے کوئی اذیت نہ پہونچ جائے۔ شامی ص۳۱۸ ج ۱

سایہ اور راستے میں پاخانہ کرنا ممنوع ہے اور اس سے لعنت پڑتی ہے

سائے اور راستے میں بھی قضاء حاجت کرنا ممنوع اور مکروہ ہے

حدیث شریف میں آتا ہے

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِتَّقُوا اللَّاعِنَیْنِ قَالُوْا وَمَا اللَّاعِنَانِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الَّذِیْ یَتَخَلّٰی فِیْ طَرِیْقِ النَّاسِ اَوْ فِیْ ظِلِّھِمْ مسلم شریف ص۱۳۲ ج۱

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (لوگو) ان دو چیزوں سے بچو جو لعنت کے سبب ہیں (یعنی جنکی وجہ سے لوگ تم پر لعنت کریں وہ دو چیزیں ہیں) صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ وہ دو چیزیں کیا ہیں؟ ارشاد ہوا جو شخص لوگوں کے راستے میں (جدھر سے لوگ آتے جاتے ہیں) یا انکے سایہ (کی ان جگہوں میں جہاں بیٹھ کر لوگ سایہ حاصل کر کے آرام کرتے ہیں ایسی سایہ دار جگہوں) میں پاخانہ کرے۔ مسلم شریف ص۱۳۲

گھاٹ پر بھی پاخانہ کرنیسے منع کیا گیا ہے اور نیز یہ کہ راستہ اور سایہ اور گھاٹ پر پاخانہ کرنا لعنت کا سبب ہے

دوسری حدیث میں آتا ہے، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَ الْبَرَازَ فِی الْمَوَارِدِ وَقَارِعَۃِ الطَّرِیْقِ وَالظِّلِّ ابن ماجہ ص۲۸

ترجمہ : اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ تین جگہوں سے پرہیز کرو جو لعنت کا سبب ہیں یعنی گھاٹوں پر اور بیچ راستے میں اور سایہ کے نیچے پاخانہ کرنے سے۔ ابن ماجہ ص۲۸

راستے اور سایہ دار جگہوں اور گھاٹوں پر اور لوگوں کے بیٹھنے اٹھنے کی جگہوں پر پیشاب پاخانہ سے منع کرنے کی وجہ

لوگوں کے راستے میں یا سایہ لینے کی جگہوں میں یا گھاٹ پر

پیشاب پاخانہ کرنا مخلوقِ خدا کو تکلیف پہونچانا ہے (اور خدا کی مخلوق کو تکلیف پہونچانا بہت بھاری گناہ ہے)

اور چونکہ ان تین جگہوں سے لوگوں کی ضروریات اور فائدے وابستہ ہوتے ہیں اسلئے کسی کی ضروریات اور فائدے میں فساد اور نقصان پیدا کرنا ظلم ہے، اور ظلم کرنے والا ملعون ہوتا ہے۔ لہذا ایسے آدمی کو جو ان جیسی جگہوں پر پاخانہ کرے لوگ اس کو لعنت کریں گے۔ مظاہر حق ص۳۶۰ ج ۱

جس سایہ میں پیشاب پاخانہ کرنا منع ہے اس سایہ سے کونسا سایہ مراد ہے

سایہ سے مراد ایسا سایہ ہے جس میں لوگ بیٹھا کرتے

ہیں چاہے درخت اور دیوار کا سایہ ہو یا کسی اور چیز کا۔ یہی وجہ ہے کہ اگر ایسا سایہ ہو جہاں پر لوگ آرام کے واسطے سوتے بیٹھتے نہ ہوں یا اپنے مویشیوں کو وہاں پر باندھتے نہ ہوں تو ایسے سایہ دار مقام پر پیشاب پاخانہ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن یاد رہے کہ یہ مسئلہ اس وقت ہے جبکہ وہ جگہ مباح ہو اور اگر کسی کی ملک میں ہو تو بغیر مالک کی اجازت کے وہاں پر پاخانہ کرنا جائز نہ ہوگا۔ طحطاوی ص۳۰ ومظاہر حق ص۲۶۰ ج۔۱

دھوپ بھی سایہ کے حکم میں ہے

ایک مسئلہ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جیسے گرمی کے زمانے میں سایہ دار جگہوں میں پاخانہ کرنا مکروہ ہے تو اسی طرح جاڑے کے زمانے میں دھوپ کا بھی یہی حکم ہے، یعنی اگر دھوپ کی کوئی ایسی جگہ ہو جہاں پر بیٹھ کر لوگ دھوپ حاصل کرتے ہیں سخت سردی کی وجہ سے تو ایسی دھوپ کی جگہ پر بھی پاخانہ کرنا مکروہ اور ممنوع ہوگا۔

کما فی الطحطاوی ص۳۰ وشرح النقایہ ص۲۷ والمرقاۃ ص۲۸۳ ج۔۱

راستے وغیرہ سے گندگیوں کے دور کرنے اور صفائی رکھنے کا حکم دینے سے اصل مقصد اللہ کے بندوں کو تکلیف سے بچانا ہے

راستے اور سایہ دار جگہوں اور گھاٹوں پر اور لوگوں کے بیٹھنے اٹھنے کی جگہوں پر پیشاب پاخانہ کرنے سے منع کرنے کی وجہ اور اصل مقصد اس سے ذرا پہلے بیان کی گئی جس کا حاصل یہ ہے کہ

راہیوں اور سایہ میں بیٹھنے والوں اور گھاٹوں پر ضروریات کو پوری کرنے والوں کو اس گندگی سے تکلیف پہونچے گی اس لئے ایسی جگہوں پر پیشاب پاخانہ کرنے سے منع کر دیا گیا تاکہ کسی کی ذات سے اللہ کے کسی بندے کو تکلیف نہ پہونچے اور آپس میں اخوت اور بھائی چارگی اور میل جول برقرار رہے۔

الغرض صفائی بڑی اچھی چیز ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس (صفائی) کا بڑا ہی اہتمام تھا، آپ بہت صاف رہتے تھے اور دوسروں کو صفائی کی تاکید بھی فرمایا کرتے تھے۔

گھر کے سامنے میدان اور صحن کے صاف ستھرا رکھنے کا حکم

چنانچہ اسی صفائی کے سلسلے میں "حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ فرماتے ہیں کہ نظافت (یعنی صفائی) تو شریعت میں مطلوب ہے اور اس کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا اہتمام فرمایا ہے کہ ارشاد فرماتے ہیں۔

نَظِّفُوْا اَفْنِيَتَكُمْ وَلَا تَتَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ (اَوْ كَمَا قَالَ)

اپنے گھروں کے سامنے کا میدان (اور صحن) بھی صاف رکھا کرو اور یہود کی مشابہت مت کرو (کیونکہ یہود صفائی نہیں رکھتے تھے) (التبلیغ ص ۲۳ ج ۱۰)

آجکل کے مسلمانوں کا حال

آج بعض مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ اگر ان کا بچہ

کہیں کسی راستے یا صحن وغیرہ میں پاخانہ کرتا ہے اور اسکو کوئی منع کرنے والا صفائی کی غرض سے منع کرتا ہے تو صاف جواب دے دیتا ہے کہ کیا صحن تمہارے باپ کا ہے؟ اس طرح کی بدزبانی آجکل کے چھوٹے چھوٹے ہمارے مسلمان بچے کرجایا کرتے ہیں، ایسے موقع پر ان بچوں کے بڑوں اور سرپرستوں کے ذمہ لازم اور ضروری ہے کہ ان کی بدزبانی پر تنبیہ کریں لیکن ان کے بڑوں اور سرپرستوں کے اندر بھی جہالت کی حد یہ ہے کہ بجائے بچوں کو تنبیہ کرنے کے خود بچوں کی بدزبانی میں شامل ہو کر نازیبا حرکتیں کرنے لگتے ہیں۔ اور یہی نہیں بلکہ منع کرنے والے سے مزید جھگڑے کرتے ہیں۔

کیا مسلمان کا یہی کام ہے کہ جو آدمی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اور ان کے بتائے ہوئے طور طریقے کو بتانا اور ان پر عمل کروانا چاہے تو اس کو برا بھلا کہا جائے؟ اور اس سے جھگڑا کیا جائے؟ اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو اس کے اندر بہت بڑی جہالت ہے اس کو اپنی جہالت اور شرارت سے باز آنا چاہئے۔

بیت الخلاء کا خام گڈھا کنویں سے کتنی دور ہونا چاہئے

فقہاء کرام نے کنویں اور پاخانے کے درمیان پانچ گز، سات گز وغیرہ کا فاصلہ اپنے یہاں کی زمین کے اعتبار سے لکھا ہے اصلی مدار اس پر ہے کہ فاصلہ اتنا ہو کہ پیشاب پاخانہ وغیرہ کی ناپاکی کا اثر یعنی رنگ یا بو یا مزہ کنویں کے پانی تک نہ

پہونچے۔

اَلْبُعْدُ بَیْنَ الْبِئْرِ وَالْبَالُوْعَۃِ بِقَدْرِ مَالَا یَظْھَرُ لِلنَّجِسِ اَثَرٌ۔

کنویں اور بیت الخلاء کے گڈھے کے درمیان دوری اتنی ہونی چاہئے کہ نجاست کا اثر کنویں میں ظاہر نہ ہو۔

درمختار ص ۲۰۴ ج ۱

اس کے علاوہ کوئی خاص اندازہ اور فاصلہ متعین نہیں ہے، ہر جگہ کی زمین کی سختی، نرمی اور تاثیر کے تفاوت سے فاصلے میں بھی تفاوت ہوگا، شامی میں ہے۔ وَالْحَاصِلُ اَنَّہٗ یَخْتَلِفُ بِحَسْبِ رُخَاوَۃِ الْاَرْضِ وَصَلَابَتِھَا۔ شامی ص ۲۰۴ ج ۱ فتاویٰ رحیمیہ ص ۱۲۷ ج ۱

بچوں کے ماں باپ اور انکے سرپرستوں کیلئے ایک ضروری ہدایت

عام طور سے یہ دیکھا جاتا ہے کہ کچھ لوگوں کے بچے نالی میں پاخانہ نہ کرکے راستے پر یا نالی کے اوپر راستے کے کنارے پاخانہ کردیا کرتے ہیں، اور بسا اوقات دیکھا جاتا ہے کہ دریا کے کنارے گھاٹ ہی پر کسی نے پاخانہ کردیا ہے، یا کسی نے کسی کے دروازے کے سامنے پاخانہ کردیا ہے، یا کوئی کسی طرح کی بدبودار اور گندی چیز یا کوڑا کرکٹ عام راستے پر یا کسی دوسرے کے صحن یا دروازے کے پاس پھینک دیتا ہے۔

ایسے لوگوں کو خوب اچھی طرح سے سمجھ لینا چاہئے کہ چاہے یہ تکلیف دہ کام خود کرتے ہوں یا ان کے بال بچے کرتے ہوں اگر

جانتے ہوئے منع نہیں کرتے ہیں اور نظر اندازی سے کام لیتے ہیں تو اس کا گناہ اور وبال خود انہیں بالغ لوگوں پر ہوگا جو بچوں کے سرپرست ہیں، یہ سرپرست چاہے ماں باپ ہوں یا اور کوئی ہو اسی سرپرست ہی کے اوپر اس تکلیف دہ کام کا وبال آئے گا بچوں پر نہیں آئے گا کیونکہ بچے نابالغ ہیں اور نابالغ احکام کے مکلف نہیں ہوتے۔

بچوں سے حرام کام کرانا کیسا ہے

خوب اچھی طرح سے اور دھیان دے کر اس بات کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کتابوں میں لکھا ہے کہ ہر وہ کام جو خود کسی بالغ آدمی کیلئے اس کا کرنا مکروہ (اور حرام) ہے تو (بعینہٖ) اسی حرام کام کا بچوں سے کرانا بھی مکروہ (اور حرام ہی) ہوگا۔ طحطاوی علی المراقی صد ۲۹

سرپرستوں کا عذر قابلِ قبول نہیں

اگر کوئی سرپرست یہ عذر پیش کرے کہ میں نے بچے سے کبھی یہ نہ کہا کہ جاؤ اور فلاں جگہ راستے پر پاخانہ کرلو، لہٰذا مواخذہ مجھ سے تو نہیں ہونا چاہیئے تو ایسے عذر کرنے والے سرپرست کا عذر بالکل قابلِ قبول نہ ہوگا، اس بات کو بھی اچھی طرح سے سمجھ لینا چاہیئے، کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے۔ اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ۔ مسلم شریف صد ۱۲۲ ج ۲

ترجمہ:۔ سن لو تم میں کا ہر آدمی حاکم اور نگہبان ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھ ہوگی۔

مسلم شریف

سرپرستوں سے پوچھ ہوگی

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب ہر آدمی ایک دوسرے کا سرپرست اور محافظ اور نگراں کی حیثیت سے ہے تو بچے کے ماں باپ کو چاہیئے کہ بچے کی دیکھ ریکھ کریں کہ بچہ کیا کرتا ہے، غلط کام کر رہا ہے یا صحیح کر رہا ہے؟ اگر غلط کرتا ہے تو اس کو منع کریں اور روکیں، اور اگر جانتے ہوئے منع نہیں کرتا ہے اور لاپرواہی سے کام لیتا ہے تو ان بچوں کے بارے میں ان کے ماں باپ سے قیامت کے روز سوال ہوگا کہ تمہارا بچہ ایسے ایسے کر رہا تھا تو تم نے اس کو روکا کیوں نہیں؟ کسی کے صحن یا دروازے پر یا عام راستے پر یا ان سایہ دار جگہوں پر جہاں لوگ بیٹھا کرتے تھے یا دریا کے کنارے گھاٹ پر پاخانہ کر دیا کرتا تھا تو تم نے اپنے بچے کو منع کیوں نہیں کیا؟

آپ اسی سے اندازہ لگا لیجئے کہ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں جس سے سوال ہو جائے اس کا کیا حشر ہوگا۔ ہم اور آپ اس کو نہیں سمجھ سکتے، بس اللہ رب العزت ہی جانتے ہیں کہ ایسے لوگوں کا حشر کیا ہوگا، اللہ رب العزت ہماری ہر ایسے سوالات سے حفاظت فرمائے کہ جس میں گرفت ہو۔ آمین

پھلدار درخت کے نیچے پاخانہ کرنا منع ہے

پھلدار درخت کے نیچے بھی قضاء حاجت کرنا مکروہ (اور ممنوع) ہے اور کھیت میں بھی پاخانہ کرنا مکروہ ہے۔

سوراخ اور بل میں پیشاب کرنے سے منع کیا گیا ہے

چوہے اور سانپ اور چیونٹی (اور ہر موذی جانور) کی بل میں پیشاب کرنا مکروہ ہے اور اس سے منع کیا گیا ہے۔ درمختار ص۳۱۵ ج۔۱

حدیث شریف میں ہے۔

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یُّبَالَ فِی الْجُحْرِ قَالَ (ھِشَامٌ) قَالُوْا لِقَتَادَۃَ مَا یُکْرَہُ مِنَ الْبَوْلِ فِی الْجُحْرِ قَالَ کَانَ یُقَالُ اِنَّھَا مَسَاکِنُ الْجِنِّ (ابوداؤد ص۵)

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بل میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا (ھشامؒ نام کے ایک راوی ہیں ان کا کہنا ہے کہ لوگوں نے قتادہؒ سے (یہ بھی راوی ہیں) پوچھا کہ بل میں پیشاب کرنا کیوں مکروہ ہے، تو انہوں نے کہا کہ کہا جاتا ہے کہ وہ بل جنات کا مسکن ہوتے ہیں (یعنی جنات سوراخوں اور بلوں میں رہتے ہیں۔

بل میں پیشاب کرنے سے منع کرنے کی وجہ

بل اور سوراخ میں پیشاب کرنے سے منع اس لئے کیا گیا ہے کہ (چونکہ سوراخوں میں سانپ بچھو وغیرہ موذی جانور ہوتے ہیں اور وہ نکل کر کاٹ لینگے اور) وہ ایذاء پہونچا سکتے ہیں۔

مراقی ص۳۰ شرح نقایہ ص۲۷۹ ومرقاۃ ص۲۹۳۔

اور اگر سوراخ میں کمزور اور ناتوان جانور ہوگا تو پیشاب کی وجہ سے اس جانور کو ایذاء پہونچے گی۔ (جیسے چیونٹی وغیرہ) شرح نقایہ ص۲۷۹ ومرقاۃ ص۲۹۳

بلوں اور سوراخوں میں جنات رہتے ہیں اور نیز یہ کہ سعد بن عبادہؓ کو جناتوں نے شہید کر ڈالا

بعض حضرات نے لکھا ہے کہ یہ سوراخ اکثر جنات کا مسکن ہوتے ہیں اور جو شخص ان کے سوراخ میں پیشاب کرتا ہے اس کو وہ جن نقصان اور ہلاکت پہونچا دیتے ہیں جیسا کہ مشہور صحابی حضرت سعد بن عبادہ خزرجی انصاریؓ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے حوران کے مقام پر ایک سوراخ میں پیشاب کیا تو جنات نے ان کو مار ڈالا اور اپنے اس مقام سے جہاں وہ رہتے تھے یہ شعر پڑھتے تھے۔

شعر:- نَحْنُ قَتَلْنَا سَيِّدَ الْخَزْرَجِ سَعْدَ بْنَ عُبَادَهْ
وَرَمَيْنَاهُ بِسَهْمَيْنِ فَلَمْ نُخْطِ فُؤَادَهْ

(یعنی ہم نے قبیلۂ خزرج کے سردار سعد بن عبادہؓ کو قتل کر ڈالا، اور ہم نے ان پر اس طرح دو تیر پھینکے کہ ان کے دل کو نشانہ بنانے میں خطا نہیں کی)

واللہ اعلم بصحتہ — مرقاۃ ص ۲۹۳ و مظاہر حق ص ۳۶

جبکہ پیشاب ہی کیلئے سوراخ بنایا گیا ہو تو اس میں پیشاب کرنا کیسا ہے؟

بعض حضرات نے وضاحت کی ہے کہ اگر سوراخ یا بھٹ پیشاب ہی کے لئے مخصوص اور مقرر ہو تو اس میں پیشاب کرنا مکروہ نہیں۔

مرقاۃ ص ۲۹۳

نیچی جگہ بیٹھ کر اونچی جگہ پر پیشاب کرنا کیسا ہے؟

اگر کوئی شخص نیچی جگہ بیٹھ کر اونچی جگہ پر پیشاب کرے تو یہ بھی مکروہ ہے، کیونکہ ایسی صورت میں پیشاب کا چھینٹا لوٹ کر پیشاب کرنے والے ہی کے اوپر آجائے گا۔

کمافی الدر المختار و الشامی صـ ۳۱۸ ج ۱

وضو خانہ اور غسل خانہ میں پیشاب کرنا کیسا ہے؟

جہاں وضو یا غسل کیا جاتا ہو اس جگہ میں (اور وضو خانہ اور غسل خانہ میں) پیشاب کرنا مکروہ اور (منع) ہے۔ درمختار صـ ۳۱۸ ج ۱

حدیث شریف میں آتا ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ مُسْتَحَمِّهٖ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ اَوْ يَتَوَضَّأُ فِيْهِ فَاِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ

مشکوٰۃ صـ ۴۳

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی بھی شخص اپنے غسل خانہ میں پیشاب ہرگز نہ کرے پھر (پیشاب کرنے کے بعد) وہیں وضو یا غسل کرے، کیونکہ اکثر اس سے وسوسے پیدا ہوتے ہیں۔

وضو اور غسل خانہ کی جگہ میں پیشاب کے مکروہ ہونے کی وجہ

کسی سمجھدار آدمی سے یہ بعید ہے کہ نہانے کی جگہ پر پیشاب کرے اور پھر وہیں نہائے یا وضو کرے، کیونکہ جس جگہ پیشاب کیا جاتا ہے وہ نجس و ناپاک ہو جاتی

ہے، پھر جب وہاں پر پانی پڑتا ہے تو دل میں اس طرح کے وسوسے پیدا ہونے لگتے ہیں کہ معلوم نہیں اس کی چھینٹیں پڑی ہیں یا نہیں، پھر اس طرح کے وسوسے رفتہ رفتہ دل میں جم جاتے ہیں (انہیں وسوسے کی وجہ سے غسلخانہ میں پیشاب کرنے سے منع کیا گیا ہے۔)

مرقاۃ صـ ۲۹۲ مظاہر حق صـ ۳۵۹ ج ۱

غسل خانہ میں اگر نکاس کی نالی ہو تو اسمیں پیشاب کرنا مکروہ نہیں

غسل خانے کی زمین اگر ایسی ہو کہ چھینٹیں اس پر سے اڑ کر نہ پڑتی ہوں مثلاً (نرم یا) ریتیلی زمین ہو سخت نہ ہو یا اس میں ایسی نکاس کی نالی ہو کہ ذرا سا پیشاب وہاں نہ ٹھہرتا ہو، سب بہہ کر نکل جاتا ہو تو اس غسل خانہ میں پیشاب کرنا مکروہ نہیں۔ طحطاوی صـ ۳۰ شامی صـ ۳۱۹ مرقاۃ صـ ۲۹۲

لیٹ کر اور ننگے ہو کر بھی پیشاب کرنا مکروہ ہے

بلا عذر لیٹ کر پیشاب کرنا یا کپڑے سے ننگے ہو کر کرنا بھی مکروہ ہے، اسلئے کہ لیٹ کر اور ننگے ہو کر پیشاب کرنا یہ دونوں یہود و نصاریٰ کا طریقہ ہے (اور ہم کو یہود و نصاریٰ کے طریقوں سے پرہیز کرنا ہے۔) شامی صـ ۳۱۸ ج ۱

بلا عذر کھڑے ہو کر پیشاب کرنا ممنوع اور مکروہ ہے

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ پیشاب بیٹھ کر کرنا چاہئے، بغیر عذر کھڑے

ہو کر پیشاب کرنے سے منع کیا گیا ہے، اور بلا عذر کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہے۔ شامی ص ۳۱۸

ترمذی شریف میں ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جو تم سے یہ کہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے تو اس کو سچا نہ جانو۔ آپ بیٹھ ہی کر پیشاب کیا کرتے تھے، ترمذی ص ۲، ج ۱

ایک دوسری حدیث میں ہے حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ (ایک دن) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اس حال میں دیکھا کہ میں کھڑا ہو کر پیشاب کر رہا تھا تو آپؐ نے فرمایا یَا عُمَرُ لَا تَبُلْ قَائِمًا یعنی اے عمر کھڑے ہو کر پیشاب نہ کیا کرو۔ چنانچہ اس کے بعد میں نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔ ترمذی ص ۴

کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے منع کرنے کی وجہ

کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے منع اس لئے کیا گیا ہے کہ اس کی وجہ سے شرمگاہ کا ظہور ہوگا اور لوگوں کی نگاہ اس کی شرمگاہ پر پڑے گی، اور دوسری وجہ منع کرنے کی یہ ہے کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے پیشاب کے چھینٹوں کے پڑ جانے کا پورا احتمال ہے اس سے مطمئن نہیں رہ سکتا۔ لہذا چھینٹوں کے پڑ جانے سے آدمی اور اسکا کپڑا نجس ہو جائے گا۔ مرقاۃ ص ۲۹۵ مراقی ص ۳۰

حضرت عمرؓ کے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی وجہ

چونکہ زمانۂ جاہلیت میں لوگوں کی عادت تھی کہ کھڑے ہو کر پیشاب کر لیا کرتے تھے، اسلئے ہو سکتا ہے کہ حضرت

عمرؓ نے بھی اسی عادت کے تحت کھڑے ہو کر کر لیا ہو، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حضرت عمرؓ کو کوئی عذر رہا ہو گا جسکی وجہ سے بیٹھ کر پیشاب کرنا ان پر دشوار ہو گیا ہو اسلئے کھڑے ہو کر پیشاب کر لیا ہو۔ مظاہر حق ص ۲۶۵ ج ۱

اگر کسی بڑی مجبوری کیوجہ سے بیٹھ کر پیشاب کرنا ممکن نہ ہو تو بدرجۂ مجبوری کھڑے ہو کر پیشاب کیا جاسکتا ہے

جیسے وہ حدیث جس میں آتا ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا اس وقت جبکہ ایک قوم کے کوڑے (یعنی گھورے) پر آئے۔ تشریح: سو آپؐ کا یہ فعل عذر ہی کیوجہ سے تھا، ایک عذر تو یہی ہو سکتا ہے کہ اس جگہ بیٹھنے میں کپڑے یا بدن کے آلودہ ہو جانے کا خوف تھا اور نجاست وغیرہ اس گھورے پر پڑی ہونے کی وجہ سے وہاں بیٹھ کر پیشاب کرنے کی کوئی جگہ نہیں تھی، (کیونکہ وہ کوڑا کرکٹ اور نجاست کی جگہ تھی)

اور ایک عذر بعض حضرات نے یہ لکھا ہے کہ اس وقت آپؐ کے پاؤں یا گھٹنوں میں درد تھا جس سے آپؐ اکڑوں نہیں بیٹھ سکتے تھے۔ اور بعض حضرات نے عذر یہ بیان کیا ہے کہ آپؐ کی پیٹھ میں درد تھا جس کے سبب آپؐ بیٹھ نہ سکے اور کھڑے کھڑے پیشاب کر لیا۔

طحطاوی ص ۳۰ مرقاۃ ص ۲۹۶ شامی ص ۳۱۸

پیشاب کے معاملے میں احتیاط نہ کرنے اور چغلخوری کرنے سے عذاب قبر ہوتا ہے

پیشاب کا چھینٹا ایسی چیز ہے کہ دیکھنے میں بظاہر معمولی معلوم ہوتا ہے، حالانکہ پیشاب کے چھینٹے سے پرہیز نہ کرنا اتنی سخت بات ہے کہ اس کی وجہ سے قبر میں عذاب ہوتا ہے، یہ اِدھر اُدھر کی بات نہیں ہے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ یا مکہ کے باغات سے گزرے تو آپ نے دو انسانوں کی آواز سنی جن کو قبر میں عذاب ہو رہا تھا، آپؐ نے فرمایا ان دونوں (قبر والوں) کو عذاب دیا جا رہا ہے، اور عذاب کسی بڑی بات کے سلسلے میں نہیں دیا جا رہا ہے (کہ جس سے اس دنیا میں اپنے آپ کو بچانا دشوار ہو۔)

آپؐ نے فرمایا ہاں ایک تو پیشاب (کے چھینٹوں) سے پرہیز نہ کرتا تھا، اور دوسرا وہ ہے جو چغلخوری کرتا پھرتا تھا پھر آپ نے (کھجور کی) ہری ٹہنی منگائی (اور) اس کو دو ٹکڑے کئے، اور ایک ایک ٹکڑا دونوں قبر پر رکھ (کر گاڑ) دیئے (یہ) دیکھ کر صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ نے کس لئے یہ کیا؟ آپ نے فرمایا امید ہے کہ یہ ٹہنیاں جب تک ہری رہیں گی، اس وقت تک ان دونوں کے عذاب میں (بھی) تخفیف ہوتی رہے گی۔ بخاری شریف ص ۳۴/۳۵ ج ۱

پیشاب کرنے والے کیلئے ایک ضروری ہدایت

پیشاب کے معاملے

میں نہایت احتیاط کی ضرورت ہے، پیشاب کرتے وقت چھینٹیں جسم اور کپڑے پر نہ آنے پائیں اور آلودگی کی کوئی صورت پیدا نہ ہونے پائے، اور استنجا اس طرح کیا جائے کہ پاکی اور صفائی پورے طور پر حاصل ہو، چنانچہ علماء نے لکھا ہے کہ پیشاب سے پاکی حاصل نہ کرنا کبیرہ (یعنی بڑے) گناہوں میں سے ہے اور اس کی وجہ سے پڑھی پڑھائی نماز اکارت (اور بیکار) ہو جاتی ہے۔ مرقاۃ ص ۲۸۵

پیشاب کرنیکے بعد کلوخ نہ لینے والے کیلئے ایک ضروری تنبیہ

واضح رہے کہ بعض لوگ جو یہ خیال کرتے ہیں کہ ڈھیلے سے پیشاب خشک کرنا کسی کے لئے (بھی) ضروری نہیں ہے اور صرف پانی سے استنجا کر لینا کافی ہے، یہ گمراہی کی بات ہے۔ دراصل جس شخص کا مزاج قوی ہو اور اس کو یقین ہو کہ قطرہ نہیں آئے گا تو بیشک اس شخص کو محض پانی سے استنجا کر لینا کافی ہوگا، لیکن جس شخص کو دیر تک قطرہ آتا ہو جیسا کہ اکثر لوگوں کا یہی حال ہے، اور پھر ایسا شخص ڈھیلا نہ لے (اور محض پانی سے استنجا کرے) تو یقیناً اس کا پاجامہ اور کپڑا گندہ ہو جائے گا، اور وہ پیشاب کے معاملے میں احتیاط نہ کرنے پر گنہ گار ہوگا۔ مظاہر حق ص ۳۴۹ ج ۱

چغلخوری کی مختلف صورتیں، اور چغلخور کیلئے سخت وعید

چغلخوری اسکو کہتے ہیں کہ دو شخص آپس میں ایک دوسرے

سے عداوت اور دشمنی رکھتے ہوں، اور کوئی تیسرا شخص ان دونوں میں فساد ڈالنے کیلئے ایک کی بات دوسرے تک جاکر پہونچائے۔

چغلخوری یہ بھی ہے کہ دو آدمی جو پہلے سے آپس میں ایک دوسرے سے کوئی دشمنی اور عداوت نہ رکھتے ہوں، ایک تیسرا شخص ان دونوں کے درمیان عداوت اور دشمنی ڈالنے کیلئے ایک کی بات دوسرے تک جاکر (گالی وغیرہ کے) ایسے انداز میں نقل کرے جس سے اسکے جذبات مشتعل ہوجائیں اور وہ دشمنی پر آمادہ ہوجائے۔

چغلخوری کی تعریف امام نوویؒ کے نزدیک

امام نوویؒ نے لکھا ہے کہ چغلخوری اس کو کہتے ہیں کہ دوسرے کی بات کو کسی اور کے سامنے بیان اور نقل کرنا، اور اس کا مقصد نقصان اور ضرر پہونچانا ہو۔

بہرحال حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ چغلخوری گناہ کبیرہ ہے، اور برائیوں میں کی بدترین برائی ہے مرقاۃ صـ۲۸۵

بخاری اور مسلم میں ہے کہ چغلخور جنت میں نہیں جائے گا، ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت کعب احبارؓ سے (جو مسلمان ہونے سے پہلے یہودی تھے، اور توراۃ کے [illegible] اور بصیرت رکھتے تھے) پوچھا کہ تم نے توراۃ میں سب سے بڑا گناہ کونسا پڑھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا چغلخوری کرنا، حضرت عمرؓ نے سوال کیا کہ اس کا گناہ قتل کے گناہ سے بھی بڑا ہے؟ حضرت کعب احبارؓ نے جواب دیا کہ چغلخوری سے قتل بھی ہوا کرتے

اور دوسری برائیاں بھی اس سے پیدا ہوتی ہیں۔ مظاہر حق ص ۳۵۰، ۳۵۱ ج-۱

جو لوگ دوسروں کے اوپر چھینٹا پڑنے کے سبب بن جاتے ہیں ان کیلئے بھی احادیث کی روشنی میں ایک ضروری ہدایت

حدیث مذکور سے یہ بات واضح طور معلوم ہوتی ہے کہ پیشاب کے معاملے میں احتیاط نہایت ضروری ہے اور جس طرح پیشاب اور اس کے چھینٹوں اور قطروں سے پرہیز نہ کرنے پر اور اس کی طرف سے غفلت اور لاپرواہی کی وجہ سے قبر میں عذاب ہوتا ہے تو ایسے ہی اگر کوئی شخص دوسروں کے اوپر پیشاب اور نجاست اور گندے پانیوں اور چھینٹوں کے پڑ جانے کا سبب بنے تو ان چھینٹوں کے پڑنے کا وبال اور گناہ اسی پر ہوگا جو اس کا سبب بنا ہوا ہے۔

مثال کے طور پر میں آپ کو بتاؤں کہ آپ راستہ چلتے ہوئے گلی کوچوں میں دیکھتے ہوں گے کہ بعض لوگوں کے نالیوں کا منھ زمین سے اوپر رہتا ہے اور بالکل کھلا ہوا رہتا ہے، اور ہوتا یہ ہے کہ جب ان کے گھر کے اندر سے گندا پانی بہہ کر آتا ہے تو گلیوں میں چلنے والے راہیوں کے اوپر اس کا چھینٹا پڑ جاتا ہے اور بسا اوقات اس گلی سے گزرنے والے لوگوں کو چھینٹا پڑنے کی خبر بھی نہیں ہو پاتی، اور نادانستہ اسی حالت میں اسی لنگی اور پاجامہ میں

نماز بھی پڑھ لیتے ہیں۔

لہذا خوب اچھی طرح سے ایسے لوگوں کو سمجھ لینا چاہیئے کہ ایسی صورت میں اس آدمی کے اوپر چھینٹا پڑنے کا گناہ اور اس کی نماز کے فساد کا وبال سب کا سب اسی آدمی پر ہوگا کہ جس کی نالی پڑتی ہے، اور اس کا گناہ اس آدمی پر بالکل نہ ہوگا جس کے اوپر یہ چھینٹا پڑا ہے۔

نالی والوں سے درخواست

اتنی بات بتانے کے بعد اب میں ان لوگوں سے جنکی نالیاں اس طرح کی بنی ہوئی ہیں جن سے آئے دن چھینٹا پڑتا رہتا ہے، درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی اپنی نالیوں کو ٹھیک کرلیں اور اس طرح کی بنوادیں کہ چھینٹا پڑنے والی صورت ختم ہو جائے۔

اور اگر اتنا سن لینے کے بعد بھی غفلت اور لاپرواہی سے ویسے ہی چھوڑے رہیں گے جیسی وہ نالیاں پہلے تھیں تو ایسے لوگ دلیری اور جرأت کرتے ہوئے قبر کے عذاب کا انتظار کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عذابِ قبر سے محفوظ رکھیں۔

آمین

اور ہمیں توفیق دیں کہ ہم دنیا ہی میں اپنے بگڑے ہوئے اعمال کو ٹھیک کرلیں تاکہ عالمِ دنیا سے نکل کر عالم برزخ اور عالمِ آخرت میں ہماری کوئی گرفت نہ ہو۔

آمین

پیشاب پاخانہ کیوقت پردہ کرلینا چاہئے اور پردہ اور آڑ کی چیز نہ ملنے پر ریت اور مٹی کا انبار جمع کرکے اس سے پردہ کرنا چاہئے

پیشاب پاخانہ کرنے والے کو چاہئے کہ اس سے پہلے پردہ کرلے اور چھپ کر بیٹھے۔

حدیث شریف میں آتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

وَمَنْ اَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَتِرْ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ اِلَّا اَنْ يَّجْمَعَ كَثِيْبًا مِّنَ الرَّمْلِ فَلْيَسْتَدْبِرْهُ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِيْ اٰدَمَ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَّا فَلَا حَرَجَ

ابوداؤد ص ۶ ج ۱

جو شخص پاخانہ کو جائے تو اسکو چاہئے کہ پردہ کرلے (یعنی چھپ کر آڑ میں بیٹھے) اور اگر پردہ اور آڑ کی کوئی چیز نہ پائے تو ریت کا تودہ جمع کرے اور اس تودے کو اپنے پیچھے کرلے، کیونکہ شیطان بنی آدم کی شرمگاہ سے کھیلتا ہے، جس نے ایسا کیا اس نے بلاشبہ اچھا کام کیا، اور جس نے ایسا نہ کیا تو کوئی گناہ نہیں کیا۔

ابوداؤد

پیشاب پاخانہ کیوقت پردہ کرنے کی وجہ اور حدیث کا مطلب

مطلب یہ ہے کہ پاخانہ کے لئے ایسی جگہ اور اس طرح بیٹھے کہ بے پردگی نہ ہو، اگر جنگل و بیابان یا کسی کھلی جگہ میں بیٹھنا

پڑے اور وہاں پردے کا کوئی انتظام نہ ہو سکے تو ریت کا تودہ یا مٹی اور ڈھیلوں وغیرہ کا انبار جمع کرے اور اس کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھ جائے، کیونکہ اگر اتنا بھی پردہ نہیں ہوتا تو پھر شیطان شرمگاہ سے کھیلتا ہے، یعنی لوگوں کے دلوں میں برے خیال ڈالتا ہے اور اس بات پر ابھارتا ہے کہ لوگ اس بے پردہ بیٹھے ہوئے شخص کی شرمگاہ کو دیکھیں (پردہ کرنے کی ایک وجہ یہ ہے جو ابھی ذکر کی گئی)

مظاہر حق ص ۳۵۵ مرقاۃ ص ۲۹۱

پردہ کرنے کی دوسری وجہ

دوسری وجہ یہ ہے کہ کھلی جگہ پر پاخانہ کے لئے بیٹھے ہوئے شخص کے پیچھے اگر کوئی آڑ یا پردہ نہ ہو تو ہوا لگے گی اور اس ہوا سے چھینٹیں بدن پر اور کپڑوں پر پڑیں گی جس کی وجہ سے اس کا کپڑا اور بدن ناپاک ہو جائے گا اور یہی شیطان کا مقصد ہے۔ لہٰذا اس طرح کا پردہ اور آڑ کر لینا بہتر ہے۔

مظاہر حق ص ۳۵۵ ج ۱ مرقاۃ ص ۲۹۱

کس موقع پر پردہ نہ کرنا کچھ حرج نہیں؟

کھلی جگہ میں پردہ کر کے بیٹھنا بہتر ہے، ضروری نہیں۔ جیسا کہ حدیث کا لفظ بتلا رہا ہے کہ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ (یعنی جو پردہ نہ کرے تو کچھ حرج نہیں) لیکن خوب اچھی طرح سے سمجھ لینا چاہیئے کہ یہ (جو کہا گیا کہ پردہ کر کے بیٹھنا ضروری نہیں بلکہ بہتر ہے، اور بغیر پردہ کے بیٹھنا کوئی حرج نہیں تو یہ اس وقت ہے) جب کہ معلوم ہو کہ بے پردہ بیٹھنے میں اس کو کوئی دیکھے گا نہیں

تو ایسی صورت میں احتیاطاً پردہ کر لینا بہتر ہے (اور نہ کرنا کوئی گناہ کی بات نہیں)۔ مرقاۃ ص ۲۹۱

قضاءِ حاجت کیوقت کب پردہ کرنا ضروری ہے اور نہ کرنے پر گناہ؟

اگر اس بات کا یقین ہو کہ بے پردہ اور بے آڑ کے بیٹھنے میں اس کو لوگ دیکھیں گے اور لوگوں کی نگاہ اس کی شرمگاہ پر پڑے گی تو ایسی صورت میں پردہ کرنا اور آڑ کر کے بیٹھنا ضروری ہے، اگر پردہ نہیں کرے گا تو گنہ گار ہوگا، لیکن یاد رہے کہ یہ گناہ کی بات بھی اسی وقت ہوگی جب کہ رفع حاجت کا شدید تقاضا نہ ہو۔ منہ ص ۲۹۱

کس حالت میں بے پردہ ہو کر بیٹھ جانا کچھ گناہ نہیں؟

اگر قضاءِ حاجت کا شدید تقاضا ہو اور ریت یا مٹی یا کسی بھی طرح کے پردہ اور آڑ کا انتظام نہ ہو سکتا ہو تو ایسی شدید ضرورت کی صورت میں بے پردہ بیٹھ کر پاخانہ کرنے والے کو کوئی گناہ نہ ہوگا، بلکہ جو لوگ اس طرف دیکھیں گے ان پر گناہ ہوگا۔

مرقاۃ ص ۲۹۱

ریت اور مٹی وغیرہ سے پیٹھ کیطرف پردہ کرنیکی وجہ

اب یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ ریت کے تودہ کو (اور مٹی کے انبار کو) پیٹھ کی طرف کرنے کو کیوں کہا گیا؟ اور آگے کی طرف پردہ کرنے کو کیوں نہیں کہا گیا؟ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ آگے کا ستر کرتے کے دامن (اور لنگی) وغیرہ سے بھی چھپایا جا سکتا ہے اور پیچھے کا ستر دامن وغیرہ سے چھپانا مشکل ہے۔

مرقاۃ صـ ۲۹۱ ج ۱

ٹیلے یا درخت کی آڑ میں قضاء حاجت کرنا پسندیدہ ہے

پیشاب پاخانہ کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی ٹیلے یا کھجور کے درخت کی آڑ لینا زیادہ پسند فرماتے تھے

ابن ماجہ صـ ۲۹

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قضاء حاجت کے وقت دو درختوں کا واقعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے بموجب آپ کے قضاء حاجت کے وقت دو درختوں کے اکٹھا ہونے اور پھر دونوں کے الگ ہو جانے کا واقعہ حدیث کی کتابوں میں اس طرح لکھا ہے کہ حضرت مُرّہؓ فرماتے ہیں کہ ایک سفر کے دوران میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، آپ نے قضاء حاجت کے واسطے جانے

کا ارادہ ظاہر کیا تو مجھ سے فرمایا ان دو درختوں کو بلاؤ (وہ دونوں کھجور کے چھوٹے درخت تھے) میں ان (درختوں) کے پاس گیا اور ان سے کہا تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیتے ہیں کہ تم دونوں ایک جگہ جمع ہو جاؤ وہ دونوں جمع ہو گئے، آپ نے ان کے ذریعہ پردہ فرمایا، جب آپ حاجت سے فارغ ہوئے تو مجھ سے فرمایا جاؤ ان دونوں سے کہو کہ اپنی جگہ پر لوٹ جائیں، میں نے ان سے جاکر کہا، وہ اپنی جگہ واپس چلے گئے۔ ابن ماجہ ص ۲۹

قضاء حاجت کیوقت پردہ کرنیوالے پر طنز کرنیوالا عذاب کا مستحق ہے

پیشاب پاخانہ کے وقت پردہ کا خاص اہتمام کرنے والا شرعاً قابل تعریف ہے، اور پردہ کرنیوالے پر طنز کرنیوالا قابل ملامت اور مستحق عذاب ہے۔

حدیث میں آتا ہے حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہ رضؓ بیان فرماتے ہیں کہ (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ میں سپر لینی ڈھال لئے ہوئے ہمارے درمیان تشریف لائے اور (ایک طرف کو جاکر) اس سپر کو (اپنے سامنے) رکھا اور پھر اس کی طرف بیٹھ گئے اور پیشاب کرنے لگے (یہ دیکھ کر) مشرکین میں کا ایک شخص کہنے لگا کہ ذرا ان صاحب کو دیکھو اس طرح پیشاب کر رہے ہیں جیسے کوئی عورت پیشاب کرتی ہو۔

اس بات کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سنا چنانچہ (پیشاب سے فارغ ہو کر) فرمایا، تجھ پر افسوس، کیا تجھے معلوم نہیں کہ بنی اسرائیل میں کے ایک آدمی کو (محض اسوجہ سے کہ اس نے ایک اچھی بات سے روکا تھا) کیا آفت پہونچی؟ ان "بنی اسرائیل" کے یہاں یہ تھا کہ جب ان (میں سے کسی کے جسم یا کپڑے) پر پیشاب پڑ جاتا تو اس کو قینچی سے کاٹ ڈالنے کا حکم تھا اس لئے وہ اسے کاٹ ڈالتے تھے، چنانچہ ان کے اس آدمی نے ان کو اس سے منع کیا تو وہ اپنی قبر میں مبتلاء عذاب ہوا۔ ابن ماجہ صہ ۲۹

بنی اسرائیل میں نجاست کے زائل کرنیکا طریقہ

بنی اسرائیل کی شریعت میں یہ تھا کہ نجاست اگر بدن کو لگ جاتی تو بدن کے اس حصہ کو چھیل ڈالتے تھے، اور اگر کپڑے کو لگتی تو کپڑے کے اس حصہ کو کاٹ کر الگ کر دیا جاتا، یہ بات ایک شرعی حکم کے طور پر اگرچہ بنی اسرائیل میں نافذ و جاری تھی اور اس کو وہ لوگ بہرحال پسند کرتے تھے، لیکن اس میں شک نہیں کہ یہ حکم نہایت سخت ہی نہیں بلکہ بظاہر خلاف عقل بھی معلوم ہوتا تھا، کیونکہ اس صورت میں جان و مال کا نقصان یقیناً لازم آتا تھا۔

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص کو جب محض اس وجہ سے عذاب قبر میں مبتلا کیا گیا کہ اس نے اپنے لوگوں کو اس حکم پر عمل کرنے سے روک

دیا تھا باوجودیکہ وہ حکم نہایت سخت اور بظاہر خلافِ عقل تھا۔ تو پیشاب پاخانہ کے وقت ازراہِ شرم وحیا پردہ کا خاص اہتمام کرنے والے پر طنز کرنا اور کسی کو اس اچھے کام سے روکنا تو بدرجۂ اولیٰ عذاب کا باعث ہے، کیونکہ اپنے ستر کو دوسروں کی نظروں سے چھپانا اور شرم وحیا کرنا نہ صرف شریعت کا حکم ہے بلکہ عقل و دانائی کا تقاضہ بھی ہے، اور دونوں اعتبار سے ایک اچھا کام بھی ہے۔ مظاہر حق ص۳۷ ج۱

پیشاب پاخانہ اور ہمبستری کیوقت بلاضرورت بولنا مکروہ ہے اور ضرورت کے موقع پر جائز ہے

پیشاب پاخانہ کے وقت بلاضرورت

بات چیت کرنا اور بولنا (جائز نہیں ہے) اور مکروہ ہے، اور ایسے ہی بیوی سے ہمبستری کیوقت بھی بولنا مکروہ ہے، ہاں اگر کوئی شدید ضرورت پیش آجائے مثلاً اگر پاخانہ کرنے والے کو اس بات کا اندیشہ ہو کہ اگر ہم نہیں بولیں گے تو وہ نابینا آدمی گڈھے میں گر جائے گا، یا فلاں آدمی کو بول کر آگاہ نہ کریں گے تو فلاں جانور اس کو اذیت پہنچا دے گا، اور اس قسم کی جونسی بھی صورتیں ہوں کہ جن میں نہ بولنے پر نقصان یا ہلاکت کا اندیشہ ہو تو ایسی مجبوری اور ضرورت کے موقع پر بولنا کچھ حرج نہیں "بلکہ ایسے موقع پر بول کر بچانا ضروری ہے"

کمافی الطحاوی ص۳۱

والشامی ص۳۱۰ ، والفقہ ص۹۷

پیشاب پاخانہ کیوقت بلاضرورت کھنکھارنا بھی مکروہ ہے

پیشاب پاخانہ کے وقت جیسے بلاضرورت بولنا مکروہ ہے ایسے ہی بلاضرورت کھنکھارنا بھی مکروہ ہے، ہاں اگر ضرورت پیش آجائے تو کھنکھار سکتا ہے، مثلاً اگر پاخانہ کرنیوالا بیت الخلاء کے اندر کسی دوسرے کے چلے آنیکا اندیشہ محسوس کرے تو ایسی حالت میں اس داخل ہونیوالے آدمی کو آگاہ کرنے کیلئے کھنکھار لینا جائز ہے۔ کمافی الشامی ص۳۱۰ ج-۱

بیت الخلاء میں بدرجۂ مجبوری وضو کے وقت بسم اللہ وغیرہ پڑھ سکتا ہے یا نہیں

بیت الخلاء میں جب بولنا مکروہ ہے تو اگر کوئی شخص کسی عذر کی بناء پر بیت الخلاء میں وضو کرنا چاہے تو کیا سنت وضو کے رعایت کرتے ہوئے بسم اللہ اور دیگر دعائیں وضو کی پڑھ سکتا ہے؟ یا (بیت الخلاء جیسی گندی) جگہ کا اعتبار کر کے بسم اللہ اور دعائیں وغیرہ پڑھنا چھوڑ دے گا؟

تو اس سلسلے میں شامی کی عبارت سے پتہ چلتا ہے کہ مقام (یعنی گندی جگہ) کا اعتبار کرتے ہوئے بسم اللہ اور دعائیں نہیں پڑھنا چاہئے۔

کیونکہ امر پر نہی کو ترجیح دیجاتی ہے۔

شامی ص۳۱۰

ج ، ۱

پیشاب پاخانہ کیواسطے ایک دوسرے کے سامنے برہنہ اور بے حجاب ہوکر بیٹھنا حرام ہے

مردوں اور عورتوں دونوں کیلئے

حرام ہے کہ آپس میں اس طرح بے حجاب ہوکر پاخانہ کیلئے بیٹھیں کہ ایک کی شرمگاہ کو دوسرا دیکھے، اور ایسی حالت میں ایک دوسرے سے بات چیت کرنا مکروہ ہے، اور یہ دونوں باتیں (یعنی ایک کا دوسرے کے سامنے بے حجاب ہوکر پاخانہ کرنا اور باتیں کرنا) بری ہیں، اور اللہ رب العزت کے غضب وغصہ کو بھڑکانے والی ہیں۔ من المرقاۃ ص۲۹۲-۹۴

عورتوں کی ایک بُری عادت اور اُسپر تنبیہ

بعض قسم کی عورتیں اس

معاملہ میں نہایت بے احتیاطی کرتی ہیں اور ایک دوسرے کے سامنے برہنہ اور ننگی ہوکر پیشاب پاخانہ کیلئے بیٹھنے کو معیوب ہی نہیں سمجھتیں، اور ایسی پیشاب پاخانہ کی حالت میں آپس میں باتیں کرتی رہتی ہیں، کاش! ان عورتوں کو اس حدیث کے پڑھنے اور اُس پر غور کرنے کی توفیق نصیب ہوتی جس میں آتا ہے کہ

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَخْرُجُ الرَّجُلَانِ یَضْرِبَانِ الْغَائِطَ کَاشِفَیْنِ عَنْ عَوْرَتِہِمَا یَتَحَدَّثَانِ فَاِنَّ اللّٰہَ

حضرت ابوسعید خدری رضؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دو آدمی پاخانہ کرنے کیلئے اسطرح نہ نکلیں کہ وہ دونوں (ایک دوسرے

عَزَّوَجَلَّ یَمْقُتُ عَلٰی ذَالِکَ ۔ ابوداؤد ص۳

کے سامنے) ستر کو کھولے رہیں اور (ایک دوسرے سے) باتیں کرتے رہیں، کیونکہ (ایسا کرنے سے اور) اس (کام) سے اللہ تعالیٰ غصہ ہوتا ہے۔

اس حدیث کے پیش نظر عورتوں کو چاہیئے کہ اپنی بری عادتوں سے باز آئیں اور ایک دوسرے کے سامنے ننگی ہوکر پاخانہ نہ کریں، اور ایسے ہی ان کو چاہیئے کہ پاخانہ کرتے وقت اپنا منہ بند کئے رہیں، جب تک پیشاب پاخانہ کیلئے بیٹھی رہیں کچھ نہ بولیں، ہاں اگر سانپ بچھو اور باولا کتا یا کوئی تکلیف پہونچانیوالا جانور یا انسان نظر پڑجائے تو ان سب کی تکلیفوں سے بچنے کیلئے بول سکتی ہیں، بلاضرورت پیشاب پاخانہ کے وقت بولنا نہ مردوں کے لئے جائز ہے اور نہ عورتوں کے لئے۔ بلکہ مکروہ ہے۔

من الشامی ص۳۱۸ وغیرہ

پیشاب پاخانہ اور ہمبستری کیلئے شرمگاہ کا کھولنا جائز ہے

پیشاب پاخانہ کے واسطے شرمگاہ کا کھولنا جائز ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آتا ہے حضرت (عبداللہ) ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم برہنہ (یعنی ننگا) ہونے سے پرہیز کرو (اگرچہ تنہائی کیوں نہ ہو) کیونکہ پاخانہ اور اپنی بیوی سے مجامعت کے اوقات کے علاوہ تمہارے ساتھ ہر وقت وہ (فرشتے) ہوتے ہیں (جو تمہاری

نگہبانی اور حفاظت اور تمہارے اعمال لکھنے پر مامور ہیں) لہذا تم ان سے (فرشتوں) سے حیا کرو اور انکی تعظیم کرو۔ مشکوٰۃ ص ۲۶۹ ج ۲

اس حدیث میں پاخانہ اور بیوی سے مجامعت کے اوقات کا استثنا کیا گیا جس کے اشارے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ان دونوں وقتوں میں یعنی پیشاب پاخانہ اور ہمبستری کے وقت میں شرمگاہ کا کھولنا جائز ہے، اور اس کی وجہ بھی معلوم ہو گئی کہ چونکہ ان دونوں وقتوں میں فرشتے ہٹ جاتے ہیں، اور فرشتوں کی تعظیم اور ان سے حیا کرنے ہی کی وجہ سے شرمگاہ کا کھولنا ناجائز تھا۔ لیکن جماع کیلئے مادرزاد ننگا ہونے سے بچنا چاہیئے، کیونکہ اللہ کی نظر سے اوجھل کوئی چیز نہیں ہے۔

شامی میں لکھا ہے کہ شرمگاہ کا کھولنا پاخانہ کیلئے اس لئے جائز ہے کہ پاخانہ کرنا ایک طبعی چیز ہے اور ضروری ہے اور اسکے بغیر چارہ کار نہیں (لیکن یاد رہے یہ اس وقت ہے جبکہ کوئی ایسی پردہ کی چیز نہ پائے جس سے وہ پردہ کر سکے، اور اگر پردہ کی چیز موجود ہو تو بغیر پردہ کئے بیٹھنا حرام ہے اور پردہ کی چیز نہ ملنے پر مجبوراً شرمگاہ کا کھولنا پیشاب پاخانہ کے واسطے جائز ہے۔) شامی ص ۳۱۳ ج ۱

جماع کیواسطے بیوی کے ننگا ہونیکا مسئلہ

چونکہ شرمگاہ کا کھولنا بلا ضرورت حرام ہے، لیکن بعض ضرورت کے موقع پر جائز ہو جاتا ہے، جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا، تو اسی طرح بیوی سے ہمبستری

کے وقت شرمگاہ کے کھولنے کا مسئلہ اس موقع پر کتابوں میں لکھا ہے کہ جماع (یعنی ہمبستری) کے لئے بیوی کا ننگا ہونا جائز ہے۔ (مگر اچھا نہیں ہے، بلکہ پردہ کر لینا چاہئے) لیکن یہ اس وقت ہے جبکہ کمرہ چھوٹا ہو مثلاً پانچ، دس ہاتھ کے بقدر (لمبا) ہو۔ شرح منیہ ص۵۰

شوہر اور بیوی میں سے ہر ایک دوسرے کی شرمگاہ کو نہ دیکھیں

مذکورہ مسئلہ سے معلوم ہوا کہ شوہر، بیوی کی شرمگاہ کو دیکھ سکتا ہے اور بیوی، شوہر کی شرمگاہ کو دیکھ سکتی ہے۔ لیکن آداب زندگی اور شرم وحیا کا انتہائی درجہ یہ ہے کہ شوہر اور بیوی بھی آپس میں ایک دوسرے کا ستر نہ دیکھیں۔ مظاہر حق ص۳۰ ج۴

حدیث شریف میں آتا ہے

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ مَا نَظَرْتُ أَوْ مَا رَأَيْتُ فَرْجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ

ابن ماجہ ص۱۳۹

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ستر کی طرف کبھی نظر نہیں اٹھائی، یا یہ فرمایا کہ (میں نے آپ کا ستر) کبھی نہیں دیکھا۔

اور ایک روایت میں یہ آتا ہے کہ

نہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ستر کبھی دیکھا اور نہ کبھی میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ستر دیکھا۔

اور طحطاوی میں ہے کہ بہتر یہ ہے کہ شوہر اور

بیوی میں سے کوئی دوسرے کی شرمگاہ کو نہ دیکھیں۔ طحطاوی ص۳۰

جماع کے وقت پردہ کرلینا چاہیئے

ایک حدیث میں آتا ہے۔

عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السَّلَمِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمْ اَھْلَہٗ فَلْیَسْتَتِرْ وَلَا یَتَجَرَّدْ تَجَرُّدَ الْعَیْرَیْنِ ابن ماجہ ص۱۳۹

حضرت عتبہ بن سلمیؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جو کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے تو پردہ کرلے، اور گدھوں کی طرح مشغول نہ ہو جائے۔

مذکورہ بالا حدیثوں سے معلوم ہوا کہ شوہر اور بیوی کو آپس میں ننگا نہیں ہونا چاہیئے، اور اگر ہمبستر ہونے کا ارادہ ہو تو پردہ کر کے ہمبستر ہونا چاہیئے۔

جماع کے وقت اللہ کا ذکر کرنیکا مسئلہ

شرح سنۃ میں لکھا ہے کہ ہمبستری کے وقت زبان سے اللہ کا ذکر نہ کرے بلکہ اپنے جی میں کرے۔ مرقاۃ ص۲۹۴

گھر کے اندر کسی برتن میں پیشاب کرنا درست ہے

رات کے وقت کسی مجبوری کیوجہ سے اگر کسی برتن میں پیشاب کرلیا جائے تو جائز ہے۔

حدیث شریف میں

آتا ہے۔

عَنْ اُمَیْمَۃَ بِنْتِ رُقَیْقَۃَ قَالَتْ کَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِّنْ عِیْدَانٍ تَحْتَ سَرِیْرِہٖ یَبُوْلُ فِیْہِ بِاللَّیْلِ

رواہ ابوداؤد والنسائی (مشکوٰۃ ص۴۳)

حضرت امیمہ بنت رقیقہؓ بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں لکڑی کا ایک پیالہ تھا جو آپ کے پلنگ کے تلے رہتا تھا، اس میں رات کے وقت آپ پیشاب کیا کرتے تھے۔

یعنی سردی کے موسم میں یا کسی اور وجہ سے رات کو اٹھ کر باہر نکلنا چونکہ پریشانی کا باعث ہوتا تھا، اس لئے رات کیوقت آپؐ لکڑی کے اس پیالہ میں پیشاب کر لیتے تھے جو اسی کام کیلئے آپؐ کے پلنگ کے نیچے رکھا رہتا تھا، پس آپؐ کا یہ عمل بھی دراصل امت کو یہ بتانے کیلئے تھا کہ اگر ایسا کر لیا جائے تو نہ صرف یہ کہ سردی کے موسم میں یا کسی اور پریشانی کی صورت میں آسانی اور راحت مل جائیگی بلکہ رات کے وقت بیت الخلاء میں جانا بھی نہیں پڑے گا جو (بیت الخلاء) کہ جنات وشیاطین کا اڈہ ہے اور ان (جنات وشیاطین) کی ضرر رسانی دن کی بہ نسبت رات میں زیادہ ہوتی ہے، درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت پر بے حد شفیق ومہربان تھے، چنانچہ دینی احکام ومسائل میں جتنی بھی آسانی اور راحت ہو سکتی تھی اس کو آپؐ ضرور ظاہر فرما دیتے تھے۔

من المرقاۃ

ص ۲۹۵

ایک صحابی کا حضورؐ کے پیشاب کو پی لینے سے خوشبو کا نکلنا

منقول ہے کہ ایک دن ایک صاحب نے نادانستگی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیشاب اس پیالے میں سے پی لیا تھا، اس (پینے) کا اثر یہ ہوا کہ وہ صاحب جب تک زندہ رہے ان کے بدن میں سے خوشبو آتی رہی، بلکہ ان کے بعد کئی نسلوں تک ان کی اولاد کے بدن میں سے بھی اس خوشبو کے آنے کا سلسلہ جاری رہا۔ مظاہر حق ص ۳۶۴، ۳۶۵ ج ۱

نماز والے کپڑے میں بیت الخلاء جانیکا مسئلہ

مراقی الفلاح میں لکھا ہے کہ جس کپڑے میں نماز پڑھی جائے اس کے علاوہ دوسرے کپڑے میں بیت الخلاء جانا مستحب ہے۔ لیکن علامہ طحطاویؒ لکھتے ہیں کہ محمد بن علی زین العابدینؒ نے بیت الخلاء کے لئے (الگ سے ایک) کپڑے کا تکلف کیا (یعنی بیت الخلاء جاتے تو دوسرا کپڑا پہن لیتے اور بیت الخلاء سے جب واپس آتے تو وہ کپڑا اتار دیتے) پھر ایسا کرنا چھوڑ دیا اور فرمایا کہ جو لوگ مجھ سے اچھے تھے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدینؓ ان لوگوں نے (کبھی) ایسا تکلف نہیں کیا۔ طحطاوی ص ۳۰

قضاء حاجت کرنیکے سلسلے میں ایک اہم ادب

آدمی جب قضاء حاجت کا ارادہ کرے تو کھڑے ہونے کی حالت میں (ابھی) شرمگاہ

نہ کھولے (بلکہ جب زمین سے قریب ہو جائے تب کھولے۔)
مراقی علی الطحطاوی ص ۳۰

عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهٗ حَتّٰى يَدْنُوَ مِنَ الْاَرْضِ ترمذی شریف ص ۲ ج ۱

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب قضاء حاجت کرنا چاہتے تو اپنا کپڑا اسوقت تک نہ اٹھاتے جبتک کہ زمین سے بالکل قریب ہو جاتے

استنجے کے آداب میں سے یہ ہیکہ ضرورت کے بغیر ستر نہ کھولے، اور پیشاب پاخانہ میں ضرورت اس وقت واقع ہوتی ہے جب بیٹھتے وقت آدمی زمین سے بالکل قریب ہوتا ہے، لہذا اس سے پہلے ستر کھول لینا جائز نہیں ہے خواہ گھر کے اندر اور بیت الخلاء میں قضاء حاجت کر رہا ہو یا جنگل اور میدان میں۔ مرقاۃ ص ۲۸۹

زمین سے قریب ہونے وقت کپڑا نجس ہو جانیکا خوف ہو تو ستر کب کھولے؟

کھڑے ہونے کی حالت میں ستر کا نہ کھولنا اور زمین سے قریب ہونے کیوقت کپڑے کا اٹھانا یہ اسوقت ہے جبکہ کپڑے کے نجس ہونے کا خوف نہ ہو اور اگر زمین سے قریب ہونیکے وقت کپڑا اٹھانے سے اس بات کا اندیشہ ہو کہ کپڑا نجس ہو جائے گا تو ایسی صورت میں بقدرِ حاجت کپڑا اٹھانا چاہیے (یعنی جتنی اوپر سے اٹھانے سے کپڑا نجس نہ ہو اتنی اوپر سے اٹھانا چاہیئے۔)
طحطاوی ص ۳۱

قضاءِ حاجت کیوقت اللہ کے ذکر سے اور چھینک آنے پر الحمد للہ کہنے سے منع کیا گیا ہے

بیت الخلاء یا کسی بھی میدان میں قضاءِ حاجت یعنی پیشاب پاخانہ کے وقت اللہ کا ذکر کرنے سے منع کیا گیا ہے، لہذا اگر چھینک آئے تو زبان سے الحمد للہ نہیں کہنا چاہیئے، ہاں اگر اپنے جی میں اور دل ہی دل میں الحمد للہ کہہ لے تو جائز ہے۔ طحطاوی ص۳۱ مرقاۃ ص۲۹۴

چھینکنے والے کا جواب دینا ممنوع ہے

اگر کسی کو چھینک آجائے تو پیشاب پاخانہ کرنیوالا اس چھینکنے والے کا جواب نہ دے۔ "یعنی اسکے جواب میں یَرْحَمُكَ اللّٰہُ نہ کہے" المراقی علی الطحطاوی ص۳۱

اذان کا جواب دینا ہے یا نہیں

اگر مؤذن اذان دے رہا ہو تو قضاءِ حاجت کرنیوالا اس کی اذان کے کلمات کا جواب نہ دے۔ (یعنی مؤذن جب اذان کہتا ہے اور اس کے جواب میں سننے والا بھی اذان کے کلمات کو دہراتا ہے سوائے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے کہ ان دونوں کے جواب میں لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہا جاتا ہے اور سوائے الصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم کے کہ اس کے جواب میں صَدَقْتَ وَ بَرَرْتَ کہا جاتا ہے تو اس طرح پیشاب پاخانہ کی حالت میں مؤذن کی

اذان کے کلمات سن کر دہرانا نہیں چاہیئے۔ المراقی ص ۳۱

پیشاب پاخانہ کرنیوالے سے سلام کرنا اور سلام کرنیوالے کو جواب دینا ہے یا نہیں؟

اگر کوئی شخص پیشاب یا پاخانہ کر رہا ہو تو اس سے سلام نہ کرنا چاہیئے، اور اگر کوئی اس سے سلام کر ہی دے تو اس (پیشاب پاخانہ کرنیوالے) کو چاہیئے کہ اس کا جواب نہ دے (یعنی وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ نہ کہے، البتہ پیشاب پاخانہ سے فارغ ہونے کے بعد جواب دے۔ المراقی ص ۳۱

جیسا کہ حدیث پاک میں آتا ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَبُوْلُ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ فَلَمَّا فَرَغَ ضَرَبَ بِکَفَّیْهِ الْاَرْضَ فَتَیَمَّمَ ثُمَّ رَدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ ابن ماجہ ص ۳۰

حضرت ابوھریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے گذرا اور آپؐ پیشاب فرما رہے تھے، اس نے آپؐ کو سلام کیا۔ آپؐ نے سلام کا جواب نہ دیا، جب آپؐ فارغ ہو گئے تو زمین پر اپنی کف مبارک ماریں اور تیمم فرما کر اسے سلام کا جواب دیا۔

اور ابن ماجہ ہی کی ایک دوسری روایت میں آتا ہے کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے گذرا، آپ پیشاب فرما رہے تھے، اس نے سلام کیا، آپؐ نے

فرمایا۔

إِذَا رَأَيْتَنِي عَلَى مِثْلِ هٰذِهِ الْحَالَةِ	یعنی جب تم مجھے اس جیسی حالت میں دیکھو
فَلَا تُسَلِّمْ عَلَيَّ فَإِنَّكَ إِنْ فَعَلْتَ	تو سلام نہ کیا کرو، کیونکہ اگر تم ایسا کرو گے
ذَالِكَ لَمْ أَرُدَّ عَلَيْكَ، ابن ماجہ ص۳۰	تو میں تمہیں جواب نہ دوں گا۔

قضاءِ حاجت کرنیوالا اپنی شرمگاہ نہ دیکھے

پیشاب پاخانہ کرنے والا اپنی شرمگاہ کو نہ دیکھے، کیونکہ یہ ادب کے خلاف ہے، اور ایسے ہی بہتر یہ ہے کہ شوہر اور بیوی میں سے بھی کوئی ایک دوسرے کی شرمگاہ کو نہ دیکھیں، اور جیسے شرمگاہ کا چھپانا مستحب ہے ایسے ہی اپنے سر کو ڈھانکنا اور اپنی آواز کو پست رکھنا بھی مستحب ہے، طحطاوی والمراقی ص۳۱

حضرت علیؓ کا ایک اہم فرمان

حضرت علیؓ بیان فرماتے ہیں کہ جو آدمی اپنی شرمگاہ کو زیادہ دیکھے گا تو (اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ) اس کے بعد اس آدمی کو نسیان کا مرض پیدا ہوگا۔ طحطاوی ص۳۱

شرمگاہ کو کثرت سے چھونے سے کونسا نقصان ہوتا ہے؟

بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ جو شخص اپنی شرمگاہ کو کثرت سے چھوتا ہے وہ زناکاری اور بدکاری میں مبتلا ہوتا ہے (یعنی اس بات کا اندیشہ ہے کہ شرمگاہ پر کثرت سے ہاتھ

لگانا بدکاری کا کہیں سبب نہ بن جائے۔) طحطاوی ص۳۱

گندگی کیطرف نگاہ ڈالنے کا نقصان

پیشاب پاخانہ کے راستہ سے جو گندگی نکلتی ہے اس کی طرف دیکھنا نہیں چاہئے کیونکہ اس سے بھی نسیان پیدا ہوتا ہے۔ طحطاوی ص۳۱

قضاء حاجت کیوقت تھوکنے کا نقصان

قضاء حاجت کرنے والا پیشاب پاخانہ کے وقت نہ تھوکے کیونکہ اس وقت تھوکنے سے دانت ندد ہوتا ہے۔ طحطاوی ص۳۱

قضاء حاجت کیوقت ناک سُرکنے کا نقصان

قضاء حاجت کے وقت ناک (کو سرک کر اس) سے رینٹ نہیں نکالنا چاہئے، کیونکہ (ناک سرکنے کیوجہ سے) اس کی ناک بدبو سے بھر جائے گی۔ طحطاوی مع المراقی ص۳۱

قضاء حاجت کیوقت بلاضرورت کھنکھارنا منع ہے

پیشاب پاخانہ کیوقت بلاوجہ کھنکھارنے سے بھی منع کیا گیا ہے، ہاں اگر کوئی عذر پیش آجائے۔ مثلاً جس بیت الخلاء میں یہ شخص ہو اس میں کسی کے آجانے کا اندیشہ ہو تو ایسی مجبوری حالت میں اس آدمی کو دفع کرنے کے لئے کھنکھارا

جاسکتا ہے۔ شامی ص۳۱ المراقی علی الطحطاوی ص۳۱

قضاءِ حاجت کیوقت اِدھر اُدھر دیکھنا منع ہے

قضاء حاجت کے وقت اِدھر اُدھر مُڑ مُڑ کر زیادہ دیکھنا نہیں چاہیئے، اس لئے کہ ایسی جگہوں پر شیطان رہتے ہیں، لہذا ایسی چیز جس کی ضرورت نہ ہو نہیں کرنا چاہیئے۔ المراقی علی الطحطاوی ص۳۱

قضاءِ حاجت کیوقت اپنے بدن سے عبث کام منع ہے

پیشاب پاخانہ کے وقت اپنے بدن اور جسم سے کھیل کود یا اور کوئی عبث کام نہیں کرنا چاہیئے۔ المراقی مع ط ص۳۱

قضاءِ حاجت کیوقت آسمان کیطرف نگاہ نہ اٹھانے کی وجہ

قضاء حاجت کے وقت اپنی نگاہ کو آسمان کی طرف اٹھانا نہیں چاہیئے، کیونکہ آسمان (ایسی چیز ہے کہ اس) کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھنا اس (کے اندر) کی نشانیوں میں تفکر اور غور و فکر کرنے کا مقام ہے، اور پیشاب پاخانے کی جگہیں ان نشانیوں میں غور و فکر کرنے کا محل اور مقام نہیں ہیں، لہذا آسمان کی طرف نگاہ نہ اٹھانی چاہیئے۔ المراقی مع الطحطاوی ص۳۱

قضاءِ حاجت کیوقت دیر تک نہ بیٹھنا

پیشاب پاخانہ کرنے والے کو چاہیئے کہ (بلاضرورت) دیر تک بیٹھا نہ رہے۔ المراقی ص ۳۱

قضاءِ حاجت کیوقت دیر تک بیٹھے رہنے کا نقصان حکیم لقمان کی زبان سے

پیشاب پاخانہ کے وقت دیر تک بیٹھے رہنے سے منع کرنیکی وجہ (طبی اعتبار سے) کتابوں میں یہ لکھی ہے جو حکیم لقمان سے منقول ہے۔

حکیم لقمان کا کہنا ہے کہ پیشاب پاخانہ میں دیر تک بیٹھے رہنے سے بواسیر کی بیماری ہوتی ہے اور جگر میں درد ہوتا ہے اور اس کے سوا دوسری وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ چونکہ یہ گندی جگہیں شیطانوں کا اڈہ ہیں، لہذا مستحب یہ ہے کہ وہاں سے نکلنے میں جلدی کیا جائے۔ طحطاوی ص ۳۱

قضاءِ حاجت کیواسطے بیٹھنے کا ایک مفید طریقہ

کتابوں میں لکھا ہے کہ پیشاب پاخانہ کرنیوالے کو چاہیئے کہ اپنے بائیں پیر پر سہارا کر کے (اور بائیں پیر پر زور ڈال کر) بیٹھے، کیونکہ اس طرح سے اجابت آسانی سے ہوتی ہے اور ایسے ہی اپنے دونوں پاؤں (اور رانوں)

کے درمیان کشادگی اور فاصلہ رکھنا چاہیئے۔ المراقی ص ۲۹

اور ابن سعد کے حوالہ سے اسوۃ میں لکھا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کرنے کے لئے اکڑوں بیٹھتے تو رانوں کے درمیان کافی فاصلہ چھوڑتے۔ اسوۃ بحوالہ ابن سعد ص ۲۱۸

قضاء حاجت گھر کے اندر کرنا اور پاؤدان پر بیٹھ کر کرنا درست ہے

قضاء حاجت گھر کے اندر کرنا جائز ہے جیسے کہ میدان اور جنگل میں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں ثابت ہے، آپؐ نے دو اینٹوں پر بھی بیٹھ کر قضاء حاجت فرمایا ہے، اور یہ بخاری شریف میں موجود ہے جس کو حضرت عبد اللہ بن عمرؓ اپنی آنکھوں دیکھا حال واقعہ نقل کرتے ہیں۔

اس حدیث کے پیش نظر بیت الخلاء میں پاؤدان لگوانا جائز ہے۔ اور پاؤدان پر بیٹھ کر قضائے حاجت کرنا بلا کراہت درست ہے۔ الملخص من البخاری ص ۲۶ ج ۱

بیت المقدس کیطرف منہ کر کے قضاء حاجت کرنیکا مسئلہ

اس سے پہلے یہ مسئلہ معلوم ہو چکا ہے کہ خانہ کعبہ کیطرف منہ یا پیٹھ کر کے قضاء حاجت کرنا مکروہ اور ممنوع ہے، تو کیا بیت المقدس کی طرف رخ

کر کے قضائے حاجت کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ تو اس سلسلے میں مسئلہ یہ ہے کہ جائز ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ لیکن اشکال یہ ہوتا ہے کہ کسی موقع پر آپؐ نے بیت المقدس کیطرف رخ کر کے قضائے حاجت کرنیسے منع بھی فرمایا ہے اگر یہ روایت صحیح ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب مسلمانوں کا قبلہ بیت المقدس تھا تو اس وقت اسکی طرف منھ کر کے پیشاب پاخانہ کرنے سے منع فرمایا اور جب قبلہ خانہ کعبہ ہوگیا تو خانہ کعبہ کے استقبال (و استدبار) سے منع فرمایا۔

اور بعض حضرات علماء دین کا کہنا ہے کہ یہ ممانعت اس کے لئے ہے جو مدینہ طیبہ میں رہ کر بیت المقدس کی طرف منھ کر کے پاخانہ کرے کیونکہ اس کی پیٹھ خانہ کعبہ کی طرف ہو جائے گی، اور یہ حرمت خانہ کعبہ کی طرف پیٹھ ہو جانے کی وجہ ہی سے ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ بیت المقدس مدینہ طیبہ سے اتر جانب ہے اور خانہ کعبہ دکھن جانب، اس لئے خانہ کعبہ کی جانب پیٹھ ہو جانے کی وجہ سے بیت المقدس کی طرف منھ کرنے سے منع کیا گیا، یہی وجہ ہیکہ اگر کوئی ایسی جگہ پر ہو کہ بیت المقدس کی طرف منھ کرنے سے خانہ کعبہ کی طرف نہ منھ پڑتا ہو نہ پیٹھ تو جائز ہے۔

(الملخص من احیاء السنن)

قضائے حاجت کے بعد معمولات کے بیان میں

استبراء اور استنجاء اور استنقاء کے درمیان فرق

قضائے حاجت کرنے والا انسان جب پیشاب پاخانہ کرلے تو اس کو آگے پیچھے کی شرمگاہ کو پاک اور صاف کرنے کی ضرورت پڑتی ہے اور اس موقع پر تین طرح کے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔

۱۔ استبراء۔
۲۔ استنجاء۔
۳۔ استنقاء۔

لہذا ضرورت ہے کہ ان تینوں کے درمیان فرق کو بیان کردیا جائے۔

استبراء کی تعریف:۔ پیشاب سے فراغت

کے بعد جو قطرہ پیشاب کا پیشاب کی نالی میں رہ جاتا ہے اس قطرہ کے نکالنے کا نام استبراء ہے۔ اسی طرح پیچھے کی راہ میں باقی رہ جانے والے پاخانہ کے نکالنے کو بھی استبراء کہتے ہیں جب تک کہ ان گندگیوں کے نکل جانے پر اطمینان حاصل نہ ہو جائے۔ من الفقہ ص ۹۳

استنجاء کی تعریف

پیشاب پاخانہ کے بعد گندگی کے مقام کو صاف کرنے کیلئے جو پتھر یا پانی استعمال کرتے ہیں اس کا نام استنجا ہے۔ شامی ص ۳۱۹ طحطاوی ص ۲۴

استنقاء کی تعریف

پیشاب پاخانہ کے بعد گندگی کے مقام کو صاف کرنے کیلئے پتھر یا پانی استعمال کرنے کے وقت مقام کو رگڑنے اور ملنے کا نام استنقاء ہے، اور پتھر یا انگلیوں سے ملنے کی وجہ یہ ہے کہ گندگی کی بدبو چلی جائے۔ شامی ص ۳۱۹ طحطاوی ص ۲۴

استنجاء کی کتنی صورتیں ہیں؟

استنجاء کی پانچ صورتیں ہیں دو واجب، تیسری صورت سنت، چوتھی مستحب، پانچویں بدعت۔ شامی ص ۳۱۰

استنجاء کے واجب ہونے کی پہلی صورت

جنابت اور حیض اور نفاس سے غسل کرنے کے وقت مخرج (یعنی پیشاب پاخانہ کے راستے) کی نجاست کا دھونا واجب اور فرض ہے، چاہے وہ نجاست تھوڑی ہی کیوں نہ ہو، تاکہ نجاست اس کے بدن پر نہ پھیلے اور تاکہ حدث کی وجہ سے اسکے غسل کی فرضیت ساقط ہو جائے۔ شامی ص ۳۱۰ مراقی ص ۲۵

استنجاء کے واجب ہونے کی دوسری صورت

نجاست اگر پیشاب پاخانہ کے راستے سے نکل کر تجاوز کر جائے اور درہم (یعنی روپیہ کے سکہ یا ہتھیلی کے گہراؤ) سے زیادہ پھیلے یا کم، امام محمدؒ کے نزدیک اس مقام کا پانی سے (یا پانی جیسی کسی پاک چیز سے) دھونا واجب ہے، کیونکہ جو نجاست پیچھے کی راہ میں ہے وہ اور جو پھیلی ہوئی ہے وہ دونوں مل کر درہم کی مقدار سے زیادہ ہو جائے گی۔

اور امام ابوحنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک گندگی کے مقام کا پانی سے دھونا اس وقت واجب اور فرض ہے جبکہ وہ نجاست مخرج سے نکل کر درہم کی مقدار یا اس سے بھی آگے بڑھ کر پھیل جائے۔ شامی ص ۳۱۱ ج ۱، طحطاوی ص ۲۵، شرح منیہ ص ۲۸

درہم کا وزن اور اس کا محل

اس جگہ درہم کا لفظ آگیا اسلئے اس کو بھی سمجھ لیا جائے کہ درہم چاندی کے سکے کو کہتے ہیں، اور ایک درہم بیس قیراط کا ہوتا ہے اور ایک قیراط کا وزن پانچ جَو کے برابر ہوتا ہے، اس حساب سے ایک درہم کا وزن سو جَو کے وزن کے برابر ہوگا۔ اگر پاخانہ یا کوئی نجاست مجسم ہو تو درہم کا اعتبار ہوگا، اور اگر کوئی نجاست یا پاخانہ پتلا اور بہتا ہوا ہو تو ہتھیلی کے گہراؤ کا اعتبار ہوگا۔ من المراقی ص ۲۵ والفقہ ص ۹

مذکورہ اختلافی مسئلہ پر عمل کرنے کی صورت

شیخین

(یعنی امام ابوحنیفہؒ اور امام ابویوسفؒ) اور امام محمدؒ کے اس اختلافی مسئلہ پر عمل کرنے کی صورت یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایسی جگہ پر ہو جہاں پانی کی کثرت ہے اور پانی کا استعمال دشوار نہیں ہے تو احتیاط اور صفائی اور ستھرائی کا تقاضا یہ ہے کہ امام محمدؒ کے قول کے مطابق عمل کیا جائے، (یعنی درہم کی مقدار سے کم ہی متجاوز ہونے کی صورت میں پانی سے دھل لیا جائے اور محض پتھر اور ڈھیلہ پر اکتفا نہ کیا جائے۔)

اور اگر پیشاب پاخانہ کرنے والا ایسی جگہ پر ہو جہاں پانی کی قلت اور کمی ہے، جیسے کسی چٹیل میدان اور جنگل میں ہو تو شیخین کے قول کے مطابق عمل کیا جا سکتا ہے (یعنی اگر نجاست درہم کی مقدار یا اس سے زیادہ پھیل جائے تب پانی سے دھلا جائے اور درہم کی مقدار سے کم تجاوز کرنے کی صورت میں پتھر اور ڈھیلہ سے پونچھنے پر اکتفا کیا جا سکتا ہے) کیونکہ پانی کا ملنا دشوار ہے۔ الفقہ ص۹ ج۱

تیسری صورت استنجاء کے سنت ہونے کی

پیشاب پاخانہ کے راستے سے اگر نجاست آگے نہ بڑھے اور اِدھر اُدھر نہ پھیلے (مثلاً پاخانہ اتنا خشک کیا کہ مقام سے اِدھر اُدھر ذرا بھی نہ پھیلا) تو ایسے موقع پر استنجا (یعنی پانی یا پتھر کا استعمال) کرنا سنت ہے اور پانی سے دھونا ضروری نہیں لیکن محض پتھر کے استعمال کے مقابلے میں پانی سے دھونا بہتر ہے (اگرچہ صرف پتھر سے پونچھ لینا جائز ہے) اور اگر کوئی پتھر سے بھی پونچھے اور پانی سے بھی دھوئے تو یہ سب سے افضل ہے، اور ایسا شخص قابل مدح

ہے، اور اللہ کے نزدیک اس کا یہ عمل بڑا محبوب ہے۔

چنانچہ حدیث کی کتابوں میں آتا ہے کہ جب یہ آیت فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ (نازل ہوئی) جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اس (قباء) میں ایسے لوگ ہیں جو خوب پاک ہونے کو پسند کرتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ خوب پاک ہونیوالوں کو پسند کرتا ہے۔

(یہ آیت اہل قباء کے بارے میں نازل ہوئی) تو اس آیت کے نازل ہونے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ اے اہل قباء تم لوگوں کی اللہ تعالیٰ نے بڑی تعریف فرمائی ہے، پاخانہ کے وقت کیا کرتے ہو؟ ان لوگوں نے کہا کہ ہم لوگ پاخانہ کے بعد پتھر استعمال کرتے ہیں اور پتھر کے بعد پانی استعمال کرتے ہیں (تو آپؐ نے فرمایا کہ بس یہی وجہ ہے تعریف کی لہذا اس کو لازم پکڑے رہو)

شامی ص ۳۱۳ ج ۱ مشکوٰۃ ص ۴۴

چوتھی صورت استنجاء کے مستحب ہونے کی

اگر کوئی شخص صرف پیشاب کرے اور پاخانہ نہ کرے تو اسکے لئے استنجاء مستحب ہے لہذا اپنے آگے کی شرمگاہ کو (صرف) دھلے گا، اور یہ دھلنا مستحب ہے لیکن اگر پیشاب اپنی جگہ سے پھیل جائے تو اب پانی سے دھونا واجب ہے،

شامی ص ۳۱۱ فقہ ص ۹۱

پانچویں صورت استنجاء کے بدعت ہونے کی

اگر کسی کو ہوا کا خروج

ہوجائے تو ایسے موقع پر استنجاء کرنا بدعت ہے، شامی ص ۳۱۱ فقہ ص ۹۱

کیا استبراء کا کوئی خاص طریقہ ہے؟

استبراء (یعنی پیشاب کے قطرے کے نکالنے) کا کوئی مخصوص طریقہ نہیں ہے، بلکہ لوگوں کے عادات پر ہے جیسی جس کی عادت ہو اپنی عادت کے مطابق استبراء کر لے گا۔ چاہے چل کر، یا کھنکھار کر، یا پاؤں کو زمین پر مار کر، یا پاؤں کو ہلا کر، یا کروٹ لیٹ کر، یا اپنے پیشاب کے بدن کے نچلے حصہ کو آہستہ سے سہلا کر یا جس بھی صورت سے ہو پیشاب کے قطرے کو عضو مخصوص سے نکالنا لازم اور ضروری ہے جب تک کہ پیشاب کے اثر کے ختم ہوجانے کا یقین نہ ہوجائے۔ المراقی علی ط ص ۲۴ شامی ص ۳۱۹ ج ۱

کیا عورتوں پر بھی استبراء ہے؟

یہ استبراء صرف مرد کے لئے ہے، عورتوں پر نہیں ہے، بلکہ عورت پیشاب پاخانہ سے جیسے ہی فارغ ہوجائے تھوڑی دیر رکی رہے گی، پھر اپنی آگے اور پیچھے کی شرمگاہ کو پتھر "یا ڈھیلہ" سے پونچھے گی پھر پانی سے استنجاء کرے گی (یعنی پانی سے دھلے گی۔) شامی ص ۳۱۲، مراقی ص ۲۴

استبراء کئے بغیر فقط پانی یا ڈھیلہ استعمال کرکے وضو میں مشغول ہونیکا مسئلہ

جو آدمی یہ چاہتا ہے کہ (پیشاب پاخانہ کے بعد)

ڈھیلہ یا پانی استعمال کرے تو اس کو چاہیئے کہ پہلے استبراء کرلے، کیونکہ اگر وہ وضو کرنا چاہتا ہے اور اس کو پیشاب کے قطروں کے ٹپکنے کا اندیشہ ہو تو ایسی حالت میں استبراء کئے بغیر فقط ڈھیلہ یا پانی استعمال کرکے وضو کرنا اس کے لئے جائز نہیں ہے، کیونکہ ایسی حالت میں اگر وہ وضو کرے اور اس کے بعد پیشاب کا کوئی قطرہ نکل آئے تو اس کا وضو اس کو نفع نہیں دے گا۔ لہٰذا ایسی حالت میں واجب اور ضروری ہے کہ جو کچھ پیشاب پاخانہ دونوں راستوں میں سے کسی راستے میں اگر باقی رہ گیا ہے تو اس کو جس طرح سے ہو مذکورہ طریقوں میں سے کسی بھی طریقے سے باہر نکال کر ہی اس پیشاب پاخانہ کے مقام کو دھوئے اس کے بعد وضو کرے۔ من الفقہ صہ ۹۳ ج ۱

اگر پاخانہ اسکے مقام پر خشک ہوجائے یا پاخانہ کرکے کھڑا ہوجائے تو کیا حکم ہے؟

اگر کسی نے پاخانہ کیا اور گندگی پاخانہ کے مقام سے درہم کی مقدار میں نہیں پھیلی، بلکہ کم ہی پھیلی، لیکن گندگی اسطرح خشک ہوگئی کہ اسکو پتھر سے زائل نہیں کیا جاسکتا تو اب اس گندگی کو پانی سے دھونا ضروری ہے، صرف پتھر یا ڈھیلہ سے پونچھ لینا کافی نہیں۔ اسی طرح اگر گندگی درہم کے مقدار میں نہیں پھیلی لیکن پاخانہ کرنے کے بعد کھڑا ہوگیا اور کھڑے ہونے سے درہم کی مقدار میں پھیل گئی تو بھی پانی سے دھونا ضروری ہے اگر صرف ڈھیلہ سے پونچھ لیا جائے تو کافی نہ ہوگا۔ شامی صہ ۳۱۱ ج ۱

دونوں راستوں میں سے کسی راستے سے خون یا پیپ یعنی مواد نکلے تو کیا کرے؟

پیشاب پاخانہ کے راستوں سے

اگر پیشاب پاخانہ کے علاوہ کوئی دوسری ناپاک چیز مثلاً خون یا پیپ (یعنی مواد) وغیرہ نکل آئے اور درہم کی مقدار نہ ہو تو یہ بھی پیشاب پاخانہ کی طرح ڈھیلہ سے پونچھ لینے سے پاک ہو جائے گا، لیکن بعض علماءِ دین کا کہنا ہے کہ پانی سے دھونا ضروری ہے، بغیر دُھلے ہوئے محض پونچھ لینے سے پاک نہیں ہوگا۔ شامی ص ۳۱۱ ج ۱

آگے یا پیچھے کی راہ پر باہر سے کوئی نجاست لگ جائے تو کیا کرے؟

اگر آگے یا پیچھے کی شرمگاہ پر باہر سے کوئی نجاست لگ جائے اور درہم کی مقدار نہ ہو تو یہ بھی ڈھیلہ وغیرہ سے پونچھ لینے سے پاک ہو جائے گا، صحیح مسئلہ یہی ہے۔ اگرچہ بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ پانی سے دھونا ضروری ہے۔ شامی ص ۳۱۱ ج ۱

اگر درہم کی مقدار سے کم نجاست کو ڈھیلہ سے پونچھنے کے بعد اس جگہ سے پسینہ بہہ کر کپڑے یا بدن پر زیادہ لگ جائے تو کیا حکم ہے؟

اگر نجاست آگے یا پیچھے کی شرمگاہ پر لگی ہو مگر درہم کی

مقدار نہ ہوا اور اس کو ڈھیلہ یا پتھر وغیرہ سے پونچھ لیا جائے اور پانی سے نہ دُھلا جائے اور پھر شرمگاہ سے پسینہ بہہ کر کپڑے یا بدن پر لگ جائے تو نماز ہو جائے گی اگرچہ وہ پسینہ درہم کی مقدار سے زیادہ لگا ہو، لیکن اگر ایسی حالت میں کوئی شخص قلیل (یعنی تھوڑے) پانی میں بیٹھ جائے تو وہ پانی نجس اور ناپاک ہو جائے گا۔ مراقی علی الطحطاوی ص۲۵ والفقہ ص۹۱

نجاست مخرج سے متجاوز نہ ہو تو استنجاء سنت ہے

اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر نجاست پیشاب پاخانہ کے راستوں میں سے کسی راستے سے نکلے اور اِدھر اُدھر ذرا بھی نہ لگے جیسا کہ خشک پاخانہ کرتے وقت ذرا بھی اِدھر اُدھر نہیں لگتا تو ایسے موقع پر پانی سے دھونا ضروری نہیں اور نہ پتھر سے پونچھنا ہی ضروری ہے، البتہ ان دو کاموں میں سے کوئی ایک کام کر لینا سنت موکدہ ہے، اور اگر دونوں چھوڑ دیا تو مکروہ ہوگا۔

من نور الایضاح ص۲۷ والفقہ ص۹۰

نجاست مخرج سے تجاوز کر جائے تو کیا کرے؟

اگر نجاست ان مخصوص راستوں سے نکل کر اِدھر اُدھر لگ گئی تو اب پانی (یا پانی جیسی کوئی پاک بہنے والی چیز مثلاً گلاب کے پانی وغیرہ) سے دھونا ضروری ہے محض پتھر یا ڈھیلہ سے پونچھ لینا کافی نہ ہوگا۔ من الہدایہ ص۶۲ ج۱

لیکن یاد رہے یہ مسئلہ امام محمدؒ کے قول کے مطابق

ہے کیونکہ اَلْفِقْہُ عَلَی الْمَذَاھِبِ الْاَرْبَعَۃِ میں لکھا ہے۔
کہ فَمُحَمَّدٌ یَقُوْلُ یَجِبُ غَسْلُہٗ فِی ھٰذِہِ الْحَالَۃِ بِالْمَاءِ وَ اِنْ لَّمْ یَبْلُغِ الدِّرْھَمَ۔ وَالصَّاحِبَانِ یَقُوْلَانِ لَا یَجِبُ الْمَاءُ اِلَّا اِذَا زَادَ الْمُتَجَاوِزُ عَنِ الدِّرْھَمِ۔

یعنی امام محمدؒ کے نزدیک اس حالت میں پانی سے دھونا واجب ہو جاتا ہے اگرچہ متجاوز نجاست درہم کی مقدار کو نہ پہونچے اور امام ابوحنیفہؒ اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک پانی سے دھونا اسوقت ضروری ہوتا ہے جبکہ متجاوز نجاست مقدار درہم سے بھی زیادہ ہو جائے ۱۲

اور شرح منیہ میں ہے کہ وَاِنْ کَانَ قَدْرَ الدِّرْھَمِ فَغَسْلُہٗ وَاجِبٌ ..... وَھٰذَا عِنْدَھُمَا (یعنی شیخینؒ کے نزدیک متجاوز نجاست اگر درہم کی مقدار ہو جائے تو اس کا دھونا ضروری ہے)

نجاست اگر تجاوز کر جائے درہم سے کم یا درہم کے برابر

اب یہ دیکھا جائے گا کہ وہ نجاست جو مخصوص راستوں سے نکل کر اِدھر اُدھر لگ کر پھیل گئی ہے وہ کتنی مقدار میں پھیلی ہے؟ یا تو درہم (یعنی ہتھیلی کے گہراؤ یا روپیہ کے سکہ) کے برابر پھیلی ہو گی یا اس سے کم مقدار میں پھیلی ہو گی، ان دونوں صورتوں میں ان مخصوص جگہوں کو پانی سے دھونا واجب ہے، محض پتھر سے پونچھ لینے سے پاک نہ ہو گا یہ مسئلہ امام محمدؒ کے نزدیک ہے اور اسی میں احتیاط ہے۔

من الفقہ ج ۱ و شرح منیہ صـ ۲۸

اور امام ابوحنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک پانی سے دھونا اس وقت واجب ہے جبکہ مخرج کی نجاست کے ماسوا محض پھیلنے والی نجاست ایک درہم کے برابر ہو جائے، اسی مسئلہ کو صحیح قرار دیا گیا ہے۔ طحطاوی ص۲۵

نجاست اگر درہم کی مقدار سے بھی بڑھ جائے تو کیا حکم ہے؟

اگر وہ نجاست مخصوص راستوں سے نکل کر مخرج کی نجاست کے علاوہ درہم کے مقدار سے زیادہ میں اِدھر اُدھر پھیل گئی ہو تو اب اس مقام کا پانی سے دھونا فرض ہے محض پتھر یا ڈھیلے سے پونچھ لینے سے پاکی حاصل نہیں ہو سکتی، امام ابوحنیفہ اور ان کے شاگرد امام ابو یوسفؒ اسی کے قائل ہیں۔ من الفقہ ص۹۰ اور امام محمدؒ کے نزدیک مخرج کے نجاست سمیت ایک درہم سے زیادہ پھیلنے پر ہی پانی سے دھونا فرض ہو جاتا ہے۔ طحطاوی ص۲۵

پانی سے دھونے کی تفصیل مختصر لفظوں میں

شرح منیہ میں لکھا ہے کہ اگر نجاست مخرج سے پھیلی نہ ہو تو پانی سے دھونا ادب (یعنی مستحب) ہے اور اگر مخرج سے پھیل جائے مگر ایک درہم کی مقدار سے کم پھیلے تو پانی سے دھونا سنت ہے، اور اگر ایک درہم کے برابر ہو جائے تو پانی سے

دھونا واجب ہے، اور اگر پھیل کر ایک درہم سے زیادہ ہو جائے تو پانچ سے دھونا فرض ہے (شیخینؒ درہم کی مقدار ہونے نہ ہونے میں محض پھیلنے والی نجاست کا اعتبار کرتے ہیں، اور امام محمدؒ مخرج سمیت نجاست کا اعتبار کرتے ہیں۔) من شرح منیہ صـ۲۸

مخرج سے نجاست اگر ایک درہم سے زائد یا ایک درہم کے برابر یا ایک درہم سے کم پھیل جائے اور پانی سے دھوئے بغیر نماز پڑھ لے تو نماز کا کیا حکم ہے؟

اس سلسلے میں نماز کے فاسد ہونے نہ ہونے کا مسئلہ امام ابوحنیفہؒ اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک یہ ہے کہ وہ نجاست جو مقام نجاست سے نکل کر اِدھر اُدھر پھیلی ہوئی ہے اگر وہ ایک درہم سے زیادہ لگی ہو تو اس کو پانی سے دھونا فرض ہے، اگر پانی سے دھوئے بغیر نماز پڑھ لیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور امام محمدؒ کے نزدیک اس سے کم ہی میں فاسد ہو جائے گی، یعنی نماز کے فاسد ہونے کیلئے امام محمدؒ کے نزدیک یہ ضروری نہیں کہ وہ نجاست جو اِدھر اُدھر پھیلی ہوئی ہے تنہا وہ ایک درہم سے زیادہ ہو، بلکہ اگر وہ نجاست جو مقام نجاست میں ہے وہ اور جو اِدھر اُدھر پھیلی ہوئی ہے وہ دونوں نجاستیں مل کر اگر ایک درہم کی مقدار سے زیادہ ہو جائیں اور پانی سے دھوئے بغیر نماز پڑھ لیا تو اتنے ہی سے

نماز فاسد ہو جائے گی، اور مقامِ نجاست کو پانی سے دھونا فرض ہو جائے گا۔

انہیں دونوں اختلاف کے مطابق اگر نجاست ایک درہم سے نہ زائد لگی ہو نہ کم بلکہ ایک درہم کے برابر لگی ہو تو ایسی حالت میں مقامِ نجاست کو پانی سے دھونا واجب ہے، اور اگر پانی سے دھوئے بغیر نماز پڑھ لیا تو نماز مکروہ تحریمی ہو گی۔

اور انہیں دونوں اختلاف کے مطابق اگر نجاست ایک درہم سے کم میں پھیلی ہوئی ہو تو پانی سے دھونا سنت ہے، اور اگر پانی سے دھوئے بغیر نماز پڑھ لیا تو نماز مکروہ تنزیہی ہو گی، اور اگر نجاست پھیلی نہ ہو تو پانی سے دھونا مستحب ہے اور اگر پانی سے دھوئے بغیر فقط ڈھیلے سے پاک کر کے نماز پڑھ لیا تو جائز ہے لیکن اَولَویّت کے خلاف ہے"

از ہدایہ صـ۶۲ والطحطاوی صـ۲۵، ۲۷، ۸۴، شرح منیہ صـ۲۸

پیشاب کا حکم

جو حکم پاخانہ کا ہے وہی حکم پیشاب کا بھی ہے یعنی اگر مقامِ استنجاء سے ایک درہم کی مقدار سے زیادہ میں پیشاب پھیل گیا ہو تو اس کو پانی سے دھونا فرض ہے، محض پتھر یا ڈھیلے سے پونچھ لینا کافی نہیں، اگر بغیر دُھلے ہوئے کسی نے نماز پڑھ لیا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

اور اگر پیشاب درہم کی مقدار کے برابر پھیلا ہو تو اس کو پانی سے دھونا واجب ہے، پانی سے دُھلے بغیر نماز پڑھنے سے نماز مکروہ تحریمی ہو گی۔

اور اگر پیشاب مقام استنجاء سے درہم کی مقدار سے کم پھیلا ہو تو پانی سے دھونا سنت ہے، اور اگر پانی سے دھوئے بغیر نماز پڑھ لیا تو نماز مکروہ تنزیہی ہو گی۔

اور اگر پیشاب پھیلا نہ ہو تو پانی سے دھونا مستحب ہے، اور اگر پانی سے دھوئے بغیر فقط ڈھیلہ سے خشک کر کے نماز پڑھ لیا تو جائز ہے لیکن افضل نہیں ہے۔ از شامی صـ۳۱۳، فقہ صـ۹۰ طحطاوی صـ۲۵، ۲۷، ۸۴ شرح منیہ صـ۲۸

پیشاب کے معاملہ میں احتیاط، حدیث کی رُو سے

بخاری شریف اور مسلم شریف اور دوسری بہت سی کتابوں سے یہ سبق ملتا ہے کہ پیشاب کے معاملہ میں نہایت احتیاط کی ضرورت ہے کیونکہ پیشاب سے پرہیز نہ کرنے پر قبر میں عذاب ہوتا ہے، جیسا کہ اس سے پہلے ہم بتا چکے ہیں ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ یا مکہ کے باغات سے گزرے تو آپؐ نے دو انسانوں کی آواز سنی جن کو قبر میں عذاب ہو رہا تھا اور آپؐ نے لوگوں کو بتایا کہ ایک پیشاب سے پرہیز نہ کرتا تھا اور دوسرا چغلیاں کرتا تھا، اس کے بعد آپؐ نے ایک ہری شاخ منگا کر دو ٹکڑے کر کے دونوں قبروں پر رکھ دیا، اور آپؐ نے فرمایا جب تک یہ ٹہنیاں ہری رہیں گی عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی، بخاری شریف صـ۳۲ ج۱

اس حدیث کے پیش نظر لوگوں کو چاہئے کہ پیشاب کے معاملے میں نہایت احتیاط سے کام لیں اور استنجاء اس طرح کریں

کہ پوری طرح سے پاکی اور صفائی حاصل ہو جائے، اور پیشاب کرتے وقت چھینٹیں جسم اور کپڑے پر نہ پڑنے پائیں۔ چنانچہ علماء نے لکھا ہے کہ پیشاب سے پاکی حاصل نہ کرنا بڑے گناہوں میں سے ہے اور اس کی وجہ سے پڑھی پڑھائی نماز بیکار ہو جاتی ہے۔

پیشاب کے بعد کلوخ لینا چاہئے

واضح رہے کہ بعض لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ کلوخ لینا (یعنی پیشاب کے بعد ڈھیلہ سے پیشاب خشک کرنا) چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صراحۃً ثابت نہیں اس لئے کلوخ لینا ضروری نہیں اور صرف پانی سے استنجاء کر لینا کافی ہے یہ جہالت ہے اور گمراہی کی بات ہے کیونکہ جس کا مزاج قوی ہو وہ تو محض پانی سے استنجاء کر سکتا ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج قوی تھا، اسلئے آپؐ پیشاب کو ڈھیلہ سے خشک نہ کرتے تھے، لیکن جس کا مزاج قوی نہ ہو اور دیر تک قطرہ آتا ہو جیسا کہ اکثر لوگوں کا یہی حال ہے اور پھر بھی ڈھیلہ استعمال نہ کرے تو بعد میں قطرہ آجانے سے یقیناً اس کا کپڑا اور بدن گندا ہو جائیگا لہذا ایسے آدمی کو کلوخ لینا ضروری ہوگا تاکہ بعد میں کوئی قطرہ پیشاب کا نہ آئے۔ مظاہر حق ص ۳۴۹

اور دوسرا جواب یہ دیا جائے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کلوخ لینا ثابت ہے اور یہ کہنا کہ آپ نے کلوخ نہیں لیا ہے غلط ہے، کیونکہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک

مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کیلئے تشریف لے گئے اور مجھ سے تین پتھر لانے کو کہا تو میں نے دو پتھر اور ایک لید آپؐ کی خدمت میں حاضر کیا، تو آپؐ نے لید پھینک دیا اور دو پتھر لے لیا اور فرمایا کہ یہ نجس ہے (ترمذی) اس حدیث میں پانی کا کہیں ذکر نہیں ہے اسلئے صراحۃً نہ سہی مگر کنایۃً اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ نے محض پتھر پہ اکتفا کیا۔

باب

حضرت عمرؓ فاروق کا طریقہ پیشاب کے بعد

اس سلسلے میں سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور مصنف ابن ابی شیبہ میں یہ روایت ہے کہ

اَبُوْ بَکْرٍ عَنْ یَّسَارِ بْنِ نُمَیْرٍؒ کَانَ عُمَرُ اِذَا بَالَ مَسَحَ ذَکَرَہٗ بِحَائِطٍ اَوْ حَجَرٍ لَمْ یَمَسَّہٗ مَآءً۔

ابوبکر یسار بن نمیرؒ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروقؓ جب پیشاب کرتے تو اپنے پیشاب کے بدن کو دیوار یا پتھر پر پھیر لیتے تھے، اس کو پانی لگاتے بھی نہیں تھے۔ مظاہر حق صفحہ ۳۵

کلوخ لینے پر اہلسنّت کا اجماع

اس سے معلوم ہوا کہ پیشاب کے بعد کلوخ (یعنی ڈھیلا) لینا چاہیئے کیونکہ صحابی کا فعل حجت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میرے اور میرے صحابہ مہدیینؓ کے اسوۃ پر چلنا لازم جانو۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ نے

ازالۃ الاخفاء میں لکھا ہے کہ پیشاب کے بعد ڈھیلا لینے کے مسئلہ پر اہلسنت کا اجماع ہے۔ مظاہر حق صفحہ ۳۵ ج ۱

تنبیہ یہ مسئلہ اچھی طرح سے یاد رہنا چاہیئے کہ اگر پیشاب پاخانہ کے مقام سے نجاست نکل کر ادھر اُدھر ذرا بھی نہ پھیلے تو ایسے موقع پر اس سے پہلے بتایا جا چکا ہے کہ ان دونوں مقاموں کو پانی سے دھونا ضروری نہیں اور ہم یہ بھی بتا چکے ہیں کہ ایسے وقت میں صرف ڈھیلہ سے پونچھنے کے مقابلے میں پانی سے دھونا زیادہ بہتر ہے، اور سب سے افضل اور مسنون یہ ہے کہ ڈھیلہ سے پونچھنے کے بعد پانی سے بھی دھو لیا جائے۔

لیکن خیال رہے کہ یہ اختیار اسی وقت تک ہے جب تک کہ اس مخصوص مقام پر پانی نہ پہونچا ہو اور اگر اس مخصوص جگہ پر پانی پہونچ گیا ہو تو اب محض ڈھیلہ سے پونچھ لینا کافی نہ ہوگا، بلکہ اس مقام کا پانی سے دھونا فرض ہو جائے گا کیوں کہ پانی کے لگ جانے سے نجاست پھیل جائے گی اسلئے اب استنجاء کا حکم بدل جائیگا۔ طحطاوی صفحہ ۲۶

جن چیزوں سے استنجا کرنا سنت ہے وہ کس طرح کی ہونی چاہیئے؟

جس چیز سے استنجا کرنا سنت ہے وہ پاک ہونی چاہیئے، اور ایسی چیز ہونی چاہیئے جو گندگی کو صاف کر سکے، کیونکہ صاف ہی کرنا مقصود ہے، اور کھردری نہ ہو جیسے کہ پختہ اینٹ کھردری ہوتی

ہے، کیونکہ اس جیسی کھردری چیز سے استنجا کرنے میں بدن کے کٹ جانے کا اندیشہ ہے، اور بالکل چکنی بھی نہیں ہونی چاہئے جیسے کہ عقیق چکنا ہوتا ہے اور قیمتی بھی نہیں ہونی چاہئے، اور نہ قابل احترام ہی ہونی چاہئے بلکہ ان کے ماسوا ایسی پاک چیز ہو جس سے گندگی کے مقام کی صفائی ہو سکے، جیسے پتھر، مٹی اور مٹی کا ڈھیلا اور پرانا بوسیدہ کپڑے کا چیتھڑا اور بوسیدہ چمڑا اور لکڑی وغیرہ،

طحطاوی و مراقی ص ۲۵ درمختار و شامی ص ۳۱۱ ج ۱

جن چیزوں سے استنجا کرنا مکروہ ہے

جن جن چیزوں سے استنجا کرنا مکروہ ہے ان میں سے چند چیزوں کو ہم بیان کر رہے ہیں، لوگوں کو چاہئے کہ اس کو ذہن میں بٹھالیں۔ (۱) ہڈی سے (۲) آدمی کے کھانے کی چیز سے (۳) جانوروں کے کھانے کی چیز سے (۴) گوبر یا لید اور لیڑی وغیرہ سے (۵) پختہ اینٹ سے (۶) ایسے پتھر سے جس سے ایک بار استنجا کیا جا چکا ہے ہاں اگر اسی پتھر کے دوسرے کونے سے استنجا کر لیا جائے تو کوئی حرج نہیں (۷) ٹھیکری اور چھوٹے چھوٹے کنکڑ سے (۸) کوئلے سے (۹) کانچ سے (۱۰) شیشے سے (۱۱) کچ سے (۱۲) اور کسی بھی قابل حرمت چیز سے مثلاً ریشم کے کپڑے سے (۱۳) روئی سے (۱۴) بلا عذر داہنے ہاتھ سے۔ مراقی ص ۲۸، درمختار ص ۳۱۴ ج ۱

نوٹ

واضح رہے کہ ان چودہ ۱۴ چیزوں سے استنجا کرنا مکروہ ہے مگر یہی چودہ ۱۴ چیزیں محدود نہیں، بلکہ

ان کے سوا اور دوسری چیزوں سے بھی جو متقوم ہوں یا قابل حرمت چیزیں ہوں یا نقصان پہونچانے والی چیزیں ہوں ان تمام سے استنجا کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

استنجاء کردہ پتھر کے دوسرے کنارے سے استنجاء جائز ہے

ایک پتھر سے ایک بار استنجاء کرکے دوبارہ اسی پتھر سے استنجاء کرنا اور مقام نجاست کو زائل کرنا جائز نہیں ہے البتہ اسی پتھر کے دوسرے کنارے سے کہ جس کنارے سے استنجاء نہ کیا ہو اس کنارے سے استنجاء کرنا جائز ہے۔ بحرالرائق صہ ۲۵۵ ج ۱

ایک ہی پتھر سے بار بار پونچھنا دھلنے کے بعد جائز ہے

اگر مقام نجاست کو کسی پتھر سے پونچھا پھر اس کو دھل دیا اور خشک کر دیا پھر اسی پتھر سے گندگی کو پونچھا پھر دھلا اور خشک کر دیا پھر اسی سے پونچھا تو اس طرح سے ایک ہی پتھر سے بار بار پونچھنا جائز ہے۔ کبیری صہ ۲۹

ہڈی، گوبر، کوئلہ سے استنجاء کے منع ہونے کی وجہ

ہڈی اور مینگنی اور لید اور کوئلہ وغیرہ سے استنجاء کرنا اسلئے ممنوع ہے کہ یہ چیزیں جنات

اوران کے چوپاؤں کا توشہ ہیں، چنانچہ صحیح مسلم میں آتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جنوں نے (اپنے لئے) توشے (اور کھانے) کا سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ ہر ایسی ہڈی جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو وہ تم لوگوں کے ہاتھوں میں پڑتے ہی گوشت سے بھر جائے گی، اور ہر مینگنی تمہارے چوپاؤں کیلئے چارہ (یعنی کھانے کی چیز) ہوگی، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے "لوگوں سے" فرمایا کہ تم لوگ ان دونوں سے استنجاء نہ کرو، کیوں کہ یہ (ہڈی اور مینگنی) دونوں تمہارے بھائیوں (جنوں) کا کھانا ہے۔

اور ایک حدیث میں آتا ہے کہ جب جنوں کا وفد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو انہوں نے کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہڈی اور گوبر اور کوئلہ سے استنجاء کرنے سے اپنی امت کو آپ منع فرمادیجئے، کیونکہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ہمارے لئے ان میں رزق بنایا ہے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے (استنجاء کرنے سے) منع فرمادیا۔ شامی صـ ۳۱۲ ج-۱

ہڈی گوبر اور لید وغیرہ سے استنجا کرنیوالے کے لئے وعید حدیث کی رو سے

اس سلسلے میں ایک حدیث آتی ہے۔ حدیث یہ ہے۔

عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍؓ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت رویفع بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رُوَيْفِعُ لَعَلَّ الْحَيَاةَ سَتَطُوْلُ بِكَ بَعْدِيْ فَاَخْبِرِ النَّاسَ اَنَّ مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهٗ اَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا اَوِ اسْتَنْجٰى بِرَجِيْعِ دَابَّةٍ اَوْ عَظْمٍ فَاِنَّ مُحَمَّدًا مِنْهُ بَرِيْءٌ رواہ ابوداؤد مشکوٰۃ ص۴۳

مجھ سے فرمانے لگے کہ رویفع سنو، شاید تمہاری زندگی میرے بعد دراز ہو پس لوگوں کو بتا دینا کہ جس شخص نے اپنی ڈاڑھی میں گرہ دی، یا اس نے تانت کا ہار ڈالا، اور یا اس نے جانور کی نجاست (گوبر اور لید) سے یا ہڈی سے استنجا کیا تو بلاشبہ اس سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بیزار ہیں۔

حدیث مذکور کی تشریح

اس حدیث میں کئی چیزیں سمجھنے کی ہیں، اسلئے مناسب یہ ہے ہر ایک کو الگ الگ سمجھ لیا جائے، پہلی چیز یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت رویفع سے یہ جو فرمایا کہ شاید تمہاری زندگی میرے بعد دراز ہو، اس کا مطلب یہ ہے کہ امید ہے کہ تمہاری حیات ابھی کافی باقی ہے اور تم میرے وصال کے بعد بہت دنوں تک زندہ رہو گے چنانچہ جب تمہیں ایسے لوگوں سے سابقہ پڑے جن کی دینی زندگی میں اضمحلال آگیا ہو جو گناہوں اور بری باتوں کا ارتکاب اور زمانۂ جاہلیت کے رسوم اور رواج کو اختیار کرنے لگے ہوں تو تم ان کو میری طرف سے یہ باتیں پہونچا دینا۔ مرقاۃ ص۲۹ ج۱

ڈاڑھی میں گرہ دینے کا مطلب

ڈاڑھی میں گرہ دینے کے کئی معنی ہیں، اکثر علماء نے تو یہ لکھا ہے کہ کوئی تدبیر کر کے، یا کوشش کر کے مثلاً گرہ دیکر

یا موڑ کر داڑھی کے بالوں کو گھونگھریالا بنانا، پس یہ ممنوع ہے، کیونکہ اس طرح سنت کی مخالفت لازم آتی ہے، اور سنت یہ ہے کہ ڈاڑھی کے سیدھے بالوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے۔

اور بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ دراصل زمانہ جاہلیت میں لوگوں کی عادت یہ تھی کہ لڑائی کے وقت اپنی ڈاڑھی میں گرہ دے لیتے تھے، لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عادت کو ترک کر دینے کا حکم دیا، کیوں کہ اس سے عورتوں (کے بالوں کی چوٹی) کی مشابہت لازم آتی ہے۔

اور بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ عجمی لوگوں میں یہ طریقہ رائج تھا کہ وہ اپنی ڈاڑھی میں گرہ دیتے تھے (جیسا کہ ہمارے ملک میں سکھوں کا یہی طریقہ ہے) چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریقہ کو اختیار کرنے سے منع فرمایا۔ کیوں کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی چیز میں تغیر لازم آتا ہے۔

اور بعض حضرات کہتے ہیں کہ اہل عرب کی عادت تھی کہ جس کے پاس ایک بیوی ہوتی تھی وہ اپنی داڑھی میں ایک گرہ دے لیتا اور جس کے پاس دو بیویاں ہوتیں وہ دو گرہ دے لیتا۔

مرقاۃ صفحہ ۲۹ ج ۱

تانت کا ہار ڈالنے کا مطلب

ایک مطلب یہ ہے کہ یا تو اس سے وہ ڈورا (یعنی تانت) مراد ہے جس میں زمانۂ جاہلیت کے لوگ گنڈے کے

قسم کی چیزیں یا منکے یعنی مالا کے دانے" وغیرہ پرو کر اور باندھ کر اپنے بچوں اور گھوڑوں کے گلے میں ڈال دیتے تھے، اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ اس کی وجہ سے نظرِ بد کا دفعیہ ہوگا اور تمام آفات وحادثات سے حفاظت حاصل رہے گی۔

اور بعض حضرات نے یہ لکھا ہے کہ اس ڈورے میں گھنٹی یا گھونگھرو باندھ کر گلے میں لٹکاتے تھے، اور یا یہ معنی ہیں کہ اس (جاہلیت کے) زمانہ میں کمان کے چلّے گھوڑوں کے گلے میں ڈال دیتے تھے تاکہ ان گھوڑوں کو نظر نہ لگے، بہرحال یہ سب طریقے زمانۂ جاہلیت کے طور طریقے تھے، جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا، اور ان طور طریقوں اور رسموں کو اختیار کرنیوالے سے اپنی برأت اور بیزاری کا اظہار فرمایا،

اس سے معلوم ہوا کہ اہل کفر وشرک کے ان معمولی کاموں کو اختیار کرنیوالے سے بھی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیزار ہوتے ہیں جو گناہ کبیرہ میں سے نہ ہوں تو اہل کفر وشرک کی ان رسوم اور ان کے اُن رواج اور ان طریقوں کو اختیار کرنے والوں کا کیا حشر ہوگا جن کا درجہ کبیرہ (یعنی بڑے) گناہوں جیسا ہے۔ مرقاۃ صـ۲۹

گوبر اور ہڈی کے توشہ ہونیکے متعلق حضرت شیخ الہندؒ کا خیال فاترہ کی ضمیر سے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَنْجُوْا بِالرَّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ فَاِنَّہٗ زَادُ اِخْوَانِکُمْ مِنَ الْجِنِّ ترمذی

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گوبر اور ہڈی سے استنجا نہ کرو، کیونکہ یہ (گوبر اور ہڈی) تمہارے بھائی جنوں کا توشہ (اور کھانا) ہے۔

اس سلسلے میں شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحبؒ کا یہ خیال ہے کہ یہاں پر دو احتمال ہیں، ایک احتمال تو یہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ہڈی کے بارے میں جناتوں کا توشہ قرار دیا ہو، اور دوسرا احتمال یہ ہے کہ آپؐ نے ہڈی اور گوبر دونوں کے متعلق فرمایا کہ یہ جناتوں کا توشہ ہے، ہڈی کے ساتھ ساتھ گوبر کو بھی جناتوں کا توشہ قرار دینا مجازاً ہے حقیقۃً نہیں، کیونکہ ہڈی تو حقیقۃً جناتوں کی غذا ہے، لیکن گوبر ان کے چوپاؤں کی غذا ہے، جیسا کہ حافظ ابونعیم نے دلائل النبوۃ میں روایت بیان کیا ہے کہ جناتوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہدیہ کا سوال کیا تو آپؐ نے ان کو ہڈی اور گوبر عطا کیا، ہڈی تو خود جناتوں کے لئے اور گوبر ان کے چوپاؤں کیلئے۔

مراتی میں لکھا ہے کہ گوبر ان کے چوپاؤں کے واسطے جَو اور گھاس بھوس ہو جاتا ہے، اور اس کا بھی احتمال ہے کہ گوبر جناتوں ہی کی غذا ہو، ان کے چوپاؤں کی نہ ہو، اور اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں۔

درسِ ترمذی کیوقت حضرت شیخ الہندؒ اور انکے شاگرد کے درمیان ایک اہم اعتراض اور اسکا معقول جواب

حضرت شیخ الہندؒ

کے ترمذی شریف کے درس دیتے وقت کا ایک واقعہ کتابوں میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ ایک طالب علم نے حضرت شیخ الہندؒ سے ترمذی پڑھنے کے وقت اس احتمال پر اعتراض کیا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ گوبر جنات کی غذا ہو، کیونکہ جناتوں میں بعض مؤمن ہیں جیسا کہ مرقاۃ میں طیبی کا کہنا ہے کہ جن مسلمان ہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مسلمانوں کا بھائی ہونا قرار دیا ہے اور ایسے ہی جو نبی ہماری طرف بھیجے گئے ہیں وہی ان جناتوں کی طرف بھی بھیجے گئے ہیں، اور جو شریعت ہماری ہے وہی شریعت انکی بھی ہے۔

جب یہ بات ہے کہ جیسے ہم مسلمان ہیں تو ایسے ہی وہ بھی مسلمان ہیں، اور جیسے ہمارے اور ان کے نبی ایک ہیں اور ہماری ان کی شریعت ایک ہے، اور گوبر اور لید وغیرہ نجس چیزیں سے ہے، اور گوبر اور لید وغیرہ کا کھانا ہمارے لئے حرام ہے تو پھر جناتوں کے لئے ان گندی چیزوں کا کھانا کیسے جائز ہو سکتا ہے؟

حضرت شیخ الہندؒ کا پہلا جواب

حضرت شیخ الہندؒ نے الزامی طور پر طلبہ کو اس اعتراض کا جواب یہ دیا کہ کیا تم یہ نہیں دیکھتے ہو کہ مردوں اور عورتوں کی شریعت ایک ہے؟ اور دونوں کیلئے شریعت ایک ہونے کے باوجود ریشم اور سونے وغیرہ کا پہننا عورتوں کیلئے تو جائز ہے مگر مردوں کے لئے بالکل حرام ہے تو ممکن ہے کہ گوبر اور لید کے نوشتے والے مسئلے میں جنات ہم سے مخصوص ہوں، یعنی جناتوں کے لئے گوبر اور لید کا کھانا تو جائز ہو مگر انسانوں کیلئے حرام ہو۔

حضرت شیخ الہندؒ کا دوسرا جواب

اور شیخؒ نے طلبہ کو مذکورہ بالا اعتراض کا دوسرا جواب یہ دیا کہ گوبر جو جناتوں کا توشہ ہے اس کے متعلق ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ گوبر جیسا ہوتا ہے ویسا ہی اسی حالت پر اس کو جنات کھاتے ہیں، بلکہ ممکن ہے کہ وہ لوگ اس گوبر میں کچھ تبدیلی کرتے ہوں، اور ایسے طریقے سے اس کا خلاصہ نکال دیتے ہوں کہ اس میں گوبر وغیرہ کی تاثیر ختم ہو جائے۔

حضرت شیخ الہندؒ کا تیسرا جواب

حضرت شیخؒ نے بتایا کہ اور غیر صحاح کے بعض دوسری روایتوں میں آتا ہے کہ جنات جب گوبر کو کھانے کیلئے لیتے ہیں تو وہی گوبر ان کیلئے چھوہارے سے بدل جاتا ہے۔ اور ایسے ہی جب ہڈی لیتے ہیں کھانے کیلئے تو ان جناتوں کے لئے نئے گوشت والی ہو جاتی ہے، لہذا ان سب امور کے جان لینے کے بعد جناتوں کیلئے گوبر وغیرہ کا توشہ ہونے میں اب کوئی اشکال نہیں ہے، شیخؒ کے ان جوابات کو سن کر وہ طالبعلم جو درس ترمذی کے وقت شیخؒ سے اعتراض کر رہا تھا خاموش ہو گیا۔

آدمی اور جانوروں کی کھائے جانیوالی چیزوں سے استنجاء کے ممنوع ہونے کی وجہ

آدمی کے کھانے کی جتنی چیزیں ہیں ان سے اور جانوروں کے کھانے کی تمام چیزوں سے استنجاء کرنا مکروہ اس وجہ سے ہے کہ ان چیزوں سے استنجاء کرنے میں ان کی توہین ہو گی، اور اسراف اور فضول خرچی

لازم آئے گی، اور اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔
مراقی علی الطحطاوی صہ ۲۸

پختہ اینٹ سے استنجاء کے مکروہ ہونیکی وجہ

پختہ اینٹ سے استنجاء کرنا اسلئے مکروہ ہے کہ (اس کے کھردرا ہونے کی وجہ سے اس سے بدن کٹ جائے گا لہذا بدن کو) اس سے تکلیف پہونچے گی۔ مراقی صہ ۲۸

ٹھیکری اور کنکڑ سے استنجاء کے مکروہ ہونیکی وجہ

ٹھیکری اور چھوٹے چھوٹے کنکڑ سے استنجاء کرنا مکروہ اس وجہ سے ہے کہ ان چیزوں سے گندگی کے مقام کی صفائی نہیں ہوسکتی اور کنکڑ وغیرہ کے چھوٹا ہونے کی وجہ سے ہاتھ گندگی سے ملوث ہوجائے گا۔ مراقی صہ ۲۸

کانچ، گچ، شیشہ سے استنجاء کے کراہت کیوجہ

کانچ اور گچ اور شیشہ وغیرہ سے استنجاء کے مکروہ ہونیکی وجہ یہ ہے کہ (ان چیزوں سے گندگی کے مقام کے کٹ جانے کا اندیشہ ہے اسلئے ایسی صورت میں ان چیزوں سے استنجاء کرنے سے) گندگی کے مقام کو نقصان پہونچے گا، فیہ صہ ۲۸

قیمتی کپڑے اور روئی وغیرہ سے استنجاء کے ممنوع و مکروہ ہونے کی وجہ

ریشم کے کپڑے یا کسی بھی قابل محترم اور قیمتی

کپڑے سے اور روئی وغیرہ سے استنجاء کرنا مکروہ ہے، اور اس کے مکروہ ہونے کی جو وجہ کتابوں میں لکھی ہے اس سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ چونکہ یہ چیزیں محترم ہیں، کیونکہ یہ چیزیں قیمتی ہیں اور مال متقوم ہیں، اسلئے ان کی مالیت کا تقاضا یہ ہے کہ ان چیزوں سے استنجاء نہ کیا جائے، اور اگر کوئی ان محترم اور متقوم چیزوں سے استنجاء کرتا ہی ہے تو وہ ان کی مالیت کو تلف کر رہا ہے۔

اور ان محترم اور قیمتی چیزوں سے استنجاء کے مکروہ ہونے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ ان چیزوں سے استنجاء کرنے سے فقیری اور محتاجی پیدا ہوتی ہے۔ مراقی صـ۲۸

دائیں ہاتھ سے بلا عذر استنجاء کرنا کیوں مکروہ ہے؟

داہنے ہاتھ سے بلا عذر استنجاء کرنا اسلئے مکروہ ہے کہ چونکہ داہنے ہاتھ کو شرافت حاصل ہے لہذا اب اگر کوئی اس شرافت کے باوجود داہنے ہاتھ سے استنجاء کرتا ہے تو وہ اس ہاتھ کی شرافت کو ختم کر رہا ہے۔

اور داہنے ہاتھ سے استنجاء کے مکروہ ہونے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ چونکہ آدمی داہنے ہاتھ سے کھانا کھاتا ہے اور اگر اسی ہاتھ سے استنجاء بھی کرے اور گندگی کے مقام پر اسی داہنے ہاتھ کو لیجائے تو پھر کھانا کھانے کے وقت جب استنجاء والی بات یاد آجائے تو اسوقت اسکی طبیعت متنفر ہو جائے گی۔ طحطاوی صـ۲۸

دائیں ہاتھ سے استنجاء کی ممانعت حدیث صحیحین سے

داہنے ہاتھ سے استنجاء کے ممنوع ہونیکی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے صاف طور پر منع فرمایا ہے۔ چنانچہ حدیث کی کتابوں میں آتا ہے آپؐ نے فرمایا۔

اِذَا شَرِبَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَتَنَفَّسْ فِی الْاِنَاءِ وَاِذَا اَتَی الْخَلَاءَ فَلَا یَمَسَّ ذَکَرَہٗ بِیَمِیْنِہٖ وَلَا یَتَمَسَّحْ بِیَمِیْنِہٖ (متفق علیہ مشکوٰۃ ص۴۲)

یہ حدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص پانی پیئے تو برتن میں سانس نہ لے اور جب پاخانہ میں جائے تو دائیں ہاتھ سے عضو مخصوص کو چھوئے اور نہ دائیں ہاتھ سے استنجا کرے

ایک مرتبہ میں پانی نہیں پی جانا چاہئے

شمائل ترمذی میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانی پیتے وقت تین سانس لیتے تھے یعنی تین مرتبہ جب سانس لینا ہوتا تو تین مرتبہ اپنے منہ کو برتن سے ہٹا دیتے اور برتن میں سانس نہ لیتے، اس سے معلوم ہوا کہ پانی تین مرتبہ کر کے پینا چاہئے، اور دو مرتبہ میں بھی پی سکتے ہیں لیکن ایک مرتبہ میں کل نہیں پینا چاہئے کیونکہ آپ نے فرمایا ہے کہ

لَا تَشْرَبُوْا وَاحِدًا کَشُرْبِ الْبَعِیْرِ وَلٰکِنْ اِشْرَبُوْا مَثْنٰی وَثُلَاثَ۔

اونٹ کیطرح ایک مرتبہ میں نہ پی جاؤ بلکہ دو اور تین مرتبہ میں پیو۔ مرقاۃ ص۲۸۷

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک معمول

ایک دوسری حدیث میں آتا ہے حضرت عائشہ صدیقہؓ

بیان فرماتی ہیں

كَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيُمْنٰى لِطُهُوْرِهٖ وَطَعَامِهٖ وَكَانَتْ يَدُهُ الْيُسْرٰى لِخَلَائِهٖ وَمَا كَانَ مِنْ اَذًى، مشکوٰۃ ص۴۲

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دایاں ہاتھ وضو کرنے اور کھانا کھانے کیلئے تھا، اور بایاں ہاتھ استنجا کرنے کیلئے اور ہر کراہت والے کام کیلئے تھا۔

مطلب یہ ہے کہ دائیں ہاتھ سے آپ وضو فرماتے تھے، اور اسی ہاتھ سے کھاتے پیتے تھے اور جتنے اچھے کام ہوتے ہیں جیسے کسی کو کچھ دینا، یا کسی سے کچھ لینا اور کپڑا پہننا اور مسواک کرنا اور جوتا پہننا اور کنگھا کرنا وغیرہ یہ سب دائیں ہاتھ سے کرتے تھے۔

اور ہر کراہت والے کام کیلئے آپؐ کا بایاں ہاتھ ہونے کا مطلب ایک تو یہی ہے کہ آپؐ بائیں ہاتھ سے استنجا کرتے تھے اور دوسرے وہ سارے کام بھی بائیں ہاتھ سے کرتے تھے جن سے طبیعت کو ناگوار کی ہوتی ہے، اور جن کو پاکیزہ نفس مکروہ و ناپسند رکھتا ہے، جیسے رینٹ اور نکسیر کی صفائی کے لئے اور کپڑا اتارتے وقت وغیرہ۔

یہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک معمول تھا اور اسکے برخلاف اپنے زمانہ میں ہم بہت سے لوگوں کا یہ عجیب و غریب معمول دیکھتے ہیں کہ وہ کتاب تو بائیں ہاتھ میں لیتے ہیں، اور جوتے داہنے ہاتھ میں، اس طرح کے لوگ یا تو آداب شریعت سے واقف ہی نہیں ہیں، یا واقف ہوتے ہوئے بھی غفلت اور لاپرواہی کا شکار ہیں، ان کو چاہیئے کہ آداب شریعت کی رعایت ملحوظ رکھیں، اور خواب غفلت سے بیدار ہوں۔ مرقاۃ ص۲۸۹

اگر بایاں ہاتھ مفلوج ہو جائے یا کوئی عذر لاحق ہو جائے تو استنجا کیسے کرے اور کب کرے اور کب نہ کرے؟

دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا اسوقت مکروہ ہے جب کہ بائیں ہاتھ میں کوئی عذر نہ ہو، ہاں اگر بائیں ہاتھ میں کوئی ایسا عذر ہو کہ اس سے استنجا نہ کر سکے مثلاً جیسے بایاں ہاتھ مفلوج ہو جائے (خدانخواستہ) اور دایاں ہاتھ صحیح وسالم ہو، اور پانی بہانے والا کوئی وہاں موجود ہو مثلاً اس کا خادم یا اس کی بیوی یا باندی وغیرہ موجود ہو تو وہ خادم یا بیوی یا باندی اس کے اوپر پانی بہادے گی اور یہ شخص اپنی شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے دھل لے گا، اور ایسی مجبوری حالت میں دائیں ہاتھ سے دھلنا بلا کراہت جائز ہے، اور پانی سے دھونا واجب ہے۔

اور اگر بیوی کو یہ معاملہ پیش آجائے اور بایاں ہاتھ مفلوج ہو تو بیوی کا شوہر اس کے اوپر پانی بہادے گا اور دائیں ہاتھ سے یہ بیوی اپنی شرمگاہ کو دھل لے گی، اور اسی طرح اگر باندی کو یہ معاملہ پیش آجائے اور بایاں ہاتھ باندی کا مفلوج ہو تو باندی کا مولیٰ باندی پر پانی بہادے گا اور یہ باندی داہنے ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو دھل لے گی۔

اور اگر یہی صورت شوہر میں پائی جائے یعنی بایاں ہاتھ شوہر کا مفلوج تھا مگر پانی بہانے کیلئے وہاں پر بیوی نہ تھی یا یہی صورت مولیٰ میں پائی جائے کہ بایاں ہاتھ مولیٰ کا مفلوج تھا اور پانی بہانے کیلئے

وہاں پر اس کی باندی موجود نہ تھی، لیکن وہاں پر بہتا ہوا پانی موجود ہے تو اب ایسی صورت میں شوہر اور مولیٰ کے ذمہ ضروری ہے کہ مقام استنجا کو پانی سے دھل لیں، اور داہنے ہاتھ سے دھولینا بلا کراہت جائز ہے۔

اور اگر یہی صورت ہو کہ بایاں ہاتھ مفلوج ہو اور داہنا ہاتھ صحیح سالم، لیکن نہ تو کوئی پانی بہانے والا ہے اور نہ بہتا ہوا پانی ہی ہے، تو اب یہ شخص مجبوری کی وجہ سے پانی سے دھونا چھوڑ دے گا البتہ داہنے ہاتھ سے پتھر وغیرہ سے صرف پونچھ لے گا۔ درمختار و ردمحتار ص ۳۱۵ ج ۱

اگر دونوں ہاتھ مفلوج ہو جائیں تو اسکا استنجا کون کرائے اور کون نہ کرائے؟

اگر دونوں ہاتھ مفلوج ہوں تو اس کے استنجے کے

مقام کو پانی سے دھونا اسی کیلئے جائز ہوگا جس کیلئے اس مقام پر ہاتھ کا لگانا اور اس کا چھونا جائز ہوتا ہے، جیسے کہ مرد مفلوج کیلئے بیوی یا اس مرد کی باندی ہو اور عورت مفلوجہ کے لئے اس کا شوہر ہو، اگر ان میں سے کوئی وہاں پر موجود ہو تو اس مفلوج الیدین کے استنجے کے مقام کو پانی سے دھل دے گا، اور اگر ان میں سے کوئی نہ ہو، نہ مرد مفلوج کیلئے بیوی ہو نہ باندی ہو، اور نہ عورت مفلوجہ کیلئے اس کا شوہر ہو، بلکہ ان کے ماسوا دوسرا کوئی ہو، مثلاً مفلوج مرد کا بیٹا یا بھائی وغیرہ ہو یا مفلوجہ عورت کی لڑکی یا بہن وغیرہ ہو تو اس مفلوج الیدین سے استنجا بالکلیہ ساقط ہو جائے گا، کیونکہ ان میں سے کسی کے لئے مفلوج الیدین کی شرمگاہ پر ہاتھ لگانا

جائز نہیں ہے، اسلئے مفلوج الیدین کیلئے نہ تو تیمم سے پوچھنا ضروری ہے اور نہ پانی سے دھونا ہی واجب ہے، بلکہ دونوں کام اس سے معاف ہو جاتے ہیں۔ درمختار وشامی ص۳۱۵

مریض آدمی کا استنجاء اور وضو کون کرائے؟

کوئی شخص اتنا بیمار پڑ جائے کہ استنجاء اور وضو کرنے کی طاقت بالکل نہ ہو اور اس کی بیوی یا باندی موجود ہو تو یہی بیوی اپنے شوہر کا اور باندی اپنے مولیٰ کا استنجاء کرائے گی، کیونکہ اسکی شرمگاہ پر ہاتھ لگانا اسی بیوی اور باندی ہی کیلئے جائز ہے اور کسی کیلئے جائز نہیں ہے۔

لیکن اس کے شوہر کا وضو کوئی بھی کرا سکتا ہے چاہے بیوی کرائے یا اس کا لڑکا کرائے یا اس کا بھائی کرائے یا جو بھی ہو کرا سکتا ہے کسی کی تخصیص نہیں ہے، سوائے اجنبیہ عورت کے کہ اس کے لئے درست نہیں ہے۔

اور اگر اس مریض آدمی کی بیوی اور باندی موجود نہ ہو بلکہ اس کا لڑکا یا بھائی ہو تو یہ دونوں اس مریض کا استنجاء (یعنی اپنے باپ یا بھائی کا استنجاء) نہیں کرائیں گے، اور اس مریض آدمی سے استنجاء ساقط ہو جائیگا البتہ صرف وضو کرا سکتے ہیں، کیونکہ وضو کرانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اور استنجاء اس لئے نہیں کرائیں گے کہ لڑکے اور بھائی کیلئے اپنے باپ اور بھائی کی شرمگاہ پر ہاتھ لگانا جائز نہیں ہے (اور اگر کوئی عورت بیمار پڑ جائے تو اس کا حکم آگے دیکھئے۔ درمختار وشامی ص۳۱۵

مریضہ عورت کا استنجاء اور وضو کون کرائے؟

کوئی عورت بیمار پڑجائے اور وضو اور استنجے کی طاقت نہ ہو تو اس کے لئے بھی وہی حکم ہے جو مریض مرد کے لئے ہے یعنی اگر اس مریضہ عورت کا شوہر موجود ہو تو وہی شوہر ہی اپنی بیوی کا استنجاء کرائے گا، اور وضو چاہے شوہر کرائے یا اس مریضہ عورت کی لڑکی یا اس کی بہن یا کوئی بھی عورت کرا سکتی ہے لیکن استنجاء شوہر کے علاوہ کوئی نہیں کرا سکتا، کیونکہ دوسروں کے لئے اس کی شرمگاہ پر ہاتھ لگانا جائز نہیں ہے۔

اور اگر مریضہ عورت کا شوہر نہ ہو بلکہ اس کی لڑکی یا بہن وغیرہ ہوں تو یہ عورتیں اس مریضہ عورت کا وضو تو کرائیں گی، مگر اس کا استنجاء نہیں کرائیں گی، کیونکہ شوہر کے علاوہ دوسروں کے لئے حلال نہیں ہے، لہذا اس مریضہ عورت سے استنجاء ساقط ہو جائے گا۔ درمختار و شامی ص ۳۱۵ ج ۱

مذکورہ بالا مسئلوں کا خلاصہ

کل مسئلہ کا حاصل مختصر لفظوں میں یہ ہے کہ اگر کسی بھی مرد یا عورت کے صرف ایک ہاتھ میں کوئی ایسا عذر لاحق ہو کہ اس ہاتھ سے استنجا کرنا دشوار ہو جائے، تو اگر کوئی پانی بہانے والا موجود ہو یا پانی بہانے والا موجود تو نہ ہو مگر بہتا ہوا پانی موجود ہو تو جو ہاتھ صحیح سالم ہے اس سے استنجاء کرنا اور پانی سے دھونا ضروری ہے استنجاء ساقط نہیں ہوگا۔

اور اگر یہی صورت ہو یعنی ایک ہاتھ میں عذر ہے اور ایک ہاتھ صحیح سالم ہے لیکن نہ تو کوئی پانی بہانے والا ہے اور نہ بہتا

ہوا پانی ہی ہے تو اب پانی سے دھونا چھوڑ دے گا، صرف پتھر یا ڈھیلے سے پونچھ لے گا۔

اور اگر دونوں ہاتھوں میں ایسا عذر ہو کہ استنجا کرنا دشوار ہو جائے یا اس طرح سے بیماری لاحق ہو جائے کہ استنجاء کرنے کی قدرت نہ ہو تو ان دونوں صورتوں میں مسئلہ یہ ہے کہ ایسے معذور اور بیمار شخص کا استنجا وہی کرائے گا جو اس معذور اور بیمار کے لئے ہمبستری اور پوشیدہ کام کے اعتبار سے حلال ہو، اور کسی دوسرے کیلئے جائز نہیں جو اس مریض اور معذور کا استنجاء کرائے۔

اسی وجہ سے اگر اس مریض اور معذور کیلئے ہمبستری کے اعتبار سے حلال آدمی نہ ہو تو اس کا استنجاء ساقط ہو جاتا ہے، اور کسی کے لئے جائز نہیں ہے جو اس مریض اور معذور کا استنجاء کرائے، کیونکہ اس کی شرمگاہ پر دوسروں کے لئے ہاتھ لگانا جائز نہیں ہے۔ منہا ص ۲۱۵ ج ۱

کشفِ عورت کا مسئلہ

یہ مسئلہ اچھی طرح سے معلوم ہونا چاہئے کہ کسی کے سامنے شرمگاہ کا کھولنا جائز نہیں، سوائے بیوی اور باندی کے کہ ان دونوں کے سامنے بوقت ضرورت شرمگاہ کا کھولنا جائز ہے لیکن اگر کسی کو پیشاب یا خانہ کا تقاضا ہو یا پیشاب یا خانہ کے بعد آب دست لینا ہو تو ان کاموں کے واسطے کسی کے سامنے شرمگاہ کا کھولنا جائز ہے یا نہیں؟

تو اس سلسلہ میں مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسی کو پیشاب یا خانہ کرنا ہو تو اس کو چاہئے کہ دور یا پردہ کی جگہ میں چلا جائے اور اگر پردہ اور آڑ کی

جگہ نہ مل سکے تو کسی چیز سے جو اس کے پاس ہو پردہ کرلے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپؐ میدان میں اتنی دور چلے جاتے کہ نظروں سے اوجھل ہو جاتے۔

اور حدیث شریف میں یہ بھی آتا ہے جیسا کہ ابن ماجہ میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب، پاخانہ کے وقت کسی ٹیلے یا کھجور کے درخت کی آڑ لینا زیادہ پسند فرماتے تھے۔ ابن ماجہ صہ ۲۹

اور یہ بھی آتا ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ڈھال لئے ہوئے صحابہ کرامؓ کے درمیان تشریف لائے اور اس ڈھال کو اپنے سامنے رکھ کر بیٹھ گئے اور پیشاب کرنے لگے، یہ حدیث ابوداؤد صہ ۴ میں ہے۔

پیشاب پاخانہ کیلئے شرمگاہ کھولنے کا مسئلہ

اگر پردہ اور آڑ کی جگہ نہ مل سکے اور نہ اس کے پاس کوئی ایسی چیز ہی ہو جس سے پردہ کرسکے اور پیشاب پاخانہ کا شدید تقاضا ہو تو ایسی مجبوری حالت میں لوگوں کے سامنے پیشاب پاخانہ کرنے کے لئے شرمگاہ کا کھولنا جائز ہے اور اس کے اوپر کوئی گناہ نہیں ہوگا، البتہ جو لوگ اس کی طرف دیکھیں گے ان کو گناہ ہوگا۔ من در المختار صہ ۳۱۳

آبدست لینے کیلئے شرمگاہ کھولنے کا مسئلہ

اگر پیشاب پاخانہ کے بعد آبدست لینا ہو اور پانی سے دھونے کا ارادہ ہو تو ایسی جگہ پر دھونا چاہئے جہاں کوئی نہ دیکھے، اور اگر پانی

سے دھونے کیلئے پردہ اور آڑ کی جگہ نہ مل سکے اور لوگوں کے سامنے ہی دھونے کی نوبت آجائے تو اگر پردہ اور آڑ کے متعلق حیلہ کی کوئی صورت بن سکے تو کرلے، اور اس آڑ میں بیٹھ کر پانی سے دھولے۔

اور اگر پردہ اور آڑ کی خاطر حیلہ کی کوئی شکل نہ بن سکے اور لوگوں کے سامنے بغیر شرمگاہ کے کھولے ہوئے نجاست کو زائل کرنا ممکن نہ ہو تو پانی سے دھونا چھوڑ دے گا، کیونکہ اگر دھونے میں مشغول ہو جائے تو شرمگاہ کو لوگوں کے سامنے کھولنا پڑے گا، اور (بیوی اور باندی کے سوا) کسی دوسرے کے سامنے شرمگاہ کا کھولنا جائز نہیں، حرام ہے، لہذا سنت کو قائم کرنے کی خاطر حرام کام کا ارتکاب نہیں کرے گا، اور حرام کام کا ارتکاب کرنے والا فاسق ہوتا ہے، اس لئے اگر کوئی شخص لوگوں کے سامنے شرمگاہ کھول کر آبدست لے گا تو وہ فاسق ہوگا چاہے نجاست مقام مخصوص سے نکل کر ادھر اُدھر پھیلی ہو یا نہ پھیلی ہو، اور چاہے پھیل کر درہم کی مقدار سے زیادہ میں ہوگئی ہو یا نہ ہوئی ہو بہر صورت دھونا ساقط ہو جائے گا اور پتھر یا ڈھیلہ وغیرہ سے کپڑے کے نیچے سے مقام مخصوص کو پونچھ لے گا، اور اگر ڈھیلہ سے پونچھنا بھی ترک کر دیا اور نماز پڑھ لیا تو نماز صحیح ہو جائے گی۔ طحطاوی ص۲۷ مع المراقی، وشامی ص۳۱۳ ج۱

پانی سے استنجاء کرنا اور استنجے کے بعد وضو کرنا بہتر ہے

ابو داؤد میں ہے حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب استنجے

کو جاتے تھے تو میں آپؐ کو پانی لاکر دیتا تھا تو آپ اس سے طہارت حاصل کرتے تھے، پھر اپنے ہاتھ کو مٹی پر ملتے تھے، پھر میں دوسرا برتن لاتا تھا تو آپؐ اس سے وضو کرتے تھے۔ ابوداؤد ص۷

مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ڈھیلے وغیرہ سے استنجاء کرنے کے بعد پانی سے بھی طہارت فرماتے تھے، اس کے بعد ہاتھ کو زمین پر مل کر دھوتے تھے اس کے بعد وضو فرماتے تھے، جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا۔

اور ترمذی شریف میں ایک حدیث آتی ہے حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔

مُرُوْنَ اَزْوَاجَكُنَّ اَنْ يَّسْتَطِيْبُوْا بِالْمَاءِ فَاِنِّيْ اَسْتَحْيِيْهِمْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهٗ

حکم کرو اپنے شوہروں کو کہ پانی سے استنجاء کیا کریں، کیونکہ میں ان سے شرماتی ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ ترمذی ص۵ ج۱

اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ آپؐ پانی سے طہارت حاصل کرتے تھے، اور اس سے پہلے والی حدیث سے جیسے پانی سے طہارت حاصل کرنا ثابت ہے تو اسی طرح استنجے کے بعد وضو کا کرنا بھی ثابت ہے،

اور اسی طرح بخاری شریف کی حدیث سے بھی ثابت ہے کہ آپؐ استنجے کے بعد وضو کیا کرتے تھے چنانچہ بخاری میں ہے حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء تشر یف

دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهٗ وَضُوْءَهٗ فَقَالَ مَنْ وَّضَعَ هٰذَا فَاُخْبِرَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ

بخاری شریف صـ ۲۶ ج ۱

لے گئے تو میں نے آپؐ کیلئے وضو کا پانی رکھ دیا (باہر نکل کر) پوچھا کہ یہ پانی کس نے رکھا؟ آپؐ کو بتایا گیا (کہ عبداللہ بن عباسؓ نے رکھا ہے) آپؐ نے فرمایا یا اللہ اسے دین کی سمجھ عطا فرما۔

ہر حدث کے بعد وضو کر لینے کی فضیلت حضرت بلالؓ کی حدیث سے

ابھی جو حدیثیں اوپر بیان کی گئیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ استنجے کے بعد وضو کر لینا چاہیئے، کیونکہ ہمیشہ باوضو رہنا مستحب ہے اور اس کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے، اور یہ فضیلت حضرت بلالؓ کی حدیث سے خوب واضح ہوتی ہے جس میں آتا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ آنحضرت نے اپنے کو خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوا اور میرے آگے آگے بلالؓ ہیں، اور ان کے کھڑاؤں (یعنی جوتے) کی آواز کو میں سنتا تھا، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ سے اس کے متعلق دریافت فرمایا تو حضرت بلالؓ نے فرمایا (کہ اے اللہ کے رسول جو آپ نے مجھے اپنے آگے جنت میں دیکھا اور میرے کھڑاؤں کی جو آواز آپ نے سنی اس کی وجہ یہی ہو سکتی ہے) کہ جب میرا وضو ٹوٹ جاتا ہے تو میں وضو کر لیتا ہوں، اور دو رکعت نفل نماز پڑھ لیتا ہوں۔

طحطاوی صـ ۴۶

ہر پیشاب کے بعد وضو کرنا ضروری نہیں

ان مذکورہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ استنجاء کے بعد وضو کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک معمول تھا اور صحابہ کرامؓ بھی استنجاء کے بعد وضو کرنے پر پابندی کیا کرتے تھے، مگر کبھی کبھی یہ ظاہر کرنے کیلئے کہ استنجاء کے بعد وضو کرنا صرف اولیٰ اور افضل ہے فرض یا واجب نہیں ہے وضو کو آپؐ نے ترک بھی کیا ہے۔

چنانچہ ابن ماجہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کرنے کیلئے تشریف لے گئے تو (حضرت) عمرؓ پانی لیکر پیچھے چلے، آپؐ نے فرمایا اے عمر مَاهٰذَا! یہ کیا ہے؟ (حضرت) عمرؓ نے عرض کیا (یہ) پانی (ہے جو آپ کے وضو کیلئے لایا ہوں) آپؐ نے فرمایا مَا اُمِرْتُ كُلَّمَا بُلْتُ اَنْ اَتَوَضَّأَ وَلَوْ فَعَلْتُ لَكَانَتْ سُنَّةً مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا ہے کہ جب بھی میں پیشاب کروں تو وضو ضرور کروں، اگر میں ایسا کروں گا تو (یہ بھی) سنت ہو جائے گی (اور امت کیلئے ایک قانون اور دستور بن جائے گا)

ابن ماجہ صـ۲۸

شرمگاہ پر چھینٹا دینے کی تعلیم

جب پیشاب کے بعد وضو کرنا ہو تو وسوسہ کو دور کرنے کیلئے شرمگاہ کی جگہ تہ بند پر پانی کا چھینٹا دیدینا چاہیئے۔ جیسا کہ ابوداؤد اور نسائی وغیرہ میں آتا ہے۔

عَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا

حضرت حکم بن سفیانؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب پیشاب

بَالَ تَوَضَّأَ وَنَضَحَ فَرْجَهٗ (رواہ ابوداؤد والنسائی) مشکوٰۃ ص۴۳

کر لیتے تو وضو فرماتے، اور اپنی شرمگاہ پر چھینٹا دیتے۔

چھینٹا دینے کی کیفیت اور اسکا مقصد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ میں پانی کے چند قطرے لیکر شرمگاہ کی جگہ تہبند پر چھڑک لیتے تھے تاکہ پیشاب کے قطرے کا وہم ختم ہو جائے اور وسوسہ کی راہ دور ہو جائے۔ ظاہر ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات وہم اور وسوسہ سے پاک و محفوظ تھی، اس لئے آپؐ کا یہ عمل تعلیم امت کے مقصد سے تھا، آپ اپنی امت کے لوگوں کو یہ بتانے اور سکھانے کیلئے ایسا کرتے تھے کہ پانی کا چھینٹا نہ دینے کی صورت میں شرمگاہ کی جگہ تہبند یا پاجامہ پر اگر تری پائی جائے گی تو پیشاب کے قطرے کا وہم پیدا ہو جائے گا، اور یہ وہم پریشان کرے گا، اور جبکہ چھینٹا دینے کی صورت میں جو تری محسوس ہوگی اس سے پیشاب کے قطرے کا وہم نہیں ہوگا کیونکہ دماغ میں یہی بات آئے گی کہ یہ تری اسی پانی کے چھینٹے کی ہے پیشاب کے قطرے کی نہیں ہے، اس طرح سے وسوسہ کی راہ بند ہو جائے گی۔

بعض حضرات نے یہ لکھا ہے کہ چھینٹا دینے سے ایک تو وسوسہ دفع ہوتا ہے اور دوسرے یہ کہ اس سے پیشاب کا اترنا موقوف (اور بند) ہو جاتا ہے اور قطرہ (کا آنا) رک جاتا ہے، لہٰذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو یہ نکتہ بتانے کیلئے اور اپنی امت پر آسانی کیلئے ایسا کیا۔ من المرقاۃ ص۲۹۵، ۲۹۷

چھینٹا دینا حضرت جبرئیل علیہ السلام کی تعلیم ہے

حضرت زید بن حارثہ رضؓ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام جب شروع شروع میں وحی لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو بھی سکھلایا اور نماز بھی سکھلائیں انہوں نے یہ بھی کیا کہ جب وضو سے فارغ ہوئے تو ایک چلو میں پانی لیا اور اس کو اپنی شرمگاہ پر چھڑک لیا۔ اس حدیث کو امام احمد اور دار قطنی نے روایت کیا ہے۔ مشکوٰۃ صـ ۴۴،۴۳

حضرت جبرئیل علیہ السلام انسان کی صورت بن کر آئے تھے، چنانچہ انہوں نے آپؐ کے سامنے وضو کیا اور نماز پڑھی تاکہ آپؐ ان کو دیکھ کر اسی طرح وضو کرنا اور نماز پڑھنا سیکھ لیں، نیز انہوں نے وضو کے بعد پانی کا چھڑکنا بھی دکھایا اور شرمگاہ پر یا شرمگاہ کی جگہ تہ بند پر چھینٹا دیا۔ مظاہر حق صـ ۳۶۶ ج ۱

شیر خوار یعنی دودھ پیتے بچے اور بچیوں کے پیشاب میں ائمہ کے اختلافات

ہر وہ چھوٹے بچے اور بچیاں جو ابھی دودھ

پیتے ہوں اور کھانا نہ کھاتے ہوں ان کا پیشاب نجس ہے نجاست غلیظہ اگر کسی کپڑے یا بدن پر پیشاب کر دیں تو ان کا دھونا ضروری ہے، محض پانی کا چھڑک دینا کافی نہیں، احناف اسی کے قائل ہیں اور مالکیہ بھی

یہی کہتے ہیں کہ دودھ پیتے بچے اور بچی کے پیشاب میں کوئی فرق نہیں دونوں کے پیشاب کا دھونا ضروری ہے، البتہ شوافع کا یہ خیال ہے کہ دودھ پیتی بچی کے پیشاب کا دھونا تو ضروری ہے مگر دودھ پیتے بچے کے پیشاب پر پانی کا محض چھڑک دینا کافی ہے، اور اس کو پانی سے دھونا ضروری نہیں۔

من المراقی والطحطاوی صہ ۸۳

شیر خوار بچے اور بچیوں کے پیشاب کے متعلق ایک حدیث

شیر خوار بچے اور بچیوں کے پیشاب کے سلسلے میں حضرت ام قیس بنت محصن رضی کی ایک حدیث آتی ہے وہ روایت کرتی ہیں کہ وہ (ایک دن) اپنے چھوٹے بچے کو کہ جس نے ابھی ٹھوس غذا کھانا شروع نہیں کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچہ کو لے کر اپنی گود میں بیٹھا لیا، پھر اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے پر پیشاب کر دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگایا اور (اپنے کپڑے پر) اس جگہ بہایا (جہاں بچہ نے پیشاب کیا تھا) اور اس کو (خوب مل کر) دھویا نہیں

بخاری صہ ۳۵ ومسلم صہ ۱۳۹

شیر خوار کے پیشاب میں اختلافی مسئلہ اور اس کی دلیل

حضرت امام شافعی رح کا مسلک یہ ہے کہ شیر خوار بچہ جس نے اناج کھانا شروع نہیں کیا ہے اگر

کسی کپڑے پر پیشاب کر دے تو اس پر پانی چھڑک دینا کافی ہے اس کو دھونے کی ضرورت نہیں، اور حدیث کے الفاظ سے بظاہر معلوم بھی ایسا ہی ہوتا ہے، لیکن حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ اور حضرت امام مالکؒ کے مسلک میں پانی سے دھونا ہی ضروری ہے، پانی کا محض چھڑک دینا اس (کپڑے وغیرہ) کو پاک کرنے کیلئے کافی نہیں، لہٰذا ان دونوں اماموں کا کہنا ہے کہ اس حدیث میں نضح کا جو لفظ آیا ہے اس کے لفظی معنی چھڑکنے ہی کے ہیں، لیکن یہاں اس لفظ سے مراد "دھونا" ہے (جس کو ترجمہ میں پانی بہانے سے تعبیر کیا گیا ہے) اور آگے جو بیان ہوا کہ "اس کو دھویا نہیں"، تو اس کا مطلب یہ بتانا ہے کہ اس کو بہت زیادہ اور خوب مَل مَل کر نہیں دھویا۔ دراصل ان دونوں اماموں کے یہاں یہ معنیٰ اسلئے مراد لئے جاتے ہیں کہ بعض حدیثیں مثلاً اِسْتَنْزِهُوْا مِنَ الْبَوْلِ (یعنی پیشاب سے بچو) وغیرہ اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ ہر ایک کے پیشاب کو دھونا اور صاف کرنا چاہئے۔

امام طحاویؒ نے کہا کہ اس حدیث میں "نضح" سے مراد کپڑے کی پیشاب آلودہ جگہ کو مَل مَل کر دھوئے بغیر اور نچوڑے بغیر اس پر پانی کا محض بہا دینا ہے۔ مرقاۃ صـ ۳۵۴، ۳۵۵

حدیث مذکور کی روشنی میں تبرک کا مسئلہ

اوپر والی حدیث سے معلوم ہوا کہ بچوں کو برکت حاصل کرنے کیلئے بزرگوں کے پاس لیجانا مستحب ہے اور یہ کہ بچوں کے ساتھ تواضع، شفقت و محبت اور نرمی کا رویہ اپنانا بھی

مستحب ہے۔ مرقاۃ صـ ۲۵۴ ج ۱

حدیث مذکور کی تشریح حضرت شیخ الہندؒ کی تقریر سے

حضرت شیخ الہندؒ فرماتے ہیں کہ "نضح" کا معنی غسلِ خفیف ہے، یعنی ہلکا سا دھونا، مطلب یہ ہے کہ لڑکے کے پیشاب کو زائل کرنے میں غسلِ شدید (اور خوب نچوڑ نچوڑ کر دھونے) کی ضرورت نہیں، بلکہ معمولی سا دھونے سے پیشاب زائل ہو جائے گا۔ البتہ لڑکی کے پیشاب کیلئے غسلِ شدید اور مَل مَل کر دھونے کی ضرورت ہے اور یہ نضح کا معنی غسل کے ایسا ہی ہے جیسا کہ حُتِّیْهِ ثُمَّ اقْرُصِیْهِ ثُمَّ انْضِحِیْهِ بِالْمَاءِ میں نضح سے غسل کا معنی لیا گیا ہے بالاتفاق، اور ایسے ہی نضح کے معنیٰ سیلان کے بھی آتے ہیں جیسا کہ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ مَدِیْنَةً یَنْضَحُ الْبَحْرُ بِجَانِبِهَا میں یَنْضَحُ یَسِیْلُ کے معنی میں ہے۔ التقریر للترمذی صـ ۵

شیر خوار بچہ اور بچی کے پیشاب میں فرق کی وجہ

بچے اور بچیوں کے پیشاب میں فرق کی وجہ سوراخ کے اعتبار سے ہے، کیونکہ بچی کا سوراخ وسیع (اور کشادہ) ہوتا ہے، اس سے کثیر الرطوبات کے ساتھ پیشاب نکلتا ہے، اور کپڑے پر زیادہ جگہوں میں پھیل جاتا ہے، اسی وجہ سے اس کو زیادہ دھونے کی ضرورت پڑتی ہے، اور بچہ کا سوراخ تنگ ہوتا ہے، اس سے قلیل الرطوبات کے

ساتھ پیشاب نکلتا ہے، اور دور واقع ہوتا ہے، (اور زیادہ پھیلتا نہیں) اسی لئے اس کو زیادہ دھونے کی ضرورت نہیں پڑتی۔
التقریر للترمذی صہ مرقاۃ صہ ۳۵۵

اور ایک دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ بچہ کا پیشاب پانی کیطرح سفید پتلا ہوتا ہے اور بچی کا پیشاب گاڑھا اور زرد ہوتا ہے اور اس کی شرمگاہ کی رطوبت سے مل کر اس کی نجاست زیادہ ہو جاتی ہے، اسلئے بچی کے پیشاب کو مَل مَل کر دھلا جائے گا، اور تیسری وجہ یہ بھی ہے کہ عام طریقے سے لوگ مجلس میں اپنے بچوں ہی کو لے کر جاتے ہیں بچیوں کو لے کر نہیں جاتے، اس لئے اس کا بھی تقاضا ہے کہ بچے کے پیشاب میں تخفیف کی جائے اور محض پانی کے بہا دینے سے پاک ہو جائے اور بچیوں میں یہ بات نہیں ہے اس لئے اس میں نچوڑ نچوڑ کر دھونے سے ہی پاک ہوگا، ۱۲ مرقاۃ صہ ۳۵۵

شیر خوار کے پیشاب کے متعلق ایک دوسری حدیث اور امام طحاوی کی وضاحت

پیشاب ہی کے سلسلہ میں ایک اور حدیث آتی ہے حضرت لُبابہ بنت حارث رضؓ بیان کرتی ہیں کہ (ایک دن) حسین بن علی رضؓ (اپنے دودھ پینے کے زمانے میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں تھے، اتنے میں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے پر پیشاب کر دیا (یہ دیکھ کر) میں نے کہا کہ آپ کوئی دوسرا کپڑا پہن لیجئے اور اپنا

یہ تہبند مجھے دیدیجئے تاکہ میں اس کو دھودوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (شیرخوار) بچی کے پیشاب سے (جو کپڑا وغیرہ آلودہ ہوجائے اس کو) تو دھویا جاتا ہے، اور شیرخوار بچہ کے پیشاب سے (جو کپڑا وغیرہ آلودہ ہوجائے اس پر) چھینٹا دیا جاتا ہے۔ مشکوٰۃ صـ۵۲

امام طحاویؒ نے وضاحت کی ہے کہ چھینٹا ڈالنے سے مراد بہادینا ہے (یعنی پانی کی دھار ڈال کر پاک کرنا) اور "دھونے" سے مراد خوب مَل مَل کر اور رگڑ کر دھونا ہے۔ من المرقاۃ صـ۳۵۵ ج۱

ایک اور روایت

ایک روایت میں حضرت عائشہؓ نے یوں بیان کیا ہے کہ ایک بچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا اور اس بچہ نے آنحضرتؐ پر پیشاب کر دیا، تو آپؐ نے فرمایا کہ اس پر پانی بہادو (یعنی پانی کی دھار ڈال کر بہادو) اس سے معلوم ہوا کہ پیشاب خواہ بچہ کا ہو خواہ بچی کا دونوں صورتوں میں دھونے کا حکم ہے مگر بچہ کے پیشاب کی صورت میں دھار دینا بھی کافی ہوجاتا ہے، یعنی اس کو مَل مَل کر دھونے اور پھر نچوڑنے کی ضرورت نہیں، کیونکہ بچہ کا پیشاب سوراخ تنگ ہونے کے سبب زیادہ نہیں پھیلتا، جبکہ بچی کا پیشاب سوراخ کی فراخی کی سبب زیادہ پھیل جاتا ہے، لہذا اس کو اچھی طرح دھونا چاہیئے۔ مرقاۃ صـ۳۵۵ ج۱

دوسری وجہ:۔ بچہ کے مزاج میں حرارت غالب ہوتی ہے اور غلبۂ حرارت کی بنا پر اس کا مزاج لطیف ہوتا ہے کیونکہ حرارت کی تاثیر لطافت پیدا کرتی ہے اسلئے لڑکے کے پیشاب میں لطافت ہوگی اور صرف پانی دھار دینے سے اسکے اجزاء کپڑے سے نکل جائینگے برخلاف لڑکی کے کہ اسکے مزاج میں برودت غالب ہوتی ہے اور برودت کی تاثیر کثافت ہے اسلئے اس کے مزاج کے مطابق لڑکی کے پیشاب میں کثافت، لزوجت، غلظت ہوگی لہذا صرف پانی دھار دینے سے ازالہ نہ ہوسکے گا بلکہ ملنا ضروری ہوگا۔ ایضاح البخاری صـ۲۸۰ ج۔۹

اگر کوئی گدھا پانی میں پیشاب کرے اور اس پانی سے اٹھنے والا چھینٹا کسی کے کپڑے وغیرہ پر پڑ جائے یا پانی میں کسی نے نجاست گرایا اور پانی سے اٹھنے والا چھینٹا کسی کے اوپر پڑ گیا تو کیا حکم ہے؟

اگر کوئی گدھا پانی میں پیشاب کرے اور اس کی چھینٹیں کسی کے کپڑے پر پڑ جائیں یا پانی میں کسی نے کوئی گندگی ڈالا اور اس کی چھینٹیں کسی کے کپڑے پر پڑ جائیں تو کیا کپڑا نجس ہو جائے گا یا نہیں ہو گا؟ اور اس کپڑے میں نماز ہو گی یا نہیں ہو گی؟ تو اس سلسلہ میں مسئلہ مختلف فیہ ہے۔

فتاویٰ قاضی خاں میں ہے کہ اگر گدھے نے بہتے ہوئے پانی میں پیشاب کیا اور اس کا چھینٹا کپڑے پر پڑ گیا تو کپڑا نجس نہیں ہو گا اور اس کپڑے میں نماز ہو جائے گی اگرچہ وہ چھینٹا درہم کی مقدار سے بھی زیادہ پڑا ہو، البتہ اگر اس بات کا یقین ہو جائے کہ یہ چھینٹا پیشاب کا ہے تو کپڑا نجس مانا جائے گا، اور مقدارِ درہم سے زیادہ ہونے کی صورت میں نماز نہیں ہو گی۔

اور اگر گدھے نے ٹھہرے ہوئے اور جمے ہوئے پانی میں پیشاب کیا اور اس کا چھینٹا کپڑے پر مقدار درہم سے زیادہ پڑا

ہو تو اس کپڑے میں نماز نہیں ہوگی اور کپڑا نجس ہو جائے گا۔

اور اگر پانی میں نجاست ڈالی گئی جس کی وجہ سے پانی چھینٹا اٹھا اور کپڑے پر پڑ گیا تو کپڑا نجس نہیں ہوگا، اور نماز ہو جائے گی چاہے چھینٹا درہم کی مقدار سے کم ہو یا زیادہ، اور یہ نجاست چاہے بہتے ہوئے پانی میں ڈالی گئی ہو یا جمے اور رکے ہوئے پانی میں، البتہ اگر چھینٹے میں نجاست کا اثر ظاہر ہو جائے تو نجس ہو جائے گا اور مقدار درہم سے زیادہ ہو تو نماز نہ ہوگی، یہ مسئلے فتاویٰ قاضی خاں میں ہیں، مگر صحیح اور پسندیدہ مسئلے نیچے لکھے جا رہے ہیں۔

صحیح مسئلہ یہ ہے کہ گدھے نے چاہے بہتے ہوئے پانی میں پیشاب کیا یا رکے اور جمے ہوئے پانی میں، اگر اس سے اٹھنے والا چھینٹا کپڑے پر پڑ گیا تو کپڑا نجس نہیں ہوگا، اور نماز اس کپڑے میں ہو جائے گی، چاہے وہ چھینٹا درہم کی مقدار سے کم پڑا ہو یا زیادہ، ہاں اگر یقین ہو جائے کہ یہ چھینٹا پیشاب ہی ہے تو نجس ہو جائے گا، اور مقدار درہم سے زیادہ ہونے کی صورت میں نماز نہیں ہوگی۔

اور ایسے ہی اگر پانی میں نجاست ڈالی گئی، چاہے بہتے ہوئے پانی میں یا رکے ہوئے پانی میں اگر اس سے اٹھنے والا چھینٹا کپڑے پر پڑ گیا، اور نجاست کا اثر کپڑے پر ظاہر نہیں ہوا تو کپڑا پاک ہے چاہے درہم کی مقدار سے زیادہ ہی کیوں نہ پڑا ہو، اور نماز بھی ہو جائے گی۔

اور اگر چھینٹے میں کپڑے پر نجاست کا اثر ظاہر ہو گیا تو

کپڑا نجس ہو جائے گا، اور مقدار درہم سے زیادہ پڑنے کی صورت میں نماز نہیں ہوگی، یہ مذکورہ بالا مسئلے صحیح ہیں اور مختار ہیں، اور اسی کو فقیہ ابواللیث نے بھی اختیار کیا ہے۔ شرح منیہ ص ۱۸۷

ناپاک بستر اپسینہ سے تر ہو جائے تو بدن کا کیا حکم ہے؟

ناپاک بستر اگر سونے والے کے پسینہ سے تر ہو جائے اور نجاست کا اثر بدلنے پر ظاہر ہو جائے تو بدن نجس ہو جائے گا، اور اگر نجاست کا اثر بدلنے پر ظاہر نہ ہو تو بدن ناپاک نہیں ہوگا۔ نورالایضاح ص ۵۳

ناپاک خشک مٹی کا پیر کی تراوٹ سے تر ہو جانا پیر کو نجس کرتا ہے یا نہیں؟

ناپاک خشک مٹی (پر) اگر پاک تر پیر (کے ساتھ چلا اور تر پیر) کی تراوٹ سے ناپاک خشک مٹی تر ہو گئی، اور ناپاکی کا اثر پیر پر ظاہر ہو گیا تو پیر ناپاک ہو جائے گا، اور اگر ناپاکی کا اثر پیر پر ظاہر نہیں ہوا تو پیر نجس نہیں ہوگا۔ من نورالایضاح ص ۵۳

نجس تر کپڑے میں پاک خشک لپیٹا ہوا کپڑا پاک ہے یا ناپاک؟

وہ خشک پاک کپڑا جو ایسے تر ناپاک کپڑے میں لپیٹ دیا گیا ہو جو اس درجہ

کا تر ہو کہ اگر اس ناپاک تر کپڑے کو نچوڑا جائے تو نچڑے نہیں، تو ایسے ناپاک تر کپڑے میں پاک خشک لپیٹا ہوا کپڑا نجس نہیں ہوگا۔

من نور الایضاح صہ ۵۳

ناپاک زمین پر پاک کپڑا پھیلانیکا حکم

تر کپڑا، خشک ناپاک زمین پر پھیلا دینے سے ناپاک نہیں ہوتا، اگرچہ وہ زمین اس کپڑے کی تراوٹ سے تر بھی ہو گئی ہو۔ ہاں اگر نجاست کا اثر کپڑے میں ظاہر ہو جائے تو کپڑا نجس ہو جائے گا۔ منہ صہ ۵۳

گندگی پیر سے ہوا کپڑے پر پہونچ جائے تو کیا حکم ہے؟

ایسی ہوا جو ناپاکی پر سے چل کر آئی پھر کپڑے پر پہونچ گئی تو کپڑا ناپاک نہیں ہوگا، مگر یہ کہ نجاست کا اثر کپڑے میں اگر ظاہر ہو جائے تو کپڑا ناپاک ہو جائیگا۔ منہ صہ ۵۳

پتھر یا ڈھیلہ سے نجاست کو پونچھ لینے کے بعد پانی میں غوطہ لگانا جائز ہے یا نہیں؟

اگر کوئی شخص پیشاب پاخانہ کرنے کے بعد نجاست کو نہ دھوئے بلکہ صرف پتھر سے پونچھ کر پانی میں غوطہ لگائے تو کیا ایسی حالت میں غوطہ لگانا جائز ہے یا نہیں؟ جیسا کہ آجکل لوگ پانی میں نہاتے وقت کرتے ہیں، تو اس سلسلہ میں مسئلہ یہ ہے کہ جس پانی

میں غوطہ لگایا جائے اگر وہ پانی جما ہوا اور رُکا ہوا ہے اور کثیر نہیں ہے بلکہ تھوڑا ہے تو ایسے پانی میں اس مذکورہ حالت میں ڈبکی لگانا حرام ہے۔

اور اگر وہ پانی جما اور رُکا ہوا تو ہے مگر کثیر کی حد میں ہے تو ایسے پانی میں غوطہ لگانا مکروہ تو نہیں لیکن پرہیز کرنا زیادہ اچھا ہے۔

اور اگر وہ پانی بہتا ہوا ہے جیسے دریا اور نہر وغیرہ کا پانی تو ایسے پانی میں اس مذکورہ حالت میں ڈبکی لگانا کچھ حرج نہیں۔ شامی ص۳۱۷

دریا کے کنارے بیٹھ کر دریا کے پانی سے آبدست لینا کیسا ہے؟

دریا کے کنارے دریا کے پانی سے آبدست لینا جائز ہے بشرطیکہ اس جگہ پر پردہ اور آڑ کی کوئی چیز بھی ہو، اور اگر آبدست لینے کی جگہ پر پردہ نہ ہو تو (اس جگہ) پانی سے استنجاء کرنا اور آبدست لینا چھوڑ دے گا ــــــ اور اس موقع پر قاضی خاں نے یہاں تک لکھ دیا ہے کہ فقہاء کا کہنا ہے کہ جس نے پردہ کے بغیر لوگوں کے سامنے استنجاء (یعنی آبدست لینے) کے لئے اپنی شرمگاہ کو کھول دیا وہ فاسق ہو جائیگا۔

من شرح منیہ ص۳۷ و فتح القدیر ص۱۸۹ مراقی ص۲۸

حضرت حسن بصریؒ سے ایک سوال

حضرت حسن بصریؒ سے مروی ہے کہ اُن سے لوگوں نے پانی سے استنجاء کے متعلق پوچھا تو انہوں نے

کہا کہ پانی سے استنجاء کرنا سنت ہے (یعنی پاخانہ کرنے کے بعد پانی سے دھونا سنت ہے) لوگوں نے پوچھا کیسے سنت ہے! جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خیارِ صحابہ، جیسے حضرت عمرؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ نے پانی سے استنجاء کو ترک بھی کیا ہے؟

تو حضرت حسن بصریؒ نے جواب دیا کہ وہ لوگ (یعنی صحابہ کرامؓ خشک) لیڑی (جیسا) پاخانہ کرتے تھے، اور تم لوگ پتلا پاخانہ کرتے ہو، لہذا پانی سے استنجاء کرنا ہمارے زمانے میں سنت ہوگیا جیسے کہ پتھر اور ڈھیلہ وغیرہ سے استنجاء کرنا سنت ہے۔ فتح القدیر مع الکفایہ ۱۳۵/۱

استنجے کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا کیسا ہے؟

پیشاب پاخانہ کے بعد جس پانی سے نجاست کو دھلا گیا ہو اگر وہ پانی بچ جائے تو اس بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا درست ہے، جیسا کہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ بہشتی زیور میں لکھتے ہیں کہ "استنجے کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا درست ہے"

بہشتی زیور ص ۲۰ ج ۲

وضو کے بچے ہوئے پانی سے استنجاء کرنا کیسا ہے؟

جس پانی سے وضو کیا گیا ہو اگر وضو کے بعد وہ پانی بچ جائے تو اس بچے ہوئے پانی سے پیشاب پاخانہ کے مقام کی نجاست کو دھلا جا سکتا ہے مگر بہتر نہیں ہے، جیسا کہ حضرت

مولانا اشرف علی تھانویؒ بہشتی زیور ہی میں لکھتے ہیں کہ "وضو کے بچے ہوئے پانی سے استنجاء بھی درست ہے لیکن نہ کرنا بہتر ہے" بہشتی زیور صـ ۹ ج ۲

استنجے اور وضو کے پانیوں کیلئے الگ الگ برتن ہوں تو بہتر ہے

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ کو جاتے تو میں ایک پیالے میں یا چمڑے کے ایک مشکیزہ میں پانی لے کر آپؐ کو پہونچاتا، چنانچہ آپؐ (اس پانی سے) استنجاء کرتے، پھر اپنے ہاتھ زمین پر ملتے، پھر میں پانی کا ایک دوسرا برتن آپؐ کے پاس رکھتا، اور آپ اس سے وضو فرماتے۔ ابوداؤد صـ

اس حدیث میں حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں آپؐ کیلئے وضو کے واسطے پانی کا دوسرا برتن لاتا تھا، اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ استنجے کے لئے الگ برتن اور وضو کیلئے الگ برتن ہوتا تھا چنانچہ یہی بہتر بھی ہے، لیکن اس موقع پر لکھتے ہیں کہ اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ استنجے کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا درست نہیں تھا، یا پانی کے جس برتن کو استنجے کے لئے استعمال کیا گیا ہو اس کو وضو میں استعمال کرنا جائز نہیں تھا، بلکہ پہلے برتن میں چونکہ استنجاء کرنے کے بعد وضو کے بقدر پانی نہیں رہتا ہوگا، اسلئے دوسرے برتن میں پانی بھر کر لایا جاتا ہوگا۔

مظاہر حق صـ ۳۶۳ ج ۱ مرقاۃ صـ ۲۹۵

استنجاء بالحجر کا کوئی مخصوص طریقہ نہیں

امام سرخسیؒ فرماتے ہیں کہ استنجاء بالحجر (یعنی مقام نجاست سے گندگی کو پتھر اور ڈھیلہ وغیرہ سے صاف کرنے) کی صورت اور کوئی کیفیت مخصوص نہیں ہے، اور مقصد صرف مقام نجاست کی گندگی کو صاف کرنا ہے، اور ایسے ہی محقق علامہ ابن ہمامؒ بھی فرماتے ہیں کہ استنجاء بالحجر کا کوئی خاص طریقہ متعین کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اس لئے کہ مقصد جب مقام نجاست سے گندگی کو صاف کرنا ہے تو اسی سے یہ بات سمجھ میں آرہی ہے کہ اس کو کسی کیفیت کے ساتھ مقید کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ بلکہ ایسے طریقہ پر کرے گا کہ مقصد یعنی صفائی حاصل ہو سکے۔ طحطاوی ص۲۶ شرح منیہ ص۲۹

تنبیہ بعض فقہاء نے خصیتین کا لحاظ کرتے ہوئے استنجاء بالحجر کا ایک طریقہ متعین کر دیا ہے تاکہ اس کی رعایت سے صفائی کامل طریقے سے حاصل ہو سکے اور نجاست اِدھر اُدھر ملوث نہ ہو، اور وہ طریقہ خصیتین کے لٹکے ہوئے ہونے کی حالت کا الگ ہے اور نہ لٹکنے کی حالت کا الگ ہے۔

استنجاء بالحجر کا طریقہ خصیتین کے لٹکنے کی حالت میں

اگر خصیتین لٹکے ہوئے ہوں تو استنجاء بالحجر کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے ڈھیلہ کو آگے کی طرف سے پونچھتا ہوا پیچھے کی طرف لیجائے، اور دوسرے ڈھیلہ کو پیچھے سے آگے کی طرف پونچھتا

ہو لائے، اور تیسرے ڈھیلہ کو آگے سے پیچھے کی طرف لیجائے۔
شرح منیہ ص۲۹ ونورالایضاح ص۲۸

استنجاء بالحجر کا طریقہ خصیتین کے نہ لٹکنے کی حالت میں

اگر خصیتین لٹکے ہوئے نہ ہوں تو استنجاء بالحجر کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے ڈھیلہ کو پیچھے سے شروع کرکے آگے کی طرف کو لائے، اور دوسرے ڈھیلہ کو آگے سے پیچھے کو لیجائے، اور تیسرے ڈھیلہ کو پیچھے کی طرف سے پونچھتا ہوا آگے کی طرف لائے، یہ طریقہ مرد کیلئے ہے۔
شرح منیہ ص۲۹ ونورالایضاح ص۲۸

مجبوب اور خصی کیلئے استنجاء بالحجر کا طریقہ

جو شخص مجبوب الذکر ہو یعنی جس کا عضو تناسل کٹ گیا ہو اور وہ شخص جس کا خصیہ نکال دیا گیا ہو ان دونوں کے استنجاء بالحجر کے متعلق علامہ طحطاویؒ نقل فرماتے ہیں کہ مناسب یہ ہے کہ ان دونوں کو مرد سے مستثنیٰ کردیا جائے، اور عورت کے ساتھ لاحق کردیا جائے۔ (مطلب یہ ہے کہ مجبوب اور خصی ان دونوں کے استنجاء بالحجر کا طریقہ وہی ہونا چاہیئے جو عورتوں کے لئے ہے اور مردوں جیسا نہیں ہونا چاہیئے) طحطاوی ص۲۶

خنثیٰ کیلئے استنجاء بالحجر کا طریقہ

خنثیٰ کے متعلق علامہ طحطاویؒ نقل فرماتے ہیں کہ مناسب یہ ہے کہ یہ مرد کے حکم میں رہے (یعنی استنجاء بالحجر کا جو طریقہ مردوں کا ہے وہی طریقہ خنثیٰ کا بھی ہونا چاہیئے) طحطاوی ص۲۶

عورت کیلئے استنجاء بالحجر کا طریقہ:۔ عورت کیلئے استنجاء بالحجر کا طریقہ یہ ہے کہ وہ ہمیشہ تلویث فرج کے خوف کے باعث آگے سے شروع کر کے پیچھے کو لیجائے۔ نورالایضاح ص۲۸

لیکن شرح منیہ میں لکھا ہے کہ جس طرح جاڑے میں مرد استنجاء بالحجر کرتا ہے اسی طرح عورت ہر موسم میں کرے گی (مطلب یہ ہے کہ جاڑے میں چونکہ خصیتین لٹکے ہوئے نہیں ہوتے ہیں اسلئے مرد کیلئے جاڑے میں استنجاء بالحجر کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے ڈھیلہ کو پیچھے کیطرف سے پونچھتا ہوا آگے کی طرف لائے، اور دوسرے ڈھیلہ کو آگے سے پیچھے لیجائے اور تیسرے ڈھیلہ کو پیچھے سے پونچھتا ہوا آگے لے آئے، تو بعینہٖ یہی طریقہ عورت کے لئے بھی ہر موسم میں ہے) شرح منیہ ص۲۹

استنجاء بالحجر کے بعد ہاتھ دُھلنا

پتھر سے مقام نجاست کو پونچھنے کے بعد جب پانی سے دھونے کا ارادہ ہو تو پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک دُھل لینا چاہیئے۔ کمافی المراقی ص۲۶

مقامِ نجاست کو انگلیوں سے مَل مَل کر دھونا

مقام نجاست کو پانی سے دُھلنے کیلئے ایک انگلی یا دو انگلی یا تین انگلی سے گندگی کے مقام کو مَلے، لیکن مَلنے سے پہلے استنجاء کے مقام کو ایک انگلی کے باطنی حصہ سے چند بار پونچھے اور ہر مرتبہ انگلی کو دُھلے یہاں تک کہ گندگی دور ہو جائے، پھر اس کے بعد پانی بہائے اور انگلیوں سے مَل

مَل کر دھوئے، اور پانی آہستہ سے بہائے، اور شدت کے ساتھ پانی سے نہ مارے۔

اور پانی بہانے کیلئے عدد شرط نہیں، اور شروع میں پانی تھوڑا بہائے، پھر زیادہ بہائے تاکہ خوب پاک وصاف ہو جائے۔

نورالایضاح مع الطحطاوی ص۲۶

تنبیہ یاد رہے کہ پہلے استنجاء کے مقام کو ایک انگلی سے پونچھنا ہے پھر اس کے بعد ایک انگلی یا دو انگلی یا تین انگلی سے مَل کر دھونا ہے، کیونکہ اگر اس کے برعکس کرے اور پہلے ہی مَل مَل کر دھونے لگے تو گندگی کا مقام ملوث ہو جائے گا۔

فیہ ص۲۶

تین انگلی سے زیادہ استعمال نہ کرنا

استنجاء بالماء (یعنی مقام نجاست کو پانی سے دُھلنے کیوقت) تین انگلی سے زیادہ استعمال نہیں کرے گا۔ کیونکہ تین انگلی سے ضرورت پوری ہو جاتی ہے اور ایسے ہی انگلیوں کے سرے سے استنجاء نہیں کرے گا تاکہ لذت حاصل نہ ہو۔

طحطاوی ص۲۷ شرح منیہ ص۲۹

ہتھیلی اور انگلی سے دُھلنا

مقدمہ غزنویہ میں ہے کہ اگر نجاست بہت زیادہ لگی ہو تو ہتھیلی اور انگلیوں سے دُھلے گا، اور اگر مقعد کے بقدر یا اس سے کم نجاست لگی ہو تو انگلیوں سے دُھلے گا۔ اور کل کا حاصل

یہ ہے کہ حاجت کے بقدر انگلیوں کو استعمال کرے گا، اور اس سے زیادہ نہیں کرے گا۔ طحطاوی ص۲۷

دُبر میں انگلی داخل کرنے سے بیماری ہوتی ہے

اپنی پیچھے کے شرمگاہ میں انگلی داخل نہیں کرے گا کیونکہ اس سے بواسیر کی بیماری ہوتی ہے۔ طحطاوی ص۲۷

عورتوں کیلئے پانی سے استنجاء کا طریقہ

پاخانہ کے مقام کو پانی سے دُھلنے کا طریقہ عورتوں کے لئے بھی وہی ہے جو مردوں کیلئے ہے۔ شرح منیہ ص۲۹

وہ انگلیاں جن سے آبدست لیا جاتا ہے

پاخانہ کے مقام کو پانی سے دُھلنے کیلئے مردوں کیواسطے جن تین انگلیوں کی ضرورت پیش آتی ہے انکے متعلق مسئلہ یہ ہیکہ پہلے اپنی بیچ کی انگلی کو دوسری انگلیوں سے ذرا اوپر اٹھالے، اور پھر جب تھوڑا سا کھل لے تو اسکے پاس کی انگلی کو جو چھوٹی انگلی کے بغل میں ہے اسکو اوپر کو اٹھالے، اور پھر اپنی چھوٹی یعنی کنوا انگلی اوپر کو اٹھالے اور اگر اسکے بعد بھی ضرورت ہو تو سبابہ یعنی انگوٹھے کے بعد والی انگلی کو اوپر اٹھالے (اور ان مذکورہ انگلیوں سے خوب مَل مَل کر دھوئے) تاکہ خوب اچھی طرح سے صفائی حاصل ہو سکے، المراقی مع نور ص۲۷

عام مشائخ کا طریقہ

یہ طریقہ جو ابھی بتایا گیا یہ بعض مشائخ کا ہے، اور عام مشائخ کا یہ کہنا ہے کہ کسی انگلی کو کسی انگلی سے اوپر نہیں اٹھائے گا۔ بلکہ ان تمام کو ایک ساتھ اٹھائے گا۔ طحطاوی ص ۲۷

نجاست کو دور کرنے کیلئے پانی کیسا ہونا چاہیئے؟

حنفیہ کہتے ہیں کہ گندگی کے مقام کو پانی سے دُھلنے کیلئے محض پاک پانی کا ہونا کافی ہے، اور ایسا پانی جو پاک بھی ہو اور پاک کرنیوالا بھی ہو گندگی کو دور کرنے کے لئے ایسے پانی کا ہونا واجب اور ضروری نہیں البتہ ایسے پانی سے نجاست کو دور کرنا افضل (اور زیادہ بہتر) ہے۔ الفقہ ص ۲۷ ج ۱

عورت آبدست کیلئے انگلی کیسے اٹھائے؟

پانی سے استنجاء کرنے کیلئے عورت کے واسطے مسئلہ یہ ہے کہ عورت اپنی بنصر (یعنی کنوا انگلی کے بعد والی) انگلی اور بیچ کی انگلی کو ایک ساتھ شروع ہی میں اٹھائے، کیونکہ ایسا نہ کرنے میں لذت حاصل ہونے کا خوف ہے۔ نور الایضاح ص ۲۹

عورت اگر ایک انگلی سے آبدست لے

عورت نے اگر ایک ہی انگلی سے آبدست لینا شروع کر دیا تو بسا اوقات اس پر غسل واجب ہو جائیگا

اور اس کو خبر بھی نہ ہو سکے گی۔ المراقی ص۲۷

باکرہ عورت کیا کرے؟

باکرہ عورت کیلئے انگلیوں سے آبدست لینے میں اگر پردۂ بکارت کے زائل ہو جانے کا اندیشہ ہو تو انگلیوں کے بجائے اپنی ہتھیلی سے آبدست لے لیا کرے۔ المراقی ص۲۷

مرد ایک انگلی سے آبدست نہ لے

آبدست لینے میں مرد ایک انگلی پر اکتفا نہ کرے، کیونکہ ایک انگلی سے آبدست لینے میں بیماری پیدا ہوتی ہے، اور (دوسری خرابی یہ ہے کہ) مکمل طور پر صفائی حاصل نہیں ہو پائے گی۔ نورالایضاح مع المراقی ص۲۷

انگلیوں کا وہ حصہ جن سے آبدست نہ لینا چاہیئے

انگلیوں کے ظاہری اور پشت والے حصہ سے آبدست نہیں لینا چاہیئے، اور اسی طرح انگلیوں کے سرے سے بھی نہیں لینا چاہیئے، اس لئے کہ اس سے بواسیر کی بیماری ہوتی ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اس طرح آبدست لینے سے نجاست ناخن کے شگاف میں گھس جائے گی۔ طحطاوی ص۲۷

عورت کیلئے آبدست لینے کے دو اور طریقے

عورت کے آبدست لینے کیلئے انگلیوں کے اٹھانے کی کیفیت اوپر جو بتائی گئی اس

میں ایک قول یہ بھی آتا ہے کہ عورت اپنی ہتھیلی سے دُھلے تو کافی ہوگا، اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اپنی انگلیوں کے سرے سے آہستہ لے گی اس لئے کہ اس کو اپنی فرجِ خارج کو پاک کرنے کی ضرورت پڑتی ہے، اور انگلیوں کے سرے کے بغیر یہ پاکی حاصل نہیں ہو پائے گی۔ طحطاوی صـ۲۷

پہلے آگے کی شرمگاہ دُھلی جائے یا پیچھے کی؟

پہلے آگے کی شرمگاہ دُھلی جائے یا پیچھے کی، اس میں فقہاء کا اختلاف ہے امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں پیچھے کی شرمگاہ دُھلی جائے، اس لئے کہ یہی زیادہ اہم ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ پیچھے کی شرمگاہ کو اور اس کے آس پاس کے مقام کو ملنے کی وجہ سے پیشاب کا قطرہ آجائے گا، جیسا کہ اس کا مشاہدہ بھی ہے، لہٰذا آگے کی شرمگاہ کو پہلے دھونے کا کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوگا، علامہ طحطاویؒ نے اسی مسئلہ پر فتویٰ دیا ہے۔

لیکن صاحبینؒ کے نزدیک مسئلہ یہ ہے کہ پہلے آگے کی شرمگاہ دُھلی جائے کیونکہ یہی پہلے پڑتی ہے۔ اور شرح نقایہ میں بھی یہی ہے کہ پہلے آگے کی شرمگاہ دُھلے پھر پیچھے کی دُھلے۔ اور شامی میں بھی لکھا ہے کہ دُھلنے میں آگے کی شرمگاہ سے ابتداء کرے گا پھر اس کے بعد پیچھے کی شرمگاہ دُھلے گا۔ طحطاوی صـ۲۷

شرح نقایہ صـ۲۸ شامی صـ۳۲ ج۱

آبدست لینے میں مبالغہ کرنا

پانی سے استنجا کرنے والے، اور آبدست لینے والے کو چاہیئے کہ پاکی اور صفائی حاصل کرنے میں مبالغہ کرے، اور خوب اچھی طرح سے صفائی حاصل کرے یہاں تک کہ پاخانہ کے مقام سے اور ان انگلیوں سے کہ جن سے آبدست لے رہا ہے بدبو بالکل ختم ہو جائے، کیونکہ بدبو نجاست کا اثر ہے اور نجاست کے رہتے ہوئے پاکی حاصل نہیں ہو سکتی، ہاں اگر بدبو کا زائل کرنا دشوار ہو تو اور بات ہے، یعنی ایسی صورت میں بدبو کا زائل کرنا ضروری نہیں، اور پاکی حاصل ہو جائے گی، علامہ طحطاویؒ لکھتے ہیں کہ لوگ اس مسئلہ سے غافل ہیں۔

طحطاوی صہ ۲۷

آبدست لینے میں عدد شرط نہیں

مقام نجاست کو دھونے میں عدد شرط نہیں، اور اس وقت تک دھلتا رہے گا جب تک کہ یقین کے ساتھ پاکی حاصل ہو جانے پر دل مطمئن نہ ہو جائے یا کم سے کم پاکی حاصل ہونے پر ظنِ غالب حاصل نہ ہو جائے۔

المراقی صہ ۲۷، شرح نقایہ صہ ۲۷۳

مُوَسوس کیلئے عدد کا شرط ہونا

جس شخص کو وسوسہ ہوتا ہو اس کے لئے بعض فقہاء نے سات یا تین مرتبہ دھونے کی شرط لگائی ہے

اور بعض لوگوں نے آگے کی شرمگاہ میں تین مرتبہ کے ساتھ اور پیچھے کی شرمگاہ میں پانچ یا نو یا دس مرتبہ دھونے کی شرط لگائی ہے۔ المراقی صہ ۲۰

جاڑے میں زیادہ دُھلنا چاہیئے اِلّا یہ کہ گرم پانی ہو

مقامِ نجاست کو گرمی میں جس قدر دُھلا جاتا ہے اس سے زیادہ جاڑے میں دُھلنے پر مبالغہ کرنا چاہیئے، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جاڑے میں (اس) جگہ (جہاں نجاست لگی ہوتی ہے) سخت ہو جاتی ہے، البتہ اگر گرم پانی سے دُھلنا ہو تو جاڑے میں جاڑے جیسے مبالغہ کی ضرورت نہ ہوگی۔ اسلئے کہ گرم پانی سے نجاست کی جگہ ڈھیلی ہو جائے گی اور دُھلنا آسان بن جائے گا، لہٰذا زیادہ دُھلنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ لیکن یاد رہے کہ جاڑے میں ٹھنڈے پانی سے آبدست لینے والے کو جتنا ثواب ملتا ہے اتنا ثواب گرم پانی سے آبدست لینے والے کو نہیں ملے گا۔ طحطاوی صہ ۲۰ شرح منیہ صہ ۳۰

گرم پانی سے آبدست لینے والے کے ثواب کے کم ہونے کی وجہ

گرم پانی سے آبدست لینے والے کے ثواب کے کم ہونے کی دو وجہ ہے، ایک وجہ تو یہ ہے کہ ٹھنڈے پانی سے آبدست لینا افضل ہے اور افضل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ٹھنڈے پانی سے آبدست لینے میں زیادہ مشقت

ہے، اور دوسری وجہ یہ ہے کہ ٹھنڈے پانی سے آبدست لینا زیادہ مفید ہے، اسلئے کہ ٹھنڈے پانی سے آبدست لینا بواسیر کو ختم کرتا ہے،
طحطاوی ص۲۷

غیر روزہ دار شخص کا آبدست

اگر آدمی روزے سے نہ ہو تو اس کو چاہیئے کہ آبدست لینے میں پاخانہ کے راستے کو ڈھیلا کرنے میں مبالغہ کرے، تاکہ جہاں تک ہو سکے خوب اچھی طرح سے صفائی حاصل ہو سکے۔
المراقی ص۲۷

روزہ دار شخص کا آبدست

روزہ دار آدمی کو چاہیئے کہ آبدست لینے میں پاخانہ کے راستے کو ڈھیلا کرنے میں مبالغہ نہ کرے، کیونکہ ایسا کرنے سے (اندیشہ ہے کہ) اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا۔ (اور فاسد ہونے کی وجہ یہ ہے کہ پانی اندر گھس جائے گا)
المراقی ص۲۷

روزہ دار شخص کا ترانگلی داخل نہ کرنا

روزہ دار آدمی کو چاہیئے کہ آبدست لیتے وقت ترانگلی کو داخل کرنے سے پرہیز کرے کیونکہ ایسا کرنا روزہ کو فاسد کر دے گا۔
المراقی ص۲۷

روزہ دار کے حُقنہ کے مقام تک پانی کا پہونچنا

آبدست لیتے وقت روزہ دار آدمی کے پاخانہ والے راستہ میں حُقنہ لگانے کے مقام تک اگر پانی

پہونچ گیا تو اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا۔ طحطاوی ص۲۷

ایک وہم اور اس کا دفعیہ

بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ روزہ دار آدمی کو چاہیئے کہ آبدست لیتے وقت روزہ کی حفاظت کے واسطے تیزی سے سانس نہ لے ..... لیکن علامہ طحطاویؒ اس کی تردید کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس میں حرج ہے، اور کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ سانس لینے سے اندر کچھ نہیں پہونچتا (اسلئے آبدست کے وقت تیزی سے سانس لینے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔) طحطاوی ص۲۷

روزہ دار آدمی کا مقام نجاست کو پونچھنا

روزہ دار آدمی کے پیچھے کی راہ سے کوئی چیز (گندگی وغیرہ) نکلی اور اس کو پانی سے دُھل دیا تو جب تک اس (گندگی کے مقام) کو کپڑے وغیرہ سے پونچھ نہ لے کھڑا نہیں ہوگا، اور اگر پونچھنے سے پہلے تری ہی کی حالت میں وہاں سے اٹھ کر چل دیا (اور پانی اندر جذب کر گیا) تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔ طحطاوی ص۲۷

آبدست کے بعد دوبارہ ہاتھ کا دُھلنا اور اپنی مقعد کو پونچھنا

آبدست لینے سے فارغ ہو کر دونوں ہاتھ کو دوبارہ دُھلے اور اگر وہ روزہ دار ہو تو کھڑے ہونے سے پہلے اپنی مقعد کو کسی کپڑے وغیرہ سے پونچھ (سکھا) لے

(تاکہ اس کی مقعد پانی کو جذب نہ کر لے) اور اسی طرح غیر روزہ دار کے لئے بھی مستحب ہے کہ کپڑے کو ماء مستعمل سے بچانے کیلئے اپنی مقعد کو پونچھ لے۔ نورالایضاح ص۲۷، شرح نقایہ ص۲۷۵، ۲۸۰

مقعد کس چیز سے پونچھے؟

اگر کپڑے وغیرہ کا کوئی صاف چیتھڑا موجود ہو تو اسی سے پونچھے، اور اگر کوئی چیتھڑا موجود نہ ہو تو اپنے بائیں ہاتھ سے چند مرتبہ پونچھ لے۔ طحطاوی ص۲۷

دوبارہ ہاتھ دھلنے کی وجہ

آبدست لینے کے بعد دوبارہ ہاتھ اس لئے دھلا جائے تاکہ ہاتھ سے بدبو دور ہو جائے۔ شرح نقایہ ص۲۷۵

مٹی وغیرہ سے مل کر دھونا افضل ہے

دوبارہ ہاتھ دھلنے کے وقت اگر مٹی یا راکھ پر اپنے ہاتھ کو رگڑ لیا جائے اور پھر اس کے بعد ہاتھ دھلا جائے تو یہ افضل ہوگا۔ شرح نقایہ ص۲۷۵

مٹی سے دھونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے

مٹی سے مل کر ہاتھ کا دھونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، اس لئے مٹی سے ہاتھ کا دھونا سنت ہوگا۔

حدیث کی کتابوں میں آتا ہے حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ کو جاتے تو میں ایک پیالے میں یا چمڑے کے مشکیزہ میں پانی لے کر آپؐ کو پہونچاتا آپؐ (اس پانی سے) استنجا کرتے، پھر اپنے ہاتھ زمین پر ملتے، پھر میں پانی کا ایک دوسرا برتن آپؐ کے پاس رکھتا اور آپؐ اس سے وضو فرماتے۔ ابوداؤد ص

بیت الخلاء سے باہر نکلنے کے لئے ایک مہذّب طریقہ

آبدست سے فارغ ہو کر اور کپڑے وغیرہ سے شرمگاہ کو پونچھنے کے بعد بیت الخلاء سے باہر اس وقت نکلے جبکہ اپنے لباس کو خوب اچھی طرح سے پہن لے اور شرمگاہ کو مکمل طور سے ڈھانپ لے، اور ایسا نہ کرے جیسا کہ بعض بیوقوف لوگ کر جایا کرتے ہیں۔ شرح نقایہ ص۲۸۰ ج۱ شرح منیہ ص۳۰ ج۱

بیت الخلاء سے نکل کر کونسی دعا پڑھی جائے؟

بیت الخلاء سے باہر نکلنے کے بعد یہ دعا پڑھے غُفْرَانَكَ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان دعاؤں کا پڑھنا ثابت ہے۔

ترجمہ! (اے اللہ تجھ سے تیری بخشش کا سوال کرتا ہوں ط خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھ سے تکلیف پہونچانے والی چیز کو دور کر دیا، اور مجھے عافیت بخشی (اور چین دیا))

ابن ماجہ ص۲۶

قضائے حاجت سے متعلق چند اہم مسائل و آداب

جب آدمی بیت الخلاء جانا چاہے تو اس کے لئے مناسب یہ ہے کہ پیشاب پاخانہ کے غالب آنے سے پہلے اس کیلئے تیار ہو جائے، اور اپنے ساتھ کوئی ایسی چیز مثلاً انگوٹھی وغیرہ نہ لیجائے کہ جس پر اللہ کا نام یا قرآن کی آیتوں کے الفاظ لکھے ہوئے ہوں۔ کیونکہ ان چیزوں کو بیت الخلاء میں لے جانا مکروہ ہے لیکن یہ کراہت اس وقت ہے جب کہ پردے میں نہ ہو، اور اگر (ضرورت کے موقع پر) پردے میں یا جیب میں رکھ کر لے جائے تو کوئی حرج نہیں، اور اسی طرح مصحف (اگر رکھنے کی جگہ نہ مل سکے اور بڑی ضرورت اور مجبوری پیش آجائے تو ایسی حالت میں) جب غلاف کے اندر ہو یا جیب میں تو ساتھ میں لیجانا کوئی حرج نہیں۔ اور بیت الخلاء میں جب جائے تو سر کو چھپا کر جائے، ننگے سر نہ جائے اور جب دروازے پر پہونچے تو اندر جانے سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ط پڑھے، پھر بائیں پیر سے داخل ہو جائے اور شرمگاہ کو اس وقت کھولے جبکہ بیٹھنے کے قریب ہو جائے اور اس طرح بیٹھے کہ دونوں پاؤں کے درمیان کشادگی رکھے اور بائیں پیر پر سہارا دے کر بیٹھ جائے، کیونکہ اس طرح بیٹھنے سے فضلات آسانی سے خارج ہوتے ہیں۔

اور آخرت کے امور میں مثلاً فقہ اور علم وغیرہ کے سلسلے میں نہ سوچے، اور دیر تک نہ بیٹھے، اور کسی کے سلام

کا جواب نہ دے، اور نہ مؤذن (کی اذان کے کلمات) کا جواب دے اور نہ چھینکنے والے کا جواب دے، اور جب چھینک آجائے تو دل ہی میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ لے مگر زبان سے نہ کہے، اور بلا ضرورت نہ بولے، البتہ اگر بولنے کی ضرورت ہی پیش آجائے تو مختصر لفظوں میں بول لے، اور نہ کھنکھارے اور نہ تھوکے، اور نہ رینٹ صاف کرے، اور نہ اپنی شرمگاہ کی طرف دیکھے، اور نہ ان فضلات کی طرف دیکھے جو اس سے نکلتے ہیں، اور نہ اپنے بدن سے کھیل کرے اور نہ اِدھر اُدھر متوجہ ہو، اور نہ اپنی نگاہ کو آسمان کی طرف اٹھائے اور جس چیز میں وہ مبتلا ہے اس سے حیا کرتے ہوئے اپنے سر کو جھکائے رکھے، اور جو فضلات نکلیں اس کو دفن کر دے اور پاخانہ سے جلد فارغ ہونے کی کوشش کرے۔

جب قضائے حاجت سے فارغ ہو جائے تو اپنے پیشاب کے بدن کو اس کے نچلے حصہ سے حشفہ کی طرف (سہلاتے ہوئے) نچوڑے (تاکہ پیشاب کے قطرے باہر آجائیں) پھر تین پتھر سے مقام نجاست کو پونچھے، پھر سیدھے کھڑے ہونے سے پہلے اپنی شرمگاہ کو چھپالے پھر اپنے داہنے پیر (کو آگے بڑھاتے ہوئے اس) سے نکل آئے اور یہ پڑھے۔ غُفْرَانَکَ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّیَ الْاَذٰی وَعَافَانِیْ ط یہ دعا پڑھ کر پھر استبراء کرے اور جب پیشاب کے اثر کے چلے جانے کا یقین ہو جائے تو اب (جگہ بدل کر) دوسری جگہ پر پانی سے دھونے کیلئے بیٹھ جائے، اور پہلے

اپنے ہاتھ کو تین مرتبہ دُھل لے۔

اور

دُھلنے

کے

بعد پھر اپنی شرمگاہ پر داہنے ہاتھ سے پانی بہائے، اور برتن اوپر کو رکھے، اور اپنی شرمگاہ کو بائیں ہاتھ سے دُھلے، اور پہلے آگے کی شرمگاہ کو دُھلے، پھر اس کے بعد پیچھے کی، اور گندگی کے مقام کو ایک انگلی یا دو انگلی یا تین انگلی کے باطنی حصے سے بحسب ضرورت خوب مَل مَل کر دُھلے، اور اگر روزہ دار نہ ہو تو مَلنے میں خوب مبالغہ کرے، اور اپنی شرمگاہ کو سمیٹنے سے پہلے کسی کپڑے وغیرہ سے پونچھ لے تاکہ پانی اس کے پیٹ میں داخل نہ ہو۔ کیونکہ اگر روزہ دار ہوگا تو پانی اندر داخل ہو جانے سے اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا۔

پھر اپنے ہاتھ کو دیوار یا زمین پر مَلے اور تین مرتبہ دُھلے، پھر کھڑا ہو جائے، اور اپنی شرمگاہ کو کسی صاف کپڑے سے پونچھے، اور اگر کپڑا نہ ہو تو اپنے ہاتھ سے چند مرتبہ پونچھ لے تاکہ پانی کا ٹپکنا بند ہو جائے اور تری خشک ہو جائے اور اپنے پاجامہ (اور لنگی) کو اچھی طرح سے پہن لے، اور جب تک لباس کو مکمل طور سے پہن نہ لے بیت الخلاء سے باہر نہ نکلے، اور ایسا نہ کرے جیسا کہ بعض بیوقوف لوگ کر جایا کرتے ہیں۔ (کہ شرمگاہ کو اچھی طرح

سے ڈھانپے بغیر باہر نکل آتے ہیں۔)
اور یہ دعا پڑھے۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَاءَ طَهُوْرًا وَّ الْاِسْلَامَ نُوْرًا وَّ قَائِدًا وَّ دَلِیْلًا اِلَی اللّٰهِ وَاِلٰی جَنَّاتِ النَّعِیْمِ، اَللّٰهُمَّ حَصِّنْ فَرْجِیْ وَطَهِّرْ قَلْبِیْ وَ حَصِّنْ ذُنُوْبِیْ۔ الملخص الکثرۃ من الشامی ص ۳۲۰ و شرح النقایہ ص ۲۸۰ ج ۱

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عادات شریفہ قضائے حاجت کے بارے میں

(۱) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو پہلے بایاں قدم اندر رکھتے اور جب باہر نکلتے تو پہلے دایاں قدم باہر نکالتے۔ ترمذی

(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں جاتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

ترجمہ :۔ اے اللہ تیری پناہ چاہتا ہوں خبیث جنوں سے مرد ہوں یا عورت۔

(۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے جب باہر آتے تو یہ دعا پڑھتے۔ "غُفْرَانَكَ" یا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ

اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ۔ یا دونوں پڑھے۔

ترجمہ :۔ سب تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جس نے مجھ سے ایذا دینے والی چیزوں کو دور کیا، اور مجھے چین دیا۔

اسوۃ ص۲۱۷ بحوالہ زاد المعاد ۔ ترمذی شریف ۔ ابن ماجہ

فائدہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں دعاؤں کا پڑھنا منقول ہے تو بیت الخلاء سے باہر نکلنے کے بعد دونوں دعاؤں کا پڑھ لینا مستحب اور بہتر ہوگا۔ اس لئے لوگوں کو چاہئے کہ ایسے موقع پر دونوں دعائیں ایک ساتھ پڑھ لیا کریں۔

هٰذَا مَا ظَهَرَ لِیْ بِتَوْفِیْقِ الْمَلِكِ الْعَلَّامِ ۝
وَهُوَ اَعْلَمُ وَعِلْمُهٗ اَتَمُّ ۝
رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ
یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝
اٰمِیْنَ بِجَاهِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۝

کاتب عبدالغفار ۹۶ء